يَأْتِيكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ - يَأْتُونَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ

فون نمبر ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

جلسہ سالانہ نمبر

الفضل

ربوہ

یومِ ہفتہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر
مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۶ روپے

جلد ۶۹/۳۴	۱۵ صفر ۱۴۰۱ھ ۲۴ فتح ۱۳۵۹ھش ۲۴ دسمبر ۱۹۸۰ء	نمبر ۲۹۱

کرہ ارض کے تین براعظموں پر محیط

حضور ایدہ اللہ کے حالیہ تبلیغی دورہ کی ایک یادگار تصویر

غانا کے صدرِ مملکت ڈاکٹر ہلاّ لیمان سے ملاقات کا منظر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضور ایدہ اللہ نے ۲۹ اگست ۱۹۸۰ء کی شام کو غانا کے صدرِ مملکت ڈاکٹر ہلاّ لیمان سے انکی سرکاری رہائش گاہ "اوسوکیسل" میں ان کی خواہش پر دوسری بار ملاقات فرمائی

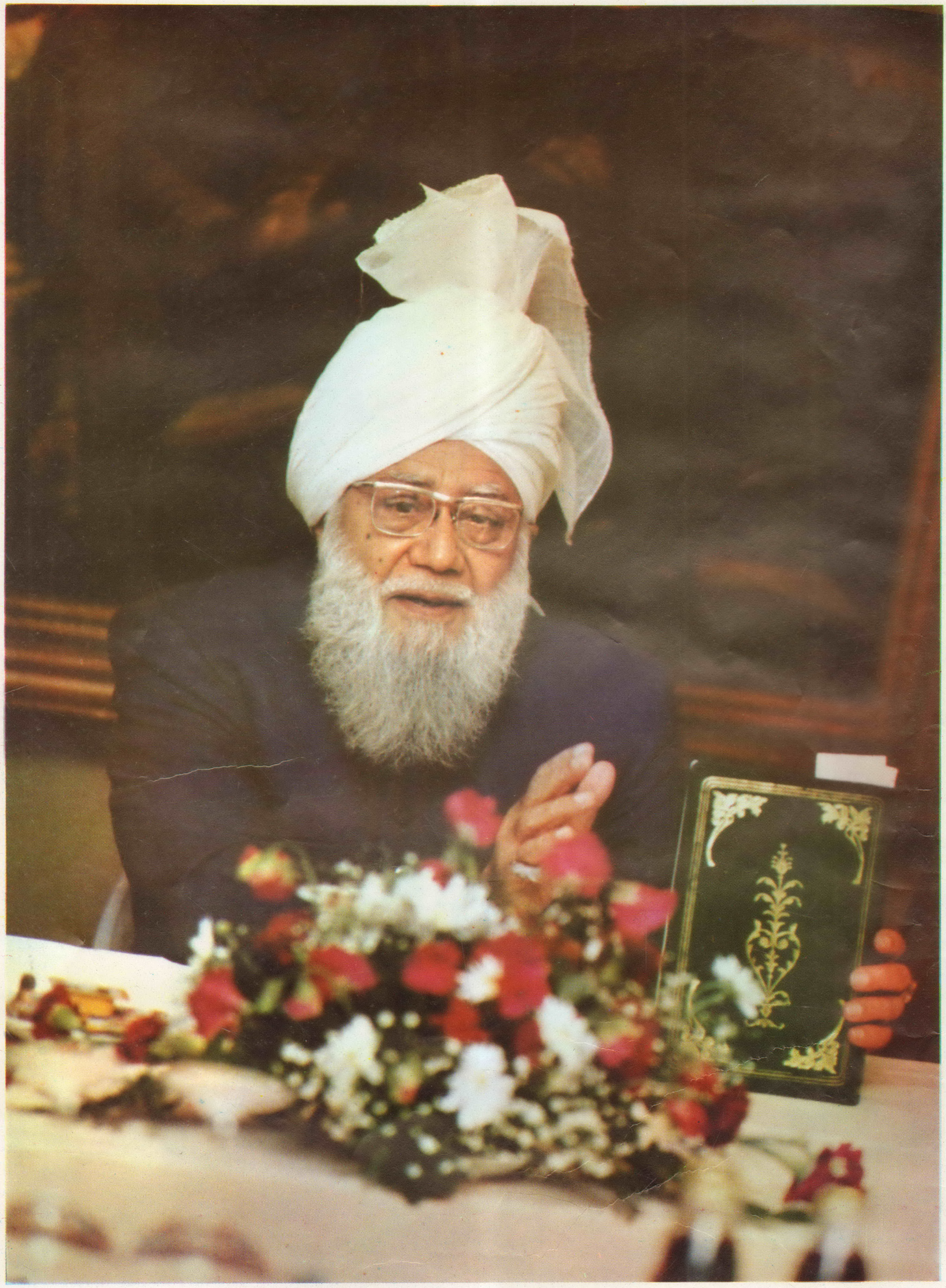

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیّدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد امام جماعت احمدّیہ ایدہ اللہ تعالیٰ

نے ۷ رجولائی ۱۹۸۰ئہ کو فرینکفورٹ (مغربی جرمنی) میں پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ حضور نے ہاتھ میں قرآن مجید کا ایک نسخہ اُٹھایا ہوا ہے۔

ارشاداتِ عالیہ حضرتِ اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کی رُو سے مہدی کا ظہور چودھویں صدی میں مقدر تھا

دارقطنی کی حدیث سے صاف طور پر ظہورِ مہدی کے لیے چودھویں صدی متعین ہوتی ہے

کسوف و خسوف جو مہدی کا زمانہ بتلاتا ہے وہ چودھویں صدی میں ہی ہوا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱) "دوسری دلیل وہ بعض احادیث اور کشوف اولیاء کرام و علمائے عظام ہیں جو اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ مسیح موعود مہدی معہود چودھویں صدی کے سر پر ظاہر ہوگا۔ چنانچہ حدیث الآیات بعد المأتین کی تشریح بہت سے متقدمین اور متاخرین نے یہی کی ہے جو مأتین کے لفظ سے وہ مأتین مراد ہیں جو الف کے بعد ہیں یعنی ہزار کے بعد۔ اس طرح پر معنے اس حدیث کے یہ ہوئے کہ مہدی اور مسیح کی پیدائش جو آیات کبریٰ میں سے ہے تیرھویں صدی میں ہوگی اور چودھویں صدی میں اُس کا ظہور ہوگا۔ یہی معنے محققین اور علماء نے کئے ہیں اور انہی قرائن سے انہوں نے حکم کیا ہے کہ مہدیٔ معہود کا تیرھویں صدی میں پیدا ہو جانا ضروری ہے تا چودھویں کے سر پر ظاہر ہو سکے۔ چنانچہ اِس بناء پر اور نیز کئی اَور قرائن کی رُو سے بھی، مولوی نواب صدّیق حسن صاحب مرحوم اپنی کتاب حجج الکرامہ میں لکھتے ہیں کہ مَیں بلحاظ قرائن قویہ گمان کرتا ہوں کہ چودہویں صدی کے سر پر مہدی معہود کا ظہور ہوگا ....

دارقطنی کی ایک حدیث بھی اِس بات پر دلالت کرتی ہے کہ مہدی معہود چودھویں صدی کے سر پر ظاہر ہوگا۔ وہ حدیث یہ ہے کہ انّ لمھدینا اٰیتین الخ ترجمہ تمام حدیث کا یہ ہے کہ ہمارے مہدی کے لیے دو نشان ہیں جب سے زمین و آسمان کی بنیاد ڈالی گئی وہ نشان کسی مامور اور مرسل اور نبی کے لیے ظہور میں نہیں آئے اور وہ نشان یہ ہیں کہ چاند کا اپنی مقررہ راتوں میں سے پہلی رات میں اور سورج کا اپنے مقررہ دنوں میں سے بیچ کے دن میں رمضان کے مہینہ میں گرہن ہوگا یعنی اُنہی دنوں میں جبکہ مہدی اپنا دعویٰ دنیا کے سامنے پیش کریگا اور دنیا اس کو قبول نہیں کریگی آسمان پر اُس کی تصدیق کیلئے نشان ظاہر ہوگا اور وہ یہ کہ مقررہ تاریخوں میں جیسا کہ حدیث مذکورہ میں درج ہیں سورج چاند کا رمضان کے مہینہ میں جو نزولِ کلام الٰہی کا مہینہ ہے گرہن ہوگا اور ظلمت کے دکھلانے سے خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ اشارہ ہوگا کہ زمین پر ظلم کیا گیا اور جو خُدا کی طرف سے تھا اُسے مفتری سمجھا گیا۔ اب اس حدیث سے صاف طور پر چودہویں صدی متعین ہوتی ہے کیونکہ کسوف و خسوف جو مہدی کا زمانہ بتلاتا ہے اور مکذبین کے سامنے نشان پیش کرتا ہے وہ چودھویں صدی میں ہی ہوا ہے۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۴۱ تا ۴۵)

(۲) "اے سچائی کے طالبو! سچائی کو ڈھونڈو کہ اب آسمان کے دروازے کُھلے ہیں .... کیا ضرور نہ تھا کہ زمین کے اِس طوفان کے وقت آسمان پر کچھ ظاہر ہوتا۔ سو اِس لیے خدا نے ایک بندہ کو اپنے بندوں میں سے چُن لیا تا اپنی قدرت دکھلا دے اور اپنی ہستی کا ثبوت دے اور وہ جو سچائی سے ٹھٹھے کرتے اور جھُوٹ سے محبّت رکھتے ہیں ان کو جتلاوے کہ مَیں ہوں اور سچّائی کا حامی ہوں۔ اگر وہ ایسے فتنہ کے وقت میں اپنا چہرہ نہ دکھلاتا تو دنیا گمراہی میں ڈوب جاتی اور ہر ایک نفس دہریہ اور ملحد ہو کر مرتا۔ یہ خُدا کا فضل ہے کہ انسانی کشتی کو عین وقت میں اُس نے تھام لیا۔ یہ چودھویں صدی کیا تھی چودہویں رات کا چاند تھا جس میں خدا نے اپنے نُور کو چادر کی طرح زمین پر پھیلا دیا۔"

(سراج منیر صفحہ ۸۳)

دلوں پر نزولِ ملائکہ اور قوموں میں جنبش کی عظیم الشان بشارت

تم فرشتوں کی فوجیں آسمان سے اُترتی اور ایشیا اور یورپ اور امریکہ کے دلوں پر نازل ہوتی دیکھو گے

اگر تم نے حق کی طرف جنبش کو معمول سے زیادہ نہ پایا تو سمجھنا کہ آسمان سے کوئی نازل نہیں ہوا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنی کتاب فتح اسلام میں فرماتے ہیں :-

"عادت اللہ اس طرح پر جاری ہے کہ جب کوئی رسول یا نبی یا محدّث اصلاح خلق اللہ کیلئے آسمان سے اُترتا ہے تو ضرور اُس کے ساتھ اور اُس کے ہمرکاب ایسے فرشتے اُترا کرتے ہیں کہ جو مستعد دلوں میں ہدایت ڈالتے ہیں اور نیکی کی رغبت دلاتے ہیں اور برابر اُترتے رہتے ہیں جب تک کفر و ضلالت کی ظلمت دُور ہو کر ایمان اور راستبازی کی صبحِ صادق نمودار ہو جیسا کہ اللہ جلّشانہٗ فرماتا ہے تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ. سو ملائکہ اور رُوح القدس کا تنزّل یعنی آسمان سے اُترنا اُسی وقت ہوتا ہے جب ایک عظیم الشان آدمی خلعتِ خلافت پہن کر اور کلامِ الٰہی سے شرف پاکر زمین پر نزول فرماتا ہے رُوح القدس خاص طور پر اس خلیفہ کو ملتی ہے اور جو اُس کے ساتھ ملائکہ ہیں وہ تمام دنیا کے مستعد دلوں پر نازل کئے جاتے ہیں۔ تب دنیا میں جہاں جہاں جوہرِ قابل پائے جاتے ہیں سب پر اس نور کا پرتو پڑتا ہے اور تمام عالم میں ایک نورانیت پھیل جاتی ہے اور فرشتوں کی پاک تاثیر سے خود بخود دلوں میں نیک خیال پیدا ہونے لگتے ہیں اور توحید پیاری معلوم ہونے لگتی ہے اور سیدھے دلوں میں راست پسندی اور حق جوئی کی ایک رُوح پھونک دی جاتی ہے اور کمزوروں کو طاقت عطا کی جاتی ہے اور ہر طرف ایسی ہوا چلنی شروع ہو جاتی ہے کہ جو اس مصلح کے مدعا اور مقصد کو مدد دیتی ہے۔ ایک پوشیدہ ہاتھ کی تحریک سے خود بخود لوگ صلاحیت کی طرف کھسکتے چلے آتے ہیں اور قوموں میں ایک جنبش سی شروع ہو جاتی ہے۔ تب ناسمجھ لوگ گمان کرتے ہیں کہ دنیا کے خیالات نے خود بخود راستی کی طرف پلٹا کھایا ہے لیکن درحقیقت یہ کام ان فرشتوں کا ہوتا ہے کہ جو خلیفۃ اللہ کے ساتھ آسمان سے اُترتے ہیں اور حق کے قبول کرنے اور سمجھنے کیلئے غیر معمولی طاقتیں بخشتے ہیں۔ سوئے ہوئے لوگوں کو جگا دیتے ہیں اور مستوں کو ہشیار کرتے ہیں اور بہروں کے کان کھولتے ہیں اور مُردوں میں زندگی کی رُوح پھونکتے ہیں اور ان کو جو قبروں میں ہیں باہر نکال لاتے ہیں تب لوگ یکدفعہ آنکھیں کھولنے لگتے ہیں اور ان کے دلوں پر وہ باتیں کھلنے لگتی ہیں جو پہلے مخفی تھیں اور درحقیقت یہ فرشتے اُس خلیفۃ اللہ سے الگ نہیں ہوتے اُسی کے چہرہ کا نور اور اُسی کی ہمت کے آثار جلیّہ ہوتے ہیں جو اپنی قوتِ مقناطیسی سے ہر ایک مناسبت رکھنے والے کو اپنی طرف کھینچتے ہیں خواہ وہ جسمانی طور پر نزدیک ہو یا دُور ہو اور خواہ آشنا ہو یا بکلّی بیگانہ اور نام تک سے بے خبر ہو۔ غرض اس زمانہ میں جو کچھ نیکی کی طرف حرکتیں ہوتی ہیں اور راستی کے قبول کرنے کے لیے جوش پیدا ہوتے ہیں خواہ وہ جوش ایشیائی لوگوں میں پیدا ہوں یا یورپ کے باشندوں میں یا امریکہ کے رہنے والوں میں وہ درحقیقت انہیں فرشتوں کی تحریک سے جو اس خلیفۃ اللہ کے ساتھ اُترتے ہیں ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ یہ الٰہی قانون ہے جس میں کبھی تبدیلی نہیں پاؤ گے اور بہت صاف اور سریع الفہم ہے اور تمہاری بدقسمتی ہے اگر تم اس پر غور نہ کرو۔ چونکہ یہ عاجز راستی اور سچائی کیساتھ خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے اس لیے تم صداقت کے نشان ہر ایک طرف سے پاؤ گے، وہ وقت دُور نہیں بلکہ بہت قریب ہے کہ جب تم فرشتوں کی فوجیں آسمان سے اُترتی اور ایشیا اور یورپ اور امریکہ کے دلوں پر نازل ہوتی دیکھو گے۔ یہ تم قرآن شریف سے معلوم کر چکے ہو کہ خلیفۃ اللہ کے نزول کیساتھ فرشتوں کا نازل ہونا ضروری ہے تاکہ دلوں کو حق کی طرف پھیریں۔ سو تم اس نشان کے منتظر رہو۔ اگر فرشتوں کا نزول نہ ہوا اور انکے اُترنے کی نمایاں تاثیریں تم نے دنیا میں نہ دیکھیں اور حق کی طرف دلوں کی جنبش کو معمولی سے زیادہ نہ پایا تو تم یہ سمجھنا کہ آسمان سے کوئی نازل نہیں ہوا، لیکن اگر یہ سب باتیں ظہور میں آگئیں تو تم انکار سے باز آؤ تا تم خدا تعالیٰ کے نزدیک سرکش قوم نہ ٹھیرو۔"

(فتح اسلام صفحہ ۱۹ تا ۲۳ حاشیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

دو مبارک صدیوں کا مبارک سنگم

چودہویں صدی جس میں ظہور اسلام پر تیرہ صدیاں گزرنے کے بعد چودہویں صدی بہت ہی اہمیت کی حامل تھی۔ یہ اسلام کے موعودہ غلبہ کے حق میں بنیادی امور سرانجام دینے اور نہایت ہی اہم ابتدائی تیاریاں مکمل کرنے کی صدی تھی۔ سو الحمد للہ ثم الحمد للہ اس مبارک صدی کے دوران غلبۂ حق کی عملی تیاریاں مکمل کرنے کے بعد ہم ایک اور مبارک صدی (پندرہویں صدی ہجری) میں داخل ہو چکے ہیں جو بلاشبہ غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔ یعنی یہ وہ بابرکت صدی ہے جس میں اسلام کا پورے کرۂ ارض پر غالب آنا مقدر ہے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر خاص فضل و احسان ہے کہ جہاں اس نے ہمیں حضرت الامام المہدی کو شناخت کر کے آپ کی آواز پر لبیک کہنے اور غلبۂ اسلام کی صد سالہ تیاریوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائی وہاں اُس نے اپنے فضل بے پایاں کے نتیجہ میں اپنی تائید و نصرت کے آئینہ دار ایسے غیر معمولی سامان کئے کہ جن کے نتیجہ میں ہم شایانِ شان طریق پر چودہویں صدی کو الوداع کہنے اور پندرھویں صدی کو شایانِ شان طریق پر خوش آمدید کہنے کے قابل ہوئے وہ اس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے جان و دل سے عزیز آقا اور امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ کو عین اُس وقت اور اس زمانہ میں جبکہ چودہویں صدی اپنے اختتام کو پہنچ رہی تھی اور دو مبارک صدیوں کا مبارک سنگم قریب سے قریب تر آ رہا تھا دنیا کے تین براعظموں یعنی یورپ اور افریقہ و امریکہ کے انتہائی وسیع تبلیغی دورے پر لے گیا اور وہاں غلبہ اسلام کے ضمن میں بعض انقلابی نوعیت کے انتہائی اہم اقدامات کے علاوہ اس نے آپ سے ڈیڑھ درجن سے زائد پریس کانفرنسوں میں ببانگِ دہل یہ اعلان کرایا کہ آنے والی صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔ اس رفیع الشان منادی سے اِن براعظموں میں واقع ایک درجن ملکوں کے اخبارات نیز ریڈیو اور ٹیلیویژن نیٹ ورکس گونجتے رہے اور ان کی وساطت سے یہ منادی پوری دنیا میں نہایت وسیع پیمانہ پر اس شان سے سُنی گئی کہ روئے زمین پر بسنے والی اقوام اور ان کے کروڑوں کروڑ افراد اس سے اچھی طرح باخبر ہوئے بغیر نہ رہے۔

اِس طویل ترین تبلیغی دَورہ میں ایشیا، یورپ اور افریقہ و امریکہ کے دلوں پر فرشتوں کا نزول ہوا اور قوموں میں حق کی طرف معمول سے کہیں بڑھکر جنبش کے آثار رونما ہوئے۔ بالخصوص مغربی افریقہ کے ممالک نائیجیریا اور غانا میں جہاں جماعت سینکڑوں کے حساب سے مسجدیں۔ صدہا پرائمری سکول اور درجنوں کے حساب سے سیکنڈری سکولز اور ہسپتال تعمیر کر چکی ہے قوموں کی قومیں حق کی طرف دیوانہ وار کھینچی چلی آئیں۔ حضور ایدہ اللہ کے چہرے کے نُور اور ہمّت کے پُرکشش آثار جلیہ نے وہ اثر دکھایا کہ وہاں کے ہزاروں لاکھوں لوگ اللہ تعالیٰ کے اس بندۂ اخص کی راہ میں آنکھیں بچھاتے دیدۂ دل کو فرشِ راہ کرتے اور اس سے برکت حاصل کرنے میں ایک دوسرے پر مسابقت کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرتے چلے گئے۔

پھر اس یادگار تبلیغی دَورہ میں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کا ایک درخشندہ نشان یہ ظہور میں آیا کہ یورپ کے انتہائی شمال یعنی ناروے کے دارالحکومت اوسلو میں وہاں کی سب سے پہلی مسجد کا افتتاح عمل میں آیا اور ساتھ ہی اِس براعظم کے انتہائی جنوب یعنی سپین کے شہر قرطبہ میں پانچ سو سال کے طویل وقفہ کے بعد وہاں کی سب سے پہلی مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا گیا اس طرح شمال اور جنوب ہر دو اطراف سے اسلام یورپ کا احاطہ کرنے میں کامیاب ہوا اور وہاں بیک وقت دونوں اطراف سے اسلام کی تبلیغی یلغار کا آغاز کرنے کے غیر معمولی سامان ہوئے۔ پھر امریکہ کے انتہائی مغرب میں سانفرانسسکو سے اس کے انتہائی مشرق میں واشنگٹن تک اور اسی طرح کینیڈا کے مشرق میں ٹورونٹو سے اس کے مغرب میں کیلگری تک اسلام کا اس قدر بول بالا ہوا کہ وہاں کے لوگ بھی اِس خدائی فیصلہ سے آگاہ ہوئے بغیر نہ رہے کہ اگلی صدی میں اسلام ساری دنیا میں اس طرح چھا جانیوالا ہے کہ نوعِ انسانی تاریخ میں پہلی بار امتِ واحدہ کی شکل اختیار کرے گی۔

مزید براں اس تاریخ ساز دَورہ میں ایک اَور ایسا درخشندہ و تابندہ نشان ظاہر ہوا کہ جس نے اسلام اور مسلمانوں کو ایسی سرخروئی عطا کی کہ جس کے حصول کے لیے دردمند روحیں پانچ سو سال سے تڑپ رہی تھیں۔ دراصل ازمنہ گزشتہ میں مسلمانوں پر دو تباہیاں ایسی آئیں جو اقبال و عروج کے بعد ان کی ذلت کو انتہا تک پہنچانے کا موجب بنیں۔ ایک تاتاریوں کے ہاتھوں بغداد کی تباہی اور دوسرے عیسائیوں کے ہاتھوں سپین کی آٹھ سو سالہ قدیمی اسلامی سلطنت کا خاتمہ اور اُس سرزمین سے مسلمانوں کا کلّی اخراج۔ یہ دونوں تباہیاں اگرچہ یکساں طور پر حد درجہ اندوہناک و دلخراش تھیں لیکن ان دونوں تباہیوں میں ایک نمایاں فرق تھا اور وہ یہ کہ بغداد کی تباہی وہاں سے اسلام اور مسلمانوں کے کلّی انخلاء و اخراج پر منتج نہیں ہوئی تھی۔ مسلمان ذلّت آمیز شکست کھانے اور ہولناک تباہی سے دوچار ہونے کے بعد بھی وہاں موجود رہے یہی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے تاتاریوں کو اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا کر کے انہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں لا ڈالا اور جلد ہی وہ زمانہ آیا کہ وہی تلوار جو پہلے مسلمانوں کی گردنوں پر چل رہی تھی خود ان کے دشمنوں کا صفایا کرنے لگی۔ برخلاف اس کے اسپین میں آٹھ سو سال حکمران رہنے کے بعد وہاں سے مسلمانوں کا ایسا صفایا ہوا کہ اسلام کا نام و نشان بھی وہاں باقی نہیں رہا۔ اِس دلدوز و جگر پاش واقعہ کے بعد مسلسل پانچ سو سال سے وہ سرزمین اسلام اور مسلمانوں سے یکسر خالی چلی آ رہی تھی اور اس امر کے کوئی آثار نہ تھے کہ وہاں اسلام پھر داخل ہو سکے گا۔ آخر خدا تعالیٰ نے مایوسیوں کے اس گھٹا ٹوپ اندھیرے کو صبح صادق میں بدلنے کا فیصلہ فرمایا۔ چودھویں صدی ابھی ختم نہیں ہوئی تھی کہ اُس نے جماعت احمدیہ کو وہاں سب سے پہلی مسجد تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرما کر ایک دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا اس لیے کہ وہاں مسجد کی تعمیر دراصل اس حقیقت کی آئینہ دار ہے کہ اسلام اب اپنی جمالی شان کے ذریعہ وہاں کے لوگوں کے دل جیت کر پھر غالب آئے گا اور اس کا یہ غلبہ دائمی ہو گا اور اب کسی فرڈیننڈ اور ازابیلا کو یہ جرأت نہیں ہو گی کہ وہ اسپین سے اسلام اور مسلمانوں کو نکال سکے۔

اسپین میں پانچ سو سال کے بعد پہلی مسجد کی تعمیر غیر ممکن کو ممکن میں بدلنے والا ایک ایسا انقلاب انگیز واقعہ ہے جس نے دنیا بھر میں مسلمانوں کے سر فخر سے اونچے کر دیئے ہیں پھر اس انقلاب انگیز واقعہ کا عین اُس وقت اور زمانہ میں رونما ہونا جو دو مبارک صدیوں کے مبارک سنگم کی حیثیت رکھتا ہے اَور بھی زیادہ باعث مسرّت ہے اس لیے کہ اس نے اس حقیقت کو آشکار کر دکھایا ہے کہ پندرھویں صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔ یہ وہ مبارک صدی ہے جس میں اسلام اقوام عالم کے دلوں کو فتح کرتا چلا جائے گا یہاں تک کہ پورے کرۂ ارض پر غالب آ جائیگا۔ اُس وقت جیسا کہ حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے فرمایا ہے ایک ہی مذہب ہو گا یعنی اسلام اور ایک ہی پیشوا ہو گا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ حضرتِ اقدس جو تخم ریزی کرنے آئے تھے وہ تخم آپ کے ہاتھ سے بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھُولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔

وہ ساقی اب بھی زندہ ہے وہ پیمانے سلامت ہیں

(مکرم مبشر احمد صاحب راجیکی۔ ربوہ)

بحمد اللہ کہ ہم رندوں کے میخانے سلامت ہیں
وہ ساقی اب بھی زندہ ہے وہ پیمانے سلامت ہیں
سرِ محفل جو بٹتی تھی وہ صہبا اب بھی بٹتی ہے!
بوقتِ شب جو پیتے تھے وہ مستانے سلامت ہیں
جو بجھ کر بجھ نہیں سکتیں وہ شمعیں اب بھی روشن ہیں
جو جل کر جل نہیں سکتے وہ پروانے سلامت ہیں
خرد مندانِ عالم جن کی کرتے ہیں ثنا خوانی
بفضلِ ایزدی اب بھی وہ دیوانے سلامت ہیں
جو روئے حق پہ شیدا تھے وہ گھر آباد ہیں اب بھی
جو ذکرِ حق کے خُوگر تھے وہ کاشانے سلامت ہیں
ہمیں احساس کیا ہوتا مبشر تشنہ کامی کا
جو اُن آنکھوں سے اُترے تھے وہ میخانے سلامت ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

مکرم عبدالمنان صاحب ناہید

فلک سے آئی صدا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
حریمِ دل نے سُنا، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

محیطِ بحر کی موجوں نے ہمنوا ہوکر
اُبھر اُبھر کے کہا، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

مچل رہا ہے خلاؤں میں ارتعاش اس کا
فضا ہے نغمہ سرا، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

نظر میں حدِّ نظر تک ہے ایک نقش رواں
میانِ ارض و سما، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

فتورِ وہم و گماں، اک جہانِ تیرہ شباں
ظہورِ نور و ضیا، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

یہ نغمہ سجدۂ آدم کی رفعتوں کا نقیب
شکستِ سازِ ابا، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

بہارِ آتشِ نمرود و وجہِ ذبحِ عظیم
جلالِ طور و حِرا، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

اگر ہے مرکزِ توحید سنگ و خشتِ حرم
حریمِ حمد و ثنا، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

حصولِ معرکۂ دشتِ کربلا کیا تھا؟
نہ تھا کچھ اس کے سوا، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

مقامِ بندۂ مومن میانِ بیم و رجا
مقامِ بیم و رجا، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

مکینِ قصرِ شہی یا فقیرِ خانقہی
سب اُس کے در کے گدا، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

عیال و اہل نہ علم و ہنر نہ مال و منال
جو ہے تو عقدہ کشا، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

غمِ عتاب نہ خوشنودیٔ جہاں پہ نظر
مرے جنوں کی اَنا، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

بہار و رونقِ جنّت نہیں ہے میری طلب
ملے تو حُسنِ عطا، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

یہ نکتہ کارگہِ کائنات کا مرکز
فنا بقا کی بنا، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

وہی حیات کا جوہر، وہی توانائی
وہی ہے زندہ خُدا، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

کوئی جو دیکھے رگِ جاں سے بھی قریب وہی
وہی ورائے ورا، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

سُنو تو فارس کے بیٹو! سُنو "خُذُوا التَّوحِید"
تمہیں یہ حکم ہُوا، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

تمہیں ہے زمرۂ "مِن ھٰؤُلاءِ" سے پیوند
تمہارا بختِ رسا، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

ظہورِ قدرتِ ثانی کا تیسرا مظہر
لگا رہا ہے صدا، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

یہ دورِ نو تجھے ہسپانیہ مبارک ہو!
خُدا کے گھر کی بنا، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

زمینِ اندلس نے صدیوں کے انتظار کے بعد
سُنی یہ بانگِ درا، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

طلوعِ شمس کا مغرب کی وادیوں میں سماں
بدل رہی ہے ہوا، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

خُدا سے زادۂ مریم کی ہمسری کا خیال
دلوں سے ہوگا جُدا، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

جہاں کی ریت کے ذرّے تو گِن سکے گا جہاں
نہ گِن سکے گا صدا، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

خُدا کے نام سے بیزار آدمیّت کے
لبوں پہ ہوگی دُعا، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

بفیضِ ختمِ رُسلؐ اب تمام دُنیا میں
کرے گا حشر بپا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ کی توحید کے ترانے گاتے ہوئے یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا ورد کرتے ہوئے چودہویں صدی کو الوداع کہیں اور پندرہویں صدی کا استقبال کریں

ان تمام ممالک کے لوگ جہاں میں گیا ہوں اپنے مذہب اور تہذیب سے مایوس ہو کر اسلام کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں

آج سائنس کی ترقی کے دَور میں جو مسائل ہماری زندگیوں میں پیدا ہو رہے ہیں اور روز بروز بڑھ رہے ہیں ان کا حل صرف اسلام میں ہے

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے تیئیسویں سالانہ اجتماع کے اختتامی اجلاس سے حضور ایدہ اللہ کا بصیرت افروز خطاب

۲ نومبر ۱۹۸۰ء کو مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے آخری اجلاس میں حضُور نے جو بصیرت افروز اختتامی خطاب فرمایا اس کا متن قارئین الفضل کے استفادہ کے لیے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ (بشیر احمد اختر شعبہ زود نویسی ربوہ)

تشہد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضُور نے فرمایا:۔

بعض بہت ہی اہم باتیں مَیں خدام، انصار اور لجنہ یعنی جماعت سے کرنا چاہتا ہوں۔ اس لیے ایسی باتوں کا ذکر مَیں نے خدام الاحمدیہ کے اجتماع تک ملتوی کیا ہے اور مَیں نے آپ سے کہا تھا کہ ہر ضلع کے انصار کے نمائندے خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں شامل ہونے چاہئیں، لیکن لجنہ میں مَیں علیحدہ تقریر میں وہ باتیں مختصراً بیان کر دُونگا۔ لجنہ کا اجتماع خدام الاحمدیہ کے اجتماع کیساتھ ہوتا ہے اُن سے علیحدہ باتیں ہو جائیں گی۔ بہت سی تو ایسی باتیں ہیں جن کا میری ذات سے تعلّق بظاہر نظر آتا ہے وہ تو مجھے حجاب ہوگا شاید مَیں نہ بیان کروں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ میری ذات سے کسی چیز کا بھی تعلّق نہیں اس لیے کہ مَیں ایک نہایت ہی عاجز انسان ہوں اور جو کچھ بھی اِس وقت دنیا میں ہو رہا ہے وہ اللہ تعالےٰ کی سچّی توحید کے قیام کے لیے اور

محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کی عظمت

کو دلوں میں گاڑنے کے لیے ہو رہا ہے۔ پہلے مَیں افریقہ کے ان دو ملکوں کو لیتا ہوں جن میں مَیں گیا اس سفر میں۔ بہت پھرا، بیس تیس ہزار میل کا غالباً سفر کیا ہے مَیں نے ان دنوں میں پھر بھی ہر جگہ نہیں جا سکا۔ مغربی افریقہ کے بہت سے ملکوں میں دل کرتا تھا کہ جاؤں جہاں نصرت جہاں، جو اللہ تعالےٰ کے حکم سے جاری کی گئی تھی، کام کر رہی ہے۔ صرف نائیجریا اور غانا میں جا سکا۔ نائیجریا میں جو انقلاب عظیم ذہنی طور پر بپا ہو رہا ہے اُس کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن ہے۔ ایک مثال مَیں لیتا ہوں ظاہر کی جس وقت ہم وہاں پہنچے یعنی ہوائی جہاز سے اُتر کے آئے تو اس قدر وہاں اللہ کے فضل سے اور اللہ ہی کے نام کو بلند کرنے کیلئے ہجوم جمع تھا کہ میرے اندازے سے بھی کہیں زیادہ تھا۔ کیونکہ دس سال پہلے مَیں اسی ہوائی اڈے پر اُترا تھا اور اس وقت وہاں چند سو سے زیادہ احمدی نہیں تھے اور اس بار باوجود رات ہو جانے کے ہزار ہا احمدی نمائندے (ہر جگہ کے نمائندے حاضر بھی نہیں تھے کیونکہ بہت بڑا ملک ہے وہ) وہاں پر موجود تھے اور بڑا جوش اور جذبہ تھا اُن میں۔ اور دیکھنے والی آنکھ نے اور رپورٹ کرنے والی قلم نے یہ بیان کیا یعنی وہ آنکھ اور وہ قلم جس کا احمدیت سے تعلّق نہیں اِدھر اُدھر رپورٹیں جاتی رہتی ہیں نا کہ اس قدر زبردست وہ استقبال ہوا کہ آج تک نائیجریا میں کسی سربراہِ مملکت کا بھی ویسا استقبال نہیں ہوا (نعرے)۔ یہ جو کچھ بھی ہوا وہ مرزا ناصر احمد کے لیے نہیں ہوا بلکہ اللہ اور اُس کے رسولؐ کے ایک ادنیٰ خادم کے لیے ہوا (نعرے)۔ وہاں ایک اَور واقعہ بھی ہوا۔ ہم اِبادان گئے۔ اِبادان مسلمانوں کا شہر ہے، بہت بڑا ۱۵، ۲۰ لاکھ کی آبادی ہے غالباً، بہت پرانا

مسلم آبادی کا شہر

ہے، وہاں بڑی جماعت ہے، ایک نئی بہت بڑی مسجد انہوں نے بنائی ہے۔ وہاں ہم صبح گئے، شام کو واپس آئے۔ بہت دوست وہاں جمع تھے اور ایسے بھی تھے جو ابھی احمدیت میں داخل نہیں ہوئے (کل کو ہو جائیں گے انشاء اللہ)۔ راستے میں بارش ہوئی اور بارش میں اندھیرے میں ہم سفر کرتے ہوئے جس وقت لیگوس جو ان کا دارالخلافہ ہے جہاں ہم ٹھہرے ہوئے تھے وہاں پہنچے تو شہر کی سرحدوں کے قریب ایک خطرناک قسم کا حادثہ ہوا ہماری کار کے ساتھ۔ کار تو بالکل ٹوٹ پھوٹ گئی اور ہمارا یہ حال تھا کہ کچھ دیر کے بعد جب دروازہ کھول کے مجھ سے کسی نے پوچھا کہ چوٹ تو نہیں آئی تو مَیں نے کہا پہلے کھڑکی کھولو کہ مَیں باہر نکل کے یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ میری کوئی ہڈی تو نہیں ٹوٹی۔ خیر اللہ نے بڑا فضل کیا۔ جب ہوٹل پہنچے تو ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب کو مَیں نے کہا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باقی ہڈیاں تو ٹھیک ہیں۔ ریڑھ کی ہڈی کو پہلے بھی گھوڑے سے گر کے تکلیف ہوئی تھی اور لمبی چلی تھی اس کو دیکھیں ریڑھ کی ہڈی میں تو نہیں تکلیف۔ تو انہوں نے جائزہ لیا اور تسلّی دلائی کہ وہ ٹھیک ہے۔ اُس وقت مَیں نے اپنے رب سے یہ عہد کیا کہ اُس نے اِس خادم کی جان بچائی ہے محض اپنے فضل اور رحم کے ساتھ نہ کہ میری کسی خوبی کے نتیجہ میں، اس لیے میں اپنے پروگرام میں اس حادثہ کی وجہ سے ایک سیکنڈ کی بھی تبدیلی نہیں کرونگا۔ اگرچہ کوئی ہڈی تو نہیں ٹوٹی تھی لیکن سر سے لے کر کمر کے نچلے حصّے تک مسلز (MUSCLES) میں اتنی شدید درد کی تکلیف تھی کہ آپ اُس کا اندازہ نہیں کر سکتے ۔ ڈاکٹروں نے جو دوائی بتائی اُس نے درد کو کم کیا اور ہم نے اپنے

پروگرام کو جاری رکھا

جن کو نہیں پتہ تھا حادثہ کا اُن کو اندازہ بھی نہیں ہو سکتا تھا کہ کس حادثے سے ہم گزر کے آئے ہیں۔

تیسری بات مَیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ نائیجیریا وہ ملک ہے جہاں آج سے دس سال پہلے غلط فہمیوں اور عدمِ علم کے نتیجہ میں بہت سی بدظنّیاں اور بدمزگیاں پیدا ہو گئی تھیں جماعت احمدیہ کے خلاف۔ مسلم نارتھ بہت بڑا علاقہ نائیجیریا کے شمال میں ہے جو قریباً قریباً سو فیصد مسلمان آبادی پر مشتمل ہے اُس وقت تو غالباً نو (۹) صوبے تھے پھر بعد میں وہ بارہ (۱۲) بنے اور اب اُنیس (۱۹) صوبے کر دیے گئے ہیں سارے نائیجیریا کے۔ تو بہت سے صوبے ہیں اور بہت سا علاقہ ایسا ہے جہاں عثمان فودی جو حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ سے ایک صدی پہلے اُس علاقہ کے مجدّد ہو کر آئے۔ دینوی سیاست میں تو نہیں، لیکن ویسے دو حصوں میں ان کے دو بیٹوں کی اولاد کا اتنا اثر ہے کہ وہاں کے صوبہ کا گورنر بھی اُن سے مشورہ کے بغیر کوئی کام نہیں کرتا۔ اُن کے چھوٹے بیٹے کی جو اولاد ہے اس میں تو تعصّب نہیں۔ انہیں رائل بلڈ (ROYAL BLOOD) شاہی خون کے نام سے پکارا جاتا ہے اُن کی زبان میں۔ اُن میں بعض احمدی بڑے دلیر قسم کے ہو چکے ہیں عثمان فودی کی اولاد میں سے۔ اور دوسرے صوبے میں یہ لوگ پڑھے لکھے ہیں۔ اتفاق یہ ہے کہ عثمان فودی کے وہ صاحبزادے جنکا نام عبدالرحمٰن تھا وہ بڑے عالم اور

تفقہ فی الدین رکھنے والے تھے

بہت سی عربی میں کتابیں لکھی ہیں مَیں نے بھی اُن میں سے بعض پڑھی ہیں۔ اُنکی اولاد میں سے جو اِس وقت ہیں وہاں وہ زیادہ پڑھے لکھے نہیں، لیکن متعصّب بڑے ہیں۔ اُن کے علاقے میں تو کوئی احمدی گھس ہی نہیں سکتا تھا اتنی مخالفت تھی، لیکن اُس زمانے میں بھی اُن کا داماد احمدی تھا اور چھپا ہوا تھا، لیکن ۱۹۷۰ء میں جب یہ نصرت جہاں کا منصوبہ جاری ہوا اور وہاں سکول کھلا تو ہمارے قائم کردہ ایک سکول میں ایک وزیر آئے اور وہاں اُن کے منہ سے کچھ ایسی باتیں احمدیت کی تعریف میں نکلیں کہ ہمارے احمدی حیران ہوئے کہ یہ اُس خاندان سے تعلّق رکھنے والا اُن کا داماد ہے اور یہ ایسی باتیں کیسے کہہ گیا احمدیت کے حق میں۔ کوئی دوست اُن کو ملے تو وہ کہنے لگے مَیں تو چھپا ہوا احمدی ہوں۔ مَیں تو سکول کے زمانے سے احمدی ہوں اور میرے جیسے چار پانچ اَور بھی ہیں یہاں احمدی چھپے ہوئے، جو بڑے بڑے عہدوں پر ہیں، اپنے آپکو ظاہر نہیں کرتے۔ بہر حال یہ اُس زمانے کی بات ہے۔ پھر خدا تعالیٰ نے توفیق دی اور وہاں دو سکول جماعت احمدیہ نے نصرت جہاں سکیم کے ماتحت کھولے اور ہمارے ٹیچر وہاں گئے اور اثر ہوا اور جو عدمِ علم اور جہالت کی وجہ سے خیالات تھے، اُن میں ایک تبدیلی آنی شروع ہوئی۔ بہت سے "ہونسا" کے رہنے والے باہر اِدھر اُدھر گئے ہوئے تھے وہ بھی احمدی ہوئے۔ پھر واپس آئے۔ حالات بدلتے رہتے ہیں ملکوں میں۔ اُن کے حالات بھی بدلے اور اب یہ حال ہے، ایک مَیں مثال دُونگا یوں تو بہت سی مثالیں ہیں۔ مَیں یہاں سے جب جانے لگا دَورے پر تو

نائیجیریا سے ایک خط ملا

جس کا مَیں نے کہا، جواب دے دیں۔ پھر سفر میں مجھے خط ملا اور خط یہ تھا، (یہ تبدیلی جسکو مَیں ذہنی انقلاب کہتا ہوں اس سے اس کا پتہ لگتا ہے۔) انہوں نے لکھا کہ فلاں صوبے میں آبادی کی نسبت کچھ اس طرح ہے کہ ایک تہائی مسلمان ہیں، ایک تہائی عیسائی ہیں اور ایک تہائی بُت پرست ہیں، عیسائی پادری بُت پرست لوگوں میں مشنری کام کر رہے ہیں، اُنھیں عیسائی بنا رہے ہیں اور مسلمانوں میں کوئی ایک بھی فرقہ نہیں ہے جو انکا مقابلہ کر سکے، اس واسطے اگر آپ اس صوبے کو عیسائی صوبہ بننے سے بچانا چاہتے ہیں تو فوری طور پر یہاں پانچ ہائر سیکنڈری سکول (انٹرمیڈیٹ کالج) کھولیں کیونکہ صرف جماعت احمدیہ ہے جو عیسائی مشنریز کا مقابلہ کر سکتی ہے۔ سو اتنا عظیم انقلاب بپا ہو گیا ہے وہاں۔ غانا میں بڑے مسلمان ہیں تعداد کے لحاظ سے لیکن منتشر اور پراگندہ جنکا کوئی وقار اور کوئی مقام نہیں اُور جماعت نے وہاں کام شروع کیا اور پیار کے ساتھ انکے دل جیتنے شروع کئے۔ دو جگہوں کا مجھے علم ہے جہاں شروع میں جب احمدی ہوئے تو ان کو اس قسم کے اِسی طرح دُکھ اُٹھانے پڑے جس طرح بعض مقامات پر حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے زمانہ میں احمدیت کی ابتداء میں جو احمدی اِکّا دکّا ہو جاتا تھا گاؤں میں اُن کا حقّہ پانی بند کر کے اُن کو دُکھ پہنچائے جاتے تھے ہمارے ملک میں! اور وہ ثابت قدم رہے، ایک اُن میں سے "وا" کا علاقہ ہے غانا کے شمال میں۔ ابتداء میں وہاں چند آدمی، چند خاندان احمدی ہوئے انہوں نے بڑی مصیبتیں جھیلیں اسلام کی خاطر، جسے ہم احمدیت کہتے ہیں۔ اور اب وہاں پندرہ بیس ہزار پر مشتمل احمدی جماعت قائم ہو چکی ہے اور

اخلاق کا رُعب ہے

ہنستے ہوئے مسکراتے ہوئے جب آپ ملاقات کرتے ہیں وہ اپنا اثر کرتی ہے ۔ لوگوں کے کام آنا، لوگوں کے دُکھوں کو دُور کرنے کی کوشش کرنا، ان کی عزّت کرنا یہ اپنا اثر رکھتا ہے۔ اب حالت اتنی بدل گئی ہے کہ بارشوں کی وجہ سے رستے ٹوٹے ہوئے تھے مَیں وہاں جا نہیں سکا کئی سو میل کا فاصلہ ہے "اکرا" دارالخلافہ سے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُنکا ایک چھوٹا سا وفد اڑھائی سو افراد پر مشتمل وہاں سے آیا۔ اگر امیں ملا اور سالٹ پانڈ اگلے روز مَیں گیا جمعہ کے لیے تو وہاں وہ بھی شریک ہوئے۔ یہ بیچ میں ایک بات میں کر جاؤں سالٹ پانڈ کی۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ ایک خراب سے ٹی وی کے اوپر آپ نے کچھ جھلکیاں فلم کی دیکھی ہیں رات کو۔ ٹی وی سیٹ اگر اچھا ہو تو اس فلم کی آواز بھی بڑی صاف ہے۔ مجھے بتایا گیا ہے صاف آواز نہیں تھی۔ آواز صاف ہے ویسے یہ جو یہاں ٹی وی تھا اُس کی آواز صاف نہیں تھی۔ فلم کی آواز صاف ہے۔ وہاں ہم نے بہت محتاط اندازہ لگایا تھا پچیس ہزار کے قریب احمدی جمعہ میں شامل تھے مرد و زن (نعرے) افریقننز (ہماری جو جماعت ہے وہاں) ان کا اندازہ تھا چالیس اور پچاس ہزار۔ لیکن یہ جو جمعہ ہم نے پڑھا ہے پرسوں، آپ نے دیکھا ہوگا مسجد کا صحن بھی بھرا ہوا تھا، اندر کا حصہ بھی بھرا ہوا تھا آپ نے جو بیٹھے ہوئے تھے وہ نہیں دیکھا جو مَیں نے دیکھا۔ مَیں صفیں درست کرواتا ہوں۔ یہ بھی سنّتِ نبوی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ہے۔ آپؐ صفیں درست کرواتے تھے ایسے مجمع میں۔ تو ہر جمعہ میں مجھے کچھ وقت انتظار کرنا پڑتا ہے کیونکہ فاصلے فاصلے پر بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں دوست۔ درمیان میں خالی جگہ نہیں چھوڑی جا سکتی۔ پیچھے سے نمازی آگے آتا ہے تب صف درست ہوتی ہے۔ پرسوں جب کھڑے ہوئے ہیں تو میرے خیال میں ایک جگہ بھی خالی نہیں تھی یعنی بیٹھے ہوئے تھے

کندھے سے کندھا جوڑ کے

اور میرا اندازہ ہے کہ یہ بارہ چودہ پندرہ ہزار آدمی تو ہوگا جمعہ میں۔ اگر یہ بارہ ہزار بھی تھا تو اُن کی بات صحیح ہے وہاں چالیس پچاس ہزار تھا (نعرے) یہاں غانا میں بھی تعداد بڑی ہو گئی ہے۔ انکا اندازہ اور میرا خیال درست ہے کہ پانچ لاکھ اور دس لاکھ کے درمیان احمدی غانا میں ہو گئے ہیں جو چھوٹا سا ملک ہے جسکی کل آبادی ستّر اسّی لاکھ ہے۔ وہاں انکا بڑا اثر ہے "وا" (WA) سے جو دوست آئے جنکا میں ذکر کر رہا تھا وہ کہنے لگے کہ وہاں کے عیسائی عیسائیت سے مایوس ہو چکے ہیں۔ اور وہ سارے میرے وہاں پہنچنے کا انتظار کر رہے تھے اور اپنے طور پر استقبال کی تیاریاں کر رہے تھے۔ تو ایک بڑی تبدیلی پیدا ہو رہی ہے اور وہ ملک اس نتیجہ پہ پہنچ چکا ہے جسکا وہاں اظہار بھی کیا گیا کہ جماعت احمدیہ اس مضبوطی سے مستحکم ہو چکی ہے کہ اسے اب نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ مسلمانوں کو بوجہ اسکے کہ وہ منتشر تھے اور اُن میں اتحاد نہیں تھا کثرت کے باوجود انکو وہاں کے لوگ نظر انداز کر رہے تھے اور کوئی اُنکو پوچھنے والا نہیں تھا لیکن اب انہوں نے فیصلہ کیا ہے کہ احمدی مسلمانوں کو نظر انداز نہیں کریں گے۔

افریقہ اور یورپ، کینیڈا اور امریکہ جہاں مَیں گیا ہوں ایک بنیادی چیز ہمیں یہ نظر آتی ہے کہ یہ سارے ممالک اور ان کی آبادیاں جو کچھ اُنکے پاس ہے (مذہب اور اصول تہذیب و اخلاق) اُس سے مایوس ہوتی چلی جا رہی ہیں اور اسلام کی طرف متوجہ ہو رہی ہیں۔ اُنکی مشکل یہ ہے کہ صحیح اسلام اُن کے سامنے پیش نہیں کیا جا رہا۔

اسلام ایک عظیم مذہب ہے

اسلام نام ہے سلامتی کا، اسلام نام ہے امن کا، اسلام نام ہے حقوق کو قائم کرنے اور اُنکی حفاظت کا، اسلام نام ہے نہ صرف حقوقِ انسانی کی حفاظت بلکہ حقوقِ اشیائے کائنات کی حفاظت کا کیونکہ اعلان کیا گیا "رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ"، اسلام نام ہے مرد اور عورت کی مساوات اور برابری کا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اپنی استعدادی طاقتوں کے لحاظ سے، اپنی اخلاقی رفعتوں کے لحاظ سے، اپنی روحانی عظمتوں کے لحاظ سے ایک فردِ واحد ہیں کہ جسکے مقابلے میں کوئی اور انسان نہ کسی نے پیش کیا نہ کوئی کر سکتا ہے نہ کر سکے گا۔ یہ اپنی جگہ درست۔ لیکن آپ بشر بھی ہیں، انسان بھی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپکو کہا کہ دنیا میں یہ اعلان کر دو کہ بشر ہونے کے لحاظ سے مَیں ہر انسان کے برابر ہوں۔ کسی انسان مرد ہو یا عورت اُس میں اور مجھ میں کوئی فرق نہیں: قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ (الکہف آیت: ۱۱۱) اور یہ اتنا عظیم اعلان ہے کہ جس وقت مَیں نے ۱۹۷۰ء میں غانا ہی میں ٹیچی مان کے مقام پر

دس ہزار کے مجمع میں

اور بہت سارے اُس وقت آئے ہوئے تھے بُت پرست وغیرہ بھی یہ اعلان کیا۔ اُنکا لاٹ پادری بھی آیا ہوا تھا وہاں اور کہنے والوں نے بتایا کہ وہ اس طرح اُچھلا جس طرح کسی نے اُسے سوئی چبھو دی ہے۔ مَیں نے کہا دیکھو جو سب سے بڑا تھا اسکے منہ سے خدا نے یہ اعلان کروایا انسان کو مخاطب کر کے کہ انہیں کہہ دو بشر ہونے کے لحاظ سے مجھ میں اور تم میں کوئی فرق نہیں تو وہ جو بہرحال اُس سے جو نیچے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام وہ اور اُنکے ماننے والے تم پر برتری کا دعویٰ نہیں کر سکتے۔ اس پر خوشی کی زبردست لہر دوڑی افریقننز میں اور وہ پادری پریشان ہوئے کہ ہماری برتری کو خاک میں ملا دیا گیا ہے۔ حقیقت یہی ہے اسلام نے اس اعلان کیساتھ دنیا کا دل جیتا ہے دنیا کو اپنی طرف متوجہ کیا ہے۔ بلالؓ جو اپنے آقاؤں کا جو حاکم وقت تھے مکّہ میں غلام تھا اُنکے کوڑے کھایا کرتا تھا، اُس بلالؓ کو زمین سے اُٹھا کر آسمانوں تک پہنچا دیا کہ خلیفۂ وقت بھی اُسے مخاطب کر کے کہتے تھے "سیدنا بلال"۔ کہیں دنیا میں ایسی مثال نہیں ملتی۔ ہمارے ہاں بھی ہندوؤں کی روایتیں چلی آ رہی ہیں کہ یہ پٹھان ہے اور یہ وہ ہے اور یہ وہ ہے۔ احمدیت اور اسلام میں پٹھان وٹھان کوئی نہیں سارے مسلمان ہیں ہاں اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ (الحجرات آیت ۱۴) نیکیوں میں آگے بڑھنے کی کوششیں کرو۔

خدا تعالیٰ کی نگاہ میں

جو زیادہ عزّت پائیگا دنیا کی نگاہ میں وہی زیادہ معزّز بن جائیگا۔ خدا تعالیٰ کی نگاہ سے گر کے نہ تمہارا مغل ہونا نہ تمہارا سیّد ہونا نہ تمہارا پٹھان ہونا نہ تمہارا چوہدری ہونا نہ راجپوت ہونا قطعاً کوئی معنے نہیں رکھتا۔ اگر تم خدا کی بات نہیں مانتے، اگر تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے کیلئے تیار نہیں تو مَیں سچ کہتا ہوں کہ دنیا بھی تمہیں جوتیاں ماریگی اور تمہاری کوئی عزت نہیں کریگی۔ آج وہی عزّت پائیگا جو قرآن کریم کی عزت کرنیوالا ہوگا۔ آج وہی عزّت پائیگا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن کو اس مضبوطی سے پکڑیگا کہ دنیا کی کوئی طاقت اُس سے اس دامن کو چھڑوا نہیں سکے گی۔ آج وہی عزّت پائیگا جو خدائے واحد و یگانہ کی وحدانیت کے ترانے گاتا ہوا اپنی زندگی کے دن گزاریگا۔ خدا تعالیٰ خالقِ کُل، مالکِ کُل، ساری صفاتِ حسنہ اُس میں پائی جاتی ہیں ایسی عظیم ہستی ہے کہ انسان اُس کا اندازہ بھی نہیں لگا سکتا۔ وہ پیار کرنا چاہتا ہے اپنے بندوں سے۔ اُس نے پیدا کیا ہے بندوں کو اسلئے کہ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ (الذّٰریات آیت ۵۷) کہ اُس کی صفات کی جھلک اُسکے بندوں میں ہو، وہ رنگ چڑھے، وہ حُسن ان میں پیدا ہو، وہ نور اُن کی زندگیوں سے جھلکے جس کی زندگی میں اللہ کا نور چمک رہا ہو، جسکی زندگی پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حُسن کے نقوش پائے جاتے ہوں، کون ہے دنیا میں جو اُسکی عزت نہیں کریگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیکن تم اپنے زور بازو سے کسی سے بھی عزت نہیں کروا سکتے ۔ یہ دنیا کی عزتیں ساری جھوٹی عزتیں ہیں۔ یہ خوشامدوں میں لپٹی ہوئی دنیا کی عزتیں یہ دروغ گوئی میں لپٹی ہوئی

دنیا کی عزتیں عارضی ہیں

آج جو شاہی تخت پر بیٹھا ہے کل وہ آپ کو دار پر نظر آتا ہے۔ یہ تاریخ کے افسانے نہیں ہیں یہ آج کے واقعات ہیں اس زندگی کے۔ سب بڑائیاں اسلام نے ختم کر دیں۔ میں تو انگریزی میں کہا کرتا ہوں "ISLAM IS A GREAT LEVELLER" سب اونچے سر جو تھے انکو ایک برابر کر کے کھڑا کر دیا۔ سب بھائی بھائی برابر۔ پریس والے علیحدہ بھی ملتے ہیں بعض دفعہ۔ پھر وہ پڑ جاتے ہیں تفصیل میں۔ اپنے متعلق بتلائیں کیا مقام ہے آپ کا؟ میں نے کہا میرا مقام! ایک میرا مقام ہے ہدایت دینے کا، ایک میرا مقام ہے ہر احمدی میرا بھائی ہے اور ہر احمدی (یہ حقیقت ہے) سمجھدار ہے۔ وہ آتا ہے میرے ساتھ بیٹھتا ہے، بالکل بے تکلف باتیں کرتا ہے۔ عورتیں خط لکھ دیتی ہیں مجھ کو، اپنے باپ کو وہ خط نہیں لکھ سکتیں جو مجھے لکھ دیتی ہیں۔ گجرات سے ایک دفعہ خط آگیا کہ میرا باپ زبردستی شادی کرنا چاہتا ہے، میں خلیفۂ وقت کو اپیل کرتی ہوں۔ وہ خط میں نے بند بعد میں کیا پہلے آدمی کو بلایا اور اس کو وہاں بھیج دیا کہ باپ کو سمجھاؤ کہ تمہیں جس چیز کی خدا تعالیٰ نے اجازت نہیں دی، تم کیسے جرأت کر سکتے ہو وہ کرنے کی۔ بچی کی مرضی کے بغیر شادی نہیں ہوگی۔ مخلص تھا مگر غلطی کر رہا تھا کہا نہیں ہوگی۔ اب امریکہ سے (ساری دنیا میں یہ حال ہے) جیسے ہر ایک شادی شدہ بچی آئی۔ اُس کے خاوند کا مسئلہ تھا اُس کا نہیں تھا لیکن تھا بڑا بھیانک سا

احمدیت سے پہلے کی زندگی

سے تعلق۔ اُس کی بھی نہیں، اُسکے خاوند کی زندگی سے تعلق رکھتا تھا۔ اپنے ملک میں اپنے مزاج کے احمدیوں کے سامنے بات کرنے کی جرأت نہیں کی اُس نے۔ مجھے کہنے لگی علیحدہ وقت دیں۔ میں نے کہا جلسہ ہے مشغولیت بڑی ہے اگر وقت ملا تو دے سکونگا۔ (اکٹھی مل رہی تھیں وہ ساری امریکن احمدی مستورات۔) اگر نہ دے سکا وقت تو مجھے لکھ کے دیدینا اور تسلی رکھو کسی کو نہیں بتاؤنگا۔ وہ مجھے اس نے لکھدیا اور کسی کو اُس نے نہیں بتایا۔ بڑی اہم تھی بات۔ پھر میں نے اس کے امیر کو بلا کے یہ بتائے بغیر کہ ایک واقعہ ہوا ہے کہا تمہارے ملک کے حالات ایسے ہیں۔ اس قسم کے واقعات ہونے لگ جائیں گے آئندہ۔ تو تمہیں میں مسئلہ بتا دیتا ہوں اسلام کا۔ اگر تمہارے سامنے ایسی کوئی بات آئے تو اس کے مطابق حل کر لیا کرنا۔ اس طرح اُسکو سمجھایا۔ تو کتنا احسان ہے اللہ کا۔ آتے ہیں بے تکلف بیٹھتے ہیں، باتیں کرتے ہیں۔ آدھی تکلیف تو ویسے دور ہو جاتی ہے اور ساری پھر اللہ تعالیٰ دُور کر دیتا ہے۔ مجھ میں تو یہ طاقت نہیں ہے کہ سب احمدی جو ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں میں انکی تکالیف دور کر دوں لیکن میرے خدا میں یہ طاقت ہے اور اُس نے یہ اعلان کیا کہ خلافت کو قائم اس لیے کیا جاتا ہے تاکہ دکھوں کو دور کیا جائے (نعرہ) اور عجیب عجیب معجزانہ واقعات ہو جاتے ہیں۔ ایک لنڈن کا واقعہ سن لیں یعنی مجھ میں تو طاقت ہی نہیں۔ میں تو غریب مسکین انسان ہوں۔ ایک شخص کے دو تین مہینے کے بعد بچہ ہونا تھا مجھے کہنے لگا نام رکھ دیں ایک لڑکے کا، ایک لڑکی کا۔ میں نے کہا۔ میں تو صرف لڑکے کا ہی نام رکھدیتا ہوں۔ دو مہینے پہلے انگلستان کی ساری

لیڈی ڈاکٹرز نے کہا

کہ تیری بیوی کے پیٹ میں لڑکی ہے۔ اُس کے دوستوں نے کہا۔ جا کے حضرت صاحب سے کہو نام بدلیں۔ اُس نے کہا میں نے کوئی نہیں کہنا۔ دو مہینے تک اصرار کرتی رہیں لیڈی ڈاکٹرز کہ پیٹ میں لڑکی ہے۔ بہت سارے ٹیسٹ نکلے ہیں، اُنکا دعویٰ ہے کہ وہ صحیح معلوم کر لیتی ہیں۔ اور ہمارے وہاں ہوتے ہوئے بچہ پیدا ہوا اور وہ لڑکا تھا ساری لیڈی ڈاکٹروں کی جو تشخیص تھی اور جو علم تھا وہ دھرے کا دھرا رہ گیا۔ ایک اور شخص نے مجھے کہا۔ اُس نے نام پوچھا میں نے ایک نام لڑکے کا لکھ کے لفافے میں بند کر کے اُس کو دیدیا اور میں نے کہا جب بچہ ہو اس لفافے کو کھولنا اور نام رکھ دینا۔ جب اُس نے لفافہ کھولا تو اُس میں ایک ہی نام تھا اور وہ لڑکے کا تھا اور وہ لڑکا اُس کے ہوا تھا۔ تو اب میں کیا چیز ہوں یعنی اگر میں ان چیزوں کو اپنی طرف منسوب کروں تو سب سے بڑا دنیا کا پاگل میں ہونگا مگر خدا کا فضل ہے میں پاگل نہیں ہوں۔ میں اپنے مقام کو بھی جانتا ہوں اور اپنے خدا کے مقام کو بھی پہچانتا ہوں (نعرے) مجھ سے کینیڈا میں پوچھا ایک شخص نے کہ اسلام میں وحی اور الہام کا کیا تصور ہے۔ ان لوگوں کی عادت ہے کہ جو بھی بتاؤ کہتے ہیں کہ بائیبل میں بھی یہی لکھا ہوا ہے۔ میرے ساتھ تو چالاکیاں کرنی مشکل ہیں۔ میں نے کہا پہلے تم مجھے یہ بتاؤ کہ بائیبل میں وحی اور

الہام کا کیا تصور ہے

اُس نے بتایا بائیبل کیا کہتی ہے۔ پھر میں نے اُسکو بتایا کہ اسلام میں وحی اور الہام کا یہ تصور ہے اور میں تمہیں مثال دیتا ہوں ۱۹۷۴ء کی۔ جب یہ کہا گیا کہ سوال و جواب ہونگے اور اُسی وقت آپ نے جواب دینا ہوگا تو صدر انجمن احمدیہ نے لکھا کہ نوّے سال پر لٹریچر پھیلا ہوا ہے۔ سینکڑوں کتابیں ہیں اور امام جماعت احمدیہ کا یہ دعویٰ ہرگز نہیں کہ ساری کتب ان کو زبانی یاد ہیں۔ اس واسطے ایک دن پہلے آپ سوال کریں اور اگلے دن جواب مل جائیگا۔ انہوں نے کہا نہیں یہی ہوگا۔ طبعاً بڑی اہم ذمہ داری تھی اور پریشانی۔ ساری رات میں نے خدا سے دُعا کی۔ ایک منٹ نہیں سویا، دعا کرتا رہا۔ صبح کی اذان کے وقت مجھے آواز آئی بڑی پیاری "وَسِّعْ مَكَانَكَ إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ" ہمارے مہمانوں کی فکر کرو۔ وہ تو بڑھتے ہی رہیں گے تعداد میں۔ اب دیکھا نا ساری قناتیں اُٹھانی پڑیں آج، وَسِّعْ مَكَانَكَ مہمان بڑھتے چلے جائیں گے، ان کی فکر کرو، اپنے مکانوں میں وسعت پیدا کرو، استہزاء کا منصوبہ ضرور بنایا ہے انہوں نے مگر اس کے لیے ہم کافی ہیں۔ کہتے ہیں ۵۲ گھنٹے دس منٹ

میرے پر جرح کی

اور (۵۲) گھنٹے دس منٹ میں نے خدا کے فرشتوں کو اپنے پہلو پہ کھڑا پایا (نعرے)۔ بعض اور باتیں بتائیں میں نے انکو۔ بعض لوگوں نے کہا آپ ابھی لکھا دیں ہمیں۔ میں نے کہا لکھ لو وہ کہتا کہ یہ کیسے پتہ لگے یہ خدا تعالیٰ کی بتائی ہوئی بات ہے۔ میں نے کہا مستقبل بتاتا ہے جو بات کہی جائے اگر وہ پوری ہو جائے اس کا مطلب ہے خدا نے بتائی۔ خدا کے علاوہ تو آئندہ کی بات کوئی نہیں بتا سکتا۔ علام الغیوب صرف خدا تعالیٰ کی ہستی ہے۔ پھر میں نے مزید بتایا۔ میں نے کہا میں بچوں سے پوچھتا ہوں بعض دفعہ کہ کوئی سچی خواب آئی۔ چھوٹے چھوٹے زمینداروں کے بچے دیہات میں رہنے والے، ماحول اُنکا اسی قسم کا ہے، وہ کہتے ہیں جی ہمیں خواب آئی سچی۔ کیا خواب آئی سچی؟ جی بھینس کے بچہ ہونے والا تھا اور خدا نے ہمیں خواب دکھائی کہ "کٹّی ہوئے گی تے ویہہ (۲۰) دن بعد کٹّی ہوگئی"۔ چھوٹی سی بات ہے لیکن خدا تعالیٰ نے اُس بچے کیساتھ بچے کی زبان میں بات کرنی ہے اُس بچے کیساتھ ابن خلدون کے فلسفہ میں گفتگو نہیں کریگا اللہ تعالیٰ۔ بچہ سمجھ ہی نہیں سکتا اسکو۔ تو خدا تعالےٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے پہلے دن بچپن میں یہ سبق دینا ہے کہ مَیں ہوں اور علّام الغیوب ہوں اور طاقتوں والا ہوں اور وہ اس کو تربیت دیتا ہے۔ آپ لوگ تو تربیت میں سُست ہو گئے۔ خدا تعالیٰ تو سُست نہیں ہوا۔ وہ ہماری جماعت کی تربیت کرتا چلا جاتا ہے۔

بعض باتیں انصار اللہ کے متعلق ہیں۔ انصار اللہ کی ذمہ داریاں ہیں زیادہ یعنی خاندان ہے شادی ہوئی ہوئی ہے، بیوی ہے، بچے ہیں، اکثر یہاں وہی بیٹھے ہوں گے

قرآن کریم نے کہا ہے

قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا (التحریم آیت ۷) پہلی ذمہ داری انسان پر اُسکے نفس کی ہے اور دوسرے نمبر پر اُس پر اُس کے خاندان کی ہے۔ خدا کہتا ہے خود اپنے نفسوں کو اور اپنے خاندانوں کو خدا تعالیٰ کے غضب سے بچانے کی کوشش کرو۔ اور قرآن کریم نے اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچنے اور بچانے کی تدابیر خود بیان کی ہیں۔ بڑی عظیم کتاب ہے یہ۔ صراطِ مستقیم جو ہے وہ خود بتایا ہیں۔ ہر آدمی کیلئے بعض پہلو اُسی کیساتھ تعلق رکھنے والے ہوتے ہیں۔ دعائیں سکھائیں اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ اَرِنَا مَنَا سِکَنَا ہم سے تعلّق رکھنے والے جو پہلو ہیں وہ ہم پر اُجاگر کر۔ تاکہ وہ راستہ جو تیری رضا کی طرف لے جانے والا ہے اُس تک مَیں اور میرا خاندان پہنچے۔ اگر جماعتِ احمدیہ کے سارے خاندان خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے والے ہوں تو جماعت احمدیہ دنیا کے لیے ایک مثالی جماعت بن جاتی ہے۔ آج دنیا اسلام کی طرف متوجہ بھی ہے اور نمونہ مانگتی ہے۔ ہر سفر میں ہر موقع پر پریس کانفرنس میں یہ سوال ضرور اُٹھتا ہے کہ ہمارے سامنے نمونہ پیش کیا جائے۔ اسلام کی تعلیم پر کون عمل کر رہا ہے اور ثمراتِ اسلام کیا ہیں یعنی اسلام پر ایمان لاکر کیا حاصل ہوتا ہے اور کیا حاصل ہو رہا ہے۔ دنیوی لحاظ سے عقلمند لوگ ہیں یہ اُن کا حق ہے کہ یہ پوچھیں۔ مَیں کھل کے بات کرتا ہوں۔ مَیں تو خدا کا ایک عاجز بندہ ہوں کوئی چیز چھپا کے نہیں رکھتا۔ میرے لیے دنیوی مصلحت کوئی نہیں۔ میرے لیے سچ بولنا ایک ہی مصلحت ہے۔ کُھل کے کہتا ہوں کہ دیکھو اگر ہم تمہارے سامنے کوئی ایسی چیز پیش کریں جو اُس سے اچھی ہو جو تمہارے پاس موجود ہے تم لے لوگے اُسے۔ عقل کا یہ تقاضا ہے۔ لیکن اگر ہم تمہیں کنوِنس (CONVINCE) نہ کر سکیں، اگر ہم تمہیں باور نہ کروا سکیں کہ جو ہم پیش کر رہے ہیں وہ بہتر ہے اس چیز سے جو تمہارے پاس ہے تو تم نہیں لوگے، لیکن اگر باور کروانے میں ہم کامیاب ہو جائیں تو ہو ہی نہیں سکتا کہ تم نہ لو، تم چھوڑ دو گے اس کو جو تمہارے پاس ہے۔ کیونکہ تم قائل ہو گئے اس بات کے کہ جو تمہارے پاس ہے وہ اچھی نہیں، جو ہم دے رہے ہیں وہ اچھی ہے۔ اور مَیں نے اس دفعہ تحدّی سے انکو کہا کہ دیکھو تم نے سائنس میں بڑی ترقی کی اور ایک پہلو یہ ہے کہ تم نے ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم اور دوسرے مہلک ہتھیاروں کے پہاڑ جمع کر لئے۔ صرف یہی نہیں، تم نے ایسے مسائل پیدا کر لیے اپنی زندگی میں اور وہ بھی بڑھتے چلے جا رہے ہیں جن مسائل کا حل تمہارے پاس نہیں

THE PROBLEMS YOU HAVEN'T GOT THE SOLUTION OF

وہ PILE UP کر لیے ہیں اور پہاڑ بن رہے ہیں ایسے مسائل کے، اور

میں تمہیں بتاتا ہوں

کہ ایک دن عنقریب آنیوالا ہے جب یہ مسائل اتنے بڑھ جائیں گے جنکا حل تمہارے پاس نہیں ہوگا کہ تم مجبور ہو جاؤ گے اِدھر اُدھر دیکھنے کے لیے۔ وہ دن اسلام کا دن ہے، اسلام آئے گا تمہارے پاس اور کہے گا کہ تمہارے ہر مسئلے کو میں حل کرتا ہوں۔ تم مجبور ہو جاؤ گے اسلام کو ماننے پر۔ نہیں آنا پڑیگا اسلام کی طرف۔ ایک شخص نے پوچھا آپ جو کہتے ہیں ساری دنیا محمد صلی اللہ علیہ وسلّم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے گی تو اگر جنگ ہو گئی ایک اور یعنی THIRD WORLD WAR تو جو مر جائیں گے وہ تو جمع نہیں ہونگے۔ مَیں نے کہا۔ مَیں نے یہ نہیں کہا کہ جو مُردے ہیں وہ بھی جمع ہو جائیں گے۔ جنکو تم مار دوگے وہ تو تم نے مار دیئے۔ مَیں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ وہ وقت آنیوالا ہے کہ زندوں کی ننانوے فیصد اکثریت جو ہے وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیگی (نعرے)۔ آج کے زمانہ کی یہ ایک حقیقت ہے جو میں نے انکے سامنے رکھدی لیکن اس حقیقت کی تفاصیل بیان کرنا یہ جماعت احمدیہ کا کام ہے۔ اس حقیقت کے مطابق اپنی زندگیوں کو بطور نمونہ ان کے سامنے پیش کرنا یہ آپ میں سے ہر خاندان کا کام ہے۔ اس واسطے عہد کرو آج کہ ہم دنیا کی لالچ میں خدا کی طرف پیٹھ کر کے اپنی زندگیاں نہیں گزاریں گے۔ ہم دنیا کی خاطر کسی اور کا دامن نہیں پکڑیں گے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن کو چھوڑ کے۔ ہم خدا تعالیٰ کی رحمت کی بھیک مانگتے ہوئے اپنی زندگی گزاریں گے۔ ہمارے ہاتھ میں ہمیشہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن مضبوطی سے پکڑا رہیگا اور انشاء اللہ دنیا کی کوئی طاقت اس دامن کو ہم سے چھڑا نہیں سکیگی جو مرضی کرلے دنیا۔ انشاء اللہ۔ اور آپ بھی عہد کریں اور اپنے بچوں کو دین سکھائیں بہت سے منصوبے مَیں نے بنائے ہیں اُن پہ عمل کریں۔ قرآن کریم کا منصوبہ ہے۔ خدا تعالیٰ کی صفات کے جلوے اس مادی دنیا میں ہیں وہ بھی آیات اللہ ہیں قرآن کریم کی اصطلاح میں۔ علمی میدان میں آگے بڑھو، آگے بڑھو، آگے بڑھو یہاں تک کہ دنیا اس بات کی بھی قائل ہو جائے (جس طرح سپین نے اُنکو قائل کیا تھا ایک وقت میں) کہ ہر میدان میں احمدی مسلمان ہم سے آگے نکل گیا اور ہم مجبور ہو گئے ہیں اُس سے سیکھنے، اُس سے بھیک مانگنے پر۔ اللہ تعالیٰ وہ دن جلد لائے آمین۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عہد دہروایا اور پھر فرمایا:

"ظہر اور عصر کی نماز انشاء اللہ مسجد مبارک میں ڈیڑھ بجے ہوگی اور اس کے بعد جہاں بھی کھانے کا انتظام ہے کھانا ہوگا۔ پہلے نماز ہوگی اگر آپ جلدی آسکتے ہیں۔ اس وقت ایک بجنے میں اکیس منٹ ہیں۔ سوا ایک بجے نماز ہو سکتی ہے۔ سوا ایک بجے نماز ہوگی یعنی ایک بج کے پندرہ منٹ پر اور اس کے بعد کھانا ہوگا، اور جتنا مرضی وقت لگائیں پھر"

دعا فرمانے کے بعد حضرت اقدس نے احبابِ جماعت کو حسبِ ذیل الوداعی نصیحت فرمائی:

"چند دنوں تک چودھویں صدی ختم ہو رہی ہے۔ اس صدی کو خدائے واحد و یگانہ کی توحید کے ورد کیساتھ الوداع کہیں۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اتنی کثرت سے پڑھیں کہ کائنات کی فضا اس ترانہ کیساتھ معمور ہو جائے۔ دن رات اُٹھتے بیٹھتے بالکل خاموشی کے ساتھ نہیں، اونچی آواز میں بھی نہیں۔ اس طرح (حضور نے دھیمی آواز میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ متعدد بار دہرا کر دکھایا اور پھر فرمایا) لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے پڑھتے رہیں۔ اس ندا کے ساتھ اس صدی کو الوداع کہیں اور اسی ندا کے ساتھ ہم اگلی صدی کا استقبال کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو۔" (آمین) ٭

اختتامی خطاب اجتماع انصار اللہ 2-دسمبر 85ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ندائے عشق وجنوں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ

مکرم سعید احمد صاحب اعجاز لاہور

ندائے عشق وجنوں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ — اِسی سے قیس ہیں خوں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ

یہی ازل کا ترانہ یہی ابد کی نوا — سرورِ سوزِ دروں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ

اِسی سرود سے ہنگامہ زارِ ہستی ہیں — ملا ہے دل کو سکوں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ

اِسی سے روشنی دل کی اِسی سے کشفِ حجاب — یہی ہے سرِّ دروں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ

اِسی کے نور سے خاکِ حرم کی عظمت ہے — یہی ہے دیں کا ستوں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ

اِسی سے بندۂ مومن کا زورِ بازو ہے — زمانہ صیدِ زبوں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ

اِسی سے دل کو مقامِ جلال ملتا ہے — مہ و نجوم نگوں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ

یہ رنگ و بو کا جہاں، حرف و صوت کی دنیا — طلسم و سحر و فسوں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ

بنا رہا ہے زمانہ نئے صنم خانے — ندائے عشق و جنوں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ

حصارِ کفر گرا کر طلسم توڑ نہ دوں؟ — یہ آج سوچتا ہوں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ

نظر اُٹھا کے ذرا دیکھ لشکرِ نصرت
شمار سے ہے فزوں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ

نویدِ باغِ ارم لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ

مکرم محمد ابراہیم صاحب شاد

دوائے رنج والم لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ — علاجِ حسرت وغم لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ

خدا کی برکت و رحمت کا ایک سرچشمہ — کلیدِ فیض و کرم لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ

وہ جس کے ذکر سے جنّت کا باب کھل جائے — نویدِ باغِ ارم لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ

زمیں سے تا بہ فلک ہوگئی فضا روشن — وہ آیا نورِ اتم لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ

ندیمِ نوعِ بشر لا کلام دنیا میں — رفیقِ راہِ عدم لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ

یہی ہے کلمۂ وحدت ازل سے تا بہ ابد — جو عرش پہ ہے رقم لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ

جہاں سے شرک کو یکسر مٹا دیا جس نے — گرائے جس نے صنم لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ

بفضلِ حضرتِ ایزد نجات کا موجب — مدارِ لطف و کرم لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ

خدا کے دین کی خدمت میں دن بدن بڑھ کر — بڑھیں گے اپنے قدم لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ

بلند کرتے رہیں گے تمام عالم میں — ہم اپنے دیں کا علَم لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ

یہی ہے کلمۂ طیّب جو شادؔ پڑھتے ہیں
بہت خلوص سے ہم لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ

رُت سہانی آئی ہے پھر گلشنِ اسلام پر!

(مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری سابق مبلّغ افریقہ)

آگئے دن خاص پھر برکات اور انوار کے — ہر طرف جلوے عیاں ہیں مہر و لطف و پیار کے

جمع ہیں پھر ارضِ ربوہ میں براہیمی طیور — ہو رہا ہے پھر یہاں شانِ خلیلی کا ظہور

رُت سہانی آئی ہے پھر گلشنِ اسلام پر — اہلِ گلشن گامزن ہیں باغباں کے گام پر

جمع ہیں آفاقِ عالم سے غلامانِ رسولؐ — خادمانِ دین شیدایانِ قرآنِ رسولؐ

دل مئے عشقِ رسولِ پاکؐ سے مخمور ہیں — اور اخوّت کے حسیں جذبات سے معمور ہیں

کسقدر خوش بخت ہیں اس دارِ ہجرت کے مکیں — جس کے ہیں مہمان شرق و غرب کے یہ مومنیں

شمع کتنی مہرباں بے لوث پروانوں پہ ہے — واہ کیا لطف و کرم جلسہ کے مہمانوں پہ ہے

"وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے" — اور مسیحا کے زمانے کے لیے مکنون تھے

دونوں ہاتھوں سے لٹائے جا رہے ہیں اب یہاں — جامِ وحدت کے پلائے جا رہے ہیں اب یہاں

حق تعالیٰ کی بشارت کے مطابق ہمنشیں — دیکھ اب کتنی نئی قومیں ہیں ہم میں آ ملیں

ہے یہی بیشک وہ عالمگیر حزبِ آخریں — ہوگا اب جن کے ذریعہ دین غالب بالیقیں

صدق دل سے جو کریگا اب صداقت کو قبول — ہوگا اس پر خاص انوارِ سماوی کا نزول

ہے عیاں ہمدم اس عالمگیر جلسہ سے یہ بات — احمدی ہیں لامحالہ حزبِ ربِّ کائنات

"آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج" — سر پہ اِن قوموں کے ہوگا جلد اب قرآں کا تاج

احمدی حق و صداقت کے علمبردار ہیں — دشمنِ قرآں کے آگے آہنی دیوار ہیں

احمدی سب دل سے ہیں خدّامِ ختم المرسلینؐ — ہے جھکی رہتی سوئے کعبہ سدا اُن کی جبیں

دین کو دنیا پہ رکھتے ہیں مقدم ہر گھڑی
کرتے ہیں طاعت ہمیشہ اک امامِ وقت کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چودھویں صدی ہجری کی عظمت و اہمیّت

دَورِ زوال کے خاتمہ پر منتج ہونے والے خُدائی سامانوں کا ظہور

(محترم جناب مرزا محمد الدین صاحب نازؔ استاد جامعہ احمدیہ ربوہ)

عالم ہستی میں مادی لحاظ سے دو قسم کے ادوار مشاہدہ میں آتے ہیں۔ ایک کو ہم رات سے تعبیر کر سکتے ہیں اور دوسرے کو دن سے۔ بالکل یہی اُصول روحانیت میں جلوہ گر ہے۔ کیونکہ نظام جسمانی و تکوینی کو نظامِ روحانی سے کمال مماثلت ہے۔ چنانچہ عالمِ روحانیت میں بھی ایک وہ دَور ہوتا ہے جس میں دنیا بے راہ روی اختیار کر لیتی ہے اور ظلمت وجہالت کے تاریک پردوں میں خوابِ غفلت کے مزے لے رہی ہوتی ہے۔ ایسے وقت میں خدا تعالیٰ کی رحمت جوش مارتی ہے جس کے نتیجہ میں سپیدۂ سحر نمودار ہوتا ہے اور فلکِ روحانیت آفتاب کی آمد آمد کا مژدہ سناتا ہے۔ اس آفتاب کی نورانی کرنیں سعید روحوں میں حرارتِ عشق پیدا کرتی ہیں اور ان کی روحانی و اخلاقی استعدادوں کو جلا بخشتی ہیں حتیٰ کہ وہ نورانی کرنیں اُن کو آسمان سے سربستہ رازوں سے روشناس کرتی ہیں۔ انہی اَدوار کے بارہ میں حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں:

"کہ تمام نبیوں کی کتابوں سے اور ایسا ہی قرآن شریف سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے آدم سے لیکر آخیر تک دنیا کی عمر سات ہزار برس رکھی ہے اور ہدایت اور گمراہی کیلئے ہزار ہزار سال کے دَور مقرر کئے ہیں۔ یعنی ایک وہ دَور ہے جس میں ہدایت کا غلبہ ہوتا ہے اور دوسرا وہ دَور ہے جس میں ضلالت اور گمراہی کا غلبہ ہوتا ہے۔" (لیکچر سیالکوٹ ص۶)

ساتویں ہزار کی اہمیّت

انہی ادوار کا ذکر کرتے ہوئے کتاب "الا دلۃ والشواہد" میں مرقوم ہے کہ امام مہدی کا ظہور ساتویں ہزار کے آغاز پر ضروری ہے چنانچہ لکھا:۔

اِنَّ الْاَدْوَارَ سِتَّۃٌ اَوَّلُھَا دَوْرُ اٰدَمَ ...... وَالدَّوْرُ السَّادِسُ دَوْرُ مُحَمَّدٍ وَالدَّوْرُ السَّابِعُ دَوْرُ الْقَائِمِ ... سَابِعُھُمُ الْمَھْدِیُّ الَّذِیْ یَخْتِمُ الدُّنْیَا وَ تَنْفَتِحُ الْآخِرَۃُ۔

یعنی دَور چھ ہیں۔ پہلا دَورِ آدم ہے .... چھٹا دَورِ محمدؐ ہے اور ساتواں دَورِ قائم ہے جو آدم سے ساتواں مہدی ہے جس سے ایک دنیا ختم اور آخرت کا افتتاح ہوگا۔"

آیت وَاِنَّہٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَۃِ (الزخرف ۶۲) کے بارہ میں بھی اکثر مفسرین نے یہ لکھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے علامات میں سے ہیں۔ آخری زمانہ میں آمد مسیح ایسی شائع ومتعارف ہے کہ الٰہی نوشتوں نے اس کی خبر دی، احادیث نبویہ نے اس کی نشاندہی کی اور آئمہ و بزرگانِ سلف کے اقوال نے اس کی معرفت کی طرف راہنمائی کی۔ ایسی عظمت کا مالک وہی امام آخر الزمان ہے جو عظیم الشان روحانی تجلیات کا مظہر، انوار محمدی کو سب سے زیادہ اپنے اندر جذب کرنیوالا بدرِ کامل ہے جسکی آمد کے ساتھ شوکتِ اسلام وابستہ ہے یہی وہ عظیم الشان وجود ہے جو اپنے آقا و مطاع حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے سلام تہنیت کا مستحق ہے۔ صاحب بحار الانوار یوں رقمطراز ہیں۔

"واللہ من لدن آدم نهلمّ جرّا تلم یبعث اللہ نبیّاً وّ لا رسولاً الاّ ردّجمیعهم الی الدُّنیا۔"
(بحار الانوار جلد ۱۳ ص۲۱۱)

یعنی اللہ کی قسم! آدم سے اس وقت تک جتنے انبیاء یا رسول مبعوث ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں دنیا میں واپس بھیج دیگا یعنی آنیوالا یہودیوں کے لیے ایلیا کا وجود، عیسائیوں کے لیے مسیح کا روپ، ہندوؤں کے لیے کرشن کا رنگ، زبور والوں کے لیے داؤدی صفات کا مظہر، اور مسلمانوں کے لیے امام مہدی ہوگا۔"

ظہورِ مہدی کا زمانہ

سو وہ مصلح اعظم جس کی انگلیوں سے سازِ دہر کے تار و پود سنورنے مقدر تھے وہ ماہتابِ روحانیت جس کے ذریعے ظلمتوں کے پردے چاک ہونے تھے اور وہ مجدد اکبر جس کے ذریعہ قصرِ اسلام نے پھر عہد رفتہ کی شان و شوکت سے ہمکنار ہونا تھا ایسے وقت میں ظاہر ہوگا کہ جب شیطان اور طاغوتی طاقتیں نگس طینت طبائع کو اپنے عنکبوتی جال میں قید کر چکی ہونگی، ظلمت کا غلغلہ ہوگا۔ مادیت کا نتیجہ تمام عالم پر محیط ہوگا۔ مولوی صدیق حسن خانصاحب کی کتاب حجج الکرامہ ص۳۹۵ کا یہ حوالہ اس کی مکمل نشاندہی کرتا ہے۔

"بودن ایں صد سیزدہم موقع فتن و آفات کثیرہ عظیمہ چیزی است کہ بر زبان کہ ومہ شہرت دارد تا آنکہ طفل بودیم پیرزنان را میشنیدیم کہ میگفتند حیوانات ازیں مائۃ پناہ خواستہ اند وہرچند ایں معنی بعینہ از حدیثی صحیح ثابت نیست اما ملاحظہ انقلاب عالم و تقلّب احوال بنی آدم کہ دریں زمانہ آخر ست شاہد عدل ست بر آنکہ پیش ازیں رنگ گیتی بایں عنوان بنود و شرح ایں ماجرہ طوامیر طویلہ و دفاتر ثقیلہ میخواہد مشتی نمونہ از خروارے واندکی از بسیار دالواب سابقہ جلوگر شدہ ما بقی بر آں قیاس باید کرد و آنچہ باقی ست ہمیں ظہور مہدی موعود ست تا کی اتفاق افتد و کدام وقت از ازمنہ آتیہ مرضی او تعالیٰ باشد۔"

یہ کہ تیرھویں صدی بڑے بڑے مصائب اور فتنوں کا زمانہ ہے اور ہر کس و ناکس کی زبان پر اس کا شہرہ ہے یہانتک کہ جب ہم بچے تھے تو بوڑھی عورتوں سے سنا کرتے تھے کہ کہتے ہیں کہ حیوانات نے بھی اس صدی سے پناہ مانگی تھی اور اگرچہ یہ مطلب ہو بہو صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہوتا لیکن جہان کا انقلاب اور انسانوں کے احوال کی خرابی جو اس زمانۂ آخر میں ہے۔ اس امر پر پورے طور پر گواہ ہے کہ اس سے پہلے زمانے کی حالت اس طرح نہ تھی اور اس بات کی تشریح کے لیے بڑے لمبے بیانات اور بڑی بڑی کتابیں درکار ہیں مشتی نمونہ از خروارے کسی قدر سالقہ ابواب میں اس کو بیان کیا گیا ہے اور باقی حالات کا اسی پر قیاس ہو سکتا ہے اور اب جو کچھ باقی ہے وہ یہی مہدی موعود کا ظہور ہے پتہ نہیں اس کا وقت کب آتا ہے اور کونسا وقت اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق ہوگا۔"

اس حوالہ سے ثابت ہوتا ہے کہ تیرھویں صدی میں علامات ظہور مہدی پوری ہو چکی ہیں اور تیرھویں صدی کا آخر امام مہدی کے ظہور کا زمانہ ہے چنانچہ آیت وَّ اٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ (جمعہ ۴) میں آخری زمانہ میں رونما ہونے والے ایک ایسے وجود کا ذکر ہے جس پر ایمان لانیوالے اٰخرین منھم کے مصداق ہونگے۔

اقتراب الساعۃ میں لَا تَاْتِیْھِمْ اِلَّا بَغْتَۃً سے الساعۃ کی آمد کا زمانہ ایک ہزار چار سو سات نکال کر لکھا ہے کہ یہ احتمال قوی ہے کہ امام مہدی اس سے قبل ظہور پذیر ہونگے۔ الساعۃ سے مراد اگر قیامت کی بجائے "غلبۂ اسلام" لیا جائے تو زیادہ مناسب ہے اس کو تقویت اس امر سے بھی ملتی ہے کہ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ کے اعداد بھی ۱۴۰۰ سے کچھ زائد ہیں۔ گویا امام مہدی کا ظہور چودھویں صدی میں ہوگا اور پندرھویں صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہوگی۔ صاحب نور الانوار زیر آیت ہذا ص۲۷۹ پر فرماتے ہیں:

"و تا بحال کہ ہزار و دولسیت و ہفتاد و پنجسال کہ از ہجرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میگذرد دین او غالب بر ہمہ دینہا نشدہ است ... پس باید خداوند بزرگی از اہل اسلام و آل محمد بر انگیزاند۔"

کتاب مقدس (دانی ایل) میں بھی مسیح موعودؑ کے ظہور کا زمانہ ۱۲۹۰ سے ۱۳۳۵ قرار دیا گیا ہے۔ (دانی ایل ۱۲/۱۳-۱۱)

احادیث کی رُو سے تعیین

چودھویں صدی کے اس بدرِ کامل کا تذکرہ احادیث میں بھی بکثرت ملتا ہے۔ چنانچہ علامہ عبدالغفور صاحب اپنی کتاب "النجم الثاقب" میں ایک حدیث نقل کرتے ہیں:۔

"عن حذیفۃ بن یمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مضت الف ومائتان واربعون سنۃ یبعث اللہ المہدی۔"
(النجم الثاقب جلد دوم ص۲۰۹)

کہ حذیفہ بن یمان سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سن ۱۲۴۰ گذر جائے گا تو اللہ تعالیٰ مہدی کو مبعوث فرمائیگا۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر مشکوٰۃ شریف میں حدیث بیان ہے۔ الآیات بعد المأتین جس کی شرح میں ملا علی قاری فرماتے ہیں:۔

"ویحتمل ان یکون اللام فی المأتین بعد الألف وھو الوقت لظھور المھدی"

(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ برحاشیہ ص ۲۷۱)

"اور احتمال ہے کہ مأتین میں جو لام ہے وہ بعد ہزار پر دلالت کرتا ہے اور وہی وقت ظہور مہدی کا ہے"

صاحب تحفہ اثنا عشری فرماتے ہیں:

"زیرا کہ نزد مخالفین از مسلمات است کہ ظہور الآیات بعد المأتین ایک ہزار و دوصد از ہجرت می باید بگذرد بعد ازاں علامات قیامت شروع خواہند شد و نیز مخالفین او می گویند کہ مہدی سر صد خواہد برآمد نہ در اوسط آں" (کتاب مذکور ص ۲۷۵)

اور یہ مخالفین کے نزدیک بھی مسلمات میں سے ہے کہ ظہور الآیات بعد المأتین ہجرت سے بارہ صدی گذرنے کے بعد علامات قیامت شروع ہونگی اور نیز مخالفین یہ بھی کہتے ہیں کہ مہدی صدی کے سر پر ظاہر ہوگا نہ کہ وسط صدی میں۔"

نواب صدیق حسن خانصاحب حجج الکرامہ کے ص ۱۳۸ پر یوں رقمطراز ہیں:

"وآخر المأتین فیھا یأتی عیسٰی نبی اللہ ذو الآیات"

"یعنی بارھویں صدی کی علامات پوری ہونے کے بعد عیسٰی نبی اللہ اپنے معجزات اور نشانات کے ساتھ ظہور پذیر ہوگا"

اس طرح اقتراب الساعۃ ص ۲۲۱ میں یوں مرقوم ہے۔

"محمد بن حنفیہ سے روایت کیا ہے یقوم المھدی سنۃ مأتین اس طرح حضرت جعفر صادق علیہ السلام سے بھی مروی ہے کہ مہدی سن دو سو میں نکل کھڑے ہونگے۔ یعنی بعد ہزار ہجری کے"

حضرت علامہ عبدالوہاب شعرانی نے اپنی کتاب "الیواقیت والجواہر" میں تحریر فرمایا ہے۔

"مولدہ لیلۃ النصف من شعبان سنۃ خمس وخمسین ومأتین بعد الالف"

(نور الابصار ص ۱)

"یعنی امام مہدی کی پیدائش ہزار سال گزرنے پر مزید ۲۵۵ سال گزرنے کے بعد نصف شعبان کی رات کو ہوگی"

حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب نے اثنا عشریہ میں لکھا ہے کہ

"بعد بارہ سو ہجری کے حضرت مہدی کا انتظار چاہیئے اور شروع میں صدی کے حضرت کی پیدائش ہے"

(اربعین فی احوال المہدیین مصری کا آخری حصہ)

حضرت شیخ محی الدین ابن عربی نے فرمایا:

"ویکون ظھورہ بعد مضی خ۔ف۔ج بعد الھجرۃ"

(مقدمہ ابن خلدون ص ۳۵۴)

"یعنی امام مہدی کا ظہور ہجرت کے بعد سال خ ف ج گزرنے کے بعد ہوگا"

حجج الکرامہ میں یہ قول درج کر کے لکھا ہے:

"ابن خلدون گفتہ وسم حروفا ثلاثۃ یرید عددھا بحساب الجمل"

(حجج الکرامہ ص ۹۳)

یعنی ابن خلدون نے کہا ہے اور تین حروف کا نام لیا ہے جس سے ان کی مراد بلحاظ اعداد جمل تعداد سے ہے"

حضرت ابن عربی کا سن وفات ۶۲۸ ہے اور اگر اس میں خ۔ف۔ج کے ۶۸۳ اعداد جمع کریں تو ۱۳۱۱ھ ہجری بنتا ہے جو کہ سورج چاند گرہن کا سال ہے۔

رسالہ برہان نومبر ۱۹۱۲ء میں تحریر ہے۔

"اثنا عشری کے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ انیسویں یا بیسویں صدی کا آغاز ہی امام مہدی کا زمانہ خروج ہے"

نواب صدیق حسن صاحب تحریر فرماتے ہیں:

"مقدمہ ایں شرائط ظہور مہدی است پس تواں گفت کہ دریں دہ سال کہ از مائۃ ثالث عشر باقی است ظہور کند یا بر سر صد چہار دہم"

(حجج الکرامہ ص ۱۴۱)

اور ان شرائط کا پیش خیمہ ظہور مہدی ہے پس اس لیے کہا جاتا ہے کہ تیرھویں صدی کے دس سال جو بقیہ ہیں وہ ظاہر ہو جائے یا چودھویں صدی کے سر پر"

حضرت نعمت اللہ ولی کی پیشگوئی اربعین فی احوال المہدیین کے آخری حصہ میں یوں درج ہے:۔

"غین ورے سال چوں گذشت از سال
بو العجب کار دبارے بینم"

"کہ بارہ سو سال گزرنے کے بعد مجھے عجیب امور نظر آتے ہیں۔ یعنی تیرھویں صدی میں علامات مہدی تکمیل پذیر ہونگی"

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی صراحت

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے تو اس طرح زمانہ کی نشاندھی کی کہ گویا خاص خدائی تصرف کے ماتحت پیشگوئی کا القاء ہوا ہو۔ فرماتے ہیں:۔

"گویند شاہ ولی اللہ محدث دہلوی تاریخ ظہور او در لفظ "چراغدین" یافتہ و بحساب جمل عدد دی یکہزار و دوصد و شصت و ہشت می شود و ایں مخالف ظہور او بر سر مائۃ است ۔۔۔۔۔ مگر ایں تاریخ ولادت او گفتہ است نہ تاریخ خروج"

(حجج الکرامہ ص ۳۹۴)

"کہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ امام مہدی کے ظہور کی تاریخ لفظ چراغدین کے اندر ہے اور حساب جمل سے اس کے اعداد ۱۲۶۸ بنتے ہیں اور یہ اس کے صدی کے سر پر ظہور کرنے کے مخالف ہے مگر یہ امر یوں ہے کہ یہ اس کی تاریخ ولادت ہے نہ کہ تاریخ ظہور"

اس طرح تفہیمات الٰہیہ ص ۱۳۳ پر فرماتے ہیں:۔

"علمنی ربی جل جلالہ ان القیامۃ قد اقتربت والمھدی تھیأ للخروج"

"کہ میرے رب نے مجھے الہاماً بتایا ہے کہ قیامت قریب ہے اور مہدی نکلنے کے لیے تیار ہے"

صاحب نور الانوار فرماتے ہیں:۔

اندر صرغی اگر بمانی زندہ
ملک وملت ودین برگردد
"ص ۲۱۵"

"یعنی سال صرغی میں اگر تو رہے تو ملک بادشاہت اور ملت و دین میں انقلاب آجائیگا"

صرغی کے اعداد بحساب حروف ابجد ۱۳۰۰ بنتے ہیں۔

دیگر بزرگان امت کے اقوال

اس طرح حافظ برخوردار اپنی کتاب "انواع" میں تحریر فرماتے ہیں:

؎ پچھے اک ہزار دے گذرے ترے سو سال
عیسٰی ظاہر ہوسیا کرسی عدل کمال

حضرت باوا گورونانک جو سرزمین ہندوستان کے کامل بزرگ تھے نے بھی امام مہدی کے زمانے کی تعیین کی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"تاں مردانے پچھیا گورو جی!
کبیر بھگت جیا کوئی ہور بھی ہوئیا
ہے سری گورو نانک آکھیا مردانیاں
اک جٹیٹا ہوسی پر اساں توں پچھے
سو برس تو بعد ہوسی"

(جنم ساکھی وڈی بھائی بالا والی ص ۵۱)

لفظ اساں جمع کا صیغہ ہے گویا سلسلۂ گرو مراد ہے۔ گورو گوبند سنگھ ان کے آخری گورو تھے جو سترھویں صدی کا آغاز تھا تو ایک سو سال بعد اٹھارویں صدی امام مہدی کی پیدائش کا زمانہ ہے۔ پھر فرماتے ہیں:۔

"آدن اٹھترے جاون ستانوے اک
ہور بھی اٹھسی مرد کا چیلا"

(تلنگ محلہ ص ۱۳۷)

یعنی ایک مرد کامل ۱۸۷۸ بمطابق ۱۸۲۱ء اور ۱۸۹۷ بمطابق ۱۸۴۰ء کے درمیان پیدا ہوگا"

اس طرح کتاب مجمع النورین میں بھی ۱۲۷۰ھ اور ۱۲۸۰ھ کے سالوں کو ملت اسلام کیلئے اہم قرار دیا گیا ہے۔ کواکب دریہ میں حضرت سید محمد حسن صاحب نے ۱۳۲۷ھ امام مہدی کے ظہور کا زمانہ بتایا ہے علامہ جزائری نے بھی اپنی کتاب گوہر یگانہ میں علامہ مجلسی کی رائے بیان کی ہے کہ امام ۱۳۸۶ء میں ظاہر ہوگا۔

خواجہ حسن نظامی مشہور صوفی سجادہ نشین درگاہ نظام الدین اولیاء لکھتے ہیں:۔

"ممالک اسلامیہ کے سفر میں جتنے مشائخ اور علماء سے ملاقات ہوئی میں نے ان کو امام مہدی کا بڑی بے تابی سے منتظر پایا۔ شیخ سنوسی کے ایک خلیفہ سے ملاقات ہوئی انہوں نے تو یہاں تک کہدیا کہ اسی ۱۳۳۰ھ میں امام ممدوح ظاہر ہو جائیں گے"

(اخبار اہلحدیث جنوری ۱۹۱۲ء)

نیز بیان کرتے ہیں:۔

حضرت ابن عربی نے ۱۳۳۵ھ میں ظہور مہدی کی خبر دی ہے"

(مہدی کے انصار اور ان کے فرائض ص ۳۹)

اور اسی کتاب کے ص ۵۴ پر الحر سے ۱۳۴۰ھ میں ظہور مہدی کی طرف اشارہ کیا ہے۔

دبستان مذاہب ص ۳۵۵ پر لکھا ہے:

"واز مخبر صادق روایت کنند کہ فرمود علی رأس الف وثلاث مائۃ تطلع الشمس من مغربھا گوید لفظ شمس دریں حدیث کنایت از محمد بن عبداللہ است"

"اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا تیرھویں صدی میں سورج مغرب سے طلوع ہوگا یہاں پر لفظ شمس محمد بن عبداللہ (امام مہدی) کے کنایہ کے طور پر استعمال ہوا ہے۔

نواب صدیق حسن صاحب فرماتے ہیں:۔

"بر سر مائۃ چہار دہم کہ دہ سال کامل آنرا باقی ست اگر ظہور مہدی علیہ السلام ونزول عیسٰی صورت گرفت پس ایشان مجدد و مجتہد باشند"

(حجج الکرامہ ص ۱۲۹)

"کہ چودھویں صدی کے سر پر کہ جس میں دس سال ابھی باقی ہیں اگر مہدی علیہ السلام ظہور فرمائیں یا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں تو وہ اس صدی کے مجدّد و مجتہد ہونگے۔

پھر فرماتے ہیں:

"بر ہر تقدیر ظہور مہدی بر سر صد آئندہ احتمال قوی ظاہر دارد"

(حجج الکرامہ ص۵۲)

کہ بہر حال قوی احتمال ہے کہ مہدی کا ظہور آئندہ صدی کی ابتداء میں ہو جائے۔

صاحب اقتراب الساعۃ یوں رقمطراز ہیں:۔

میں کہتا ہوں اس حساب سے ظہور مہدی کا شروع تیرھویں صدی پر ہونا چاہیئے تھا مگر یہ صدی پوری گذر گئی مہدی نہ آئے اب چودھویں صدی ہمارے سر پر آئی ہے اس صدی سے اس کتاب کے لکھنے تک چھ مہینے گذر چکے ہیں شاید اللہ تعالیٰ اپنا فضل و عدل رحم و کرم فرمائے۔ چار چھ برس کے اندر مہدی ظاہر ہو جاویں"

(اقتراب الساعۃ ص۲۲۱)

سید میر عبدالحی صاحب حدیث الغاشیہ میں فرماتے ہیں:

"امام مہدی علیہ السلام چودھویں صدی کے سال ہفتم میں ظاہر ہونگے جو کہ ۱۳۰۷ھ بمطابق ۱۸۸۹ء ہے"

ظہور مہدی کی بعض مخصوص علامات

حضرت امام مہدی کی معرفت اور عظمت کے پیش نظر بعض علامات ایسی بھی خدا تعالیٰ نے مقدر کر رکھی تھیں جو صرف اسی وجود باجود کیساتھ مخصوص تھیں ان میں سے سب سے بڑی علامت حدیث انّ لمھدینا آیتین (سنن دار قطنی) میں مذکور ہے کہ چاند گرہن کی مقررہ تاریخوں ۱۳-۱۴-۱۵ میں سے پہلی رات اور سورج گرہن کی مقررہ تاریخوں ۲۶-۲۷-۲۸ میں سے درمیانی رات ماہ رمضان میں دونوں کو گرہن لگے گا۔ چنانچہ اس نشانی کے ظہور کے لیے بھی یہی زمانہ مقدر تھا۔ چنانچہ ملتان کے مشہور ولی کامل بزرگ حضرت شیخ محمد عبدالعزیز صاحب بہاروی نے از روئے الہام الٰہی ان نشانوں کا وقت بھی معین فرمایا:

"در سن غاشی ہجری دو قران خواہد بود
از پئے مہدی و دجال نشان خواہد بود"

کہ سن غاشی ہجری میں دو گرہن ہونگے اور وہ مہدی و دجّال کے لیے بطور نشان ہونگے۔

غاشی لفظ کے اعداد ۱۳۱۱ھ بنتے ہیں یعنی امام مہدی کا ظہور ۱۳۱۱ھ سے پہلے ہو چکا ہوگا چنانچہ اس علامت کے ظہور پر ۱۸۹۴ء کے اخبار گواہ ہیں۔

آخری گت مطبوعہ مجتبائی ۱۲۷۸ھ میں لکھا ہے:

"کہتے ہیں کہ اس سال رمضان میں
سورج چاند کی گہن دونوں تھئیں
پہل تیرھویں چاند کا گہن ہو
ستائیسویں گہن سورج کا ہو"

حافظ محمد صاحب لکھو کے والے نے فرمایا:

تیرھویں چن ستیویں سورج گرہن ہوسی اس سالے
اندر ماہ رمضانے لکھیا ایہہ ہک روایت والے

(احوال الآخرہ ص۳۳)

ایک علامت آگ ہے جس کے بارہ میں "اقتراب الساعۃ" میں لکھا ہے:۔

"مشرق کی طرف سے ایک بڑی آگ ظاہر ہوگی تین رات یا سات رات رہے گی جاوا کی آگ بھی گویا اسی کا نمونہ ہے جو اس ۱۳۰۰ھ میں ظاہر ہوئی"

(اقتراب الساعۃ ص۶۴)

حدیث الغاشیہ میں تحریر ہے:۔

"یکم ستمبر ۱۸۸۳ء مطابق ۲۸ شوال ۱۳۰۰ھ سے صبح و شام مشرق مغرب کے کنارے پر سرخی آسمان پر نمودار ہوئی چار ماہ کامل سے اب تک یہ سرخی موجود ہے۔ کبھی بہت کبھی کم، یورپ و ہند کے منجم کہتے ہیں کوئی بڑا فساد عظیم ہوگا ایک گروہ امریکہ نے کہا ہے یہ عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی علامت ہے۔ یہ جماعت امریکہ سے ایلیاء کو بانتظار مسیح چلی گئی۔ اسلام میں پہلے بھی کئی بار سرخی فلک دیکھی گئی ہے مگر یہ سرخی ایک علامت قرب ظہور مہدی علیہ السلام سمجھی جاتی ہے"

(حدیث الغاشیہ ص۳۱)

ایک علامت ومدار ستارہ ہے اس کے بارہ میں اقتراب الساعۃ میں تحریر ہے:

"اشاعہ میں کہا ہے کہ تارے ومدار۔ سرخی و سیاہی تو ہو چکی انتہیٰ میں کہتا ہوں اگرچہ ہو چکی ہے مگر اب پھر ہوئی ہے گویا یہی کثرت دلیل ہے قرب ظہور پر"

(اقتراب الساعۃ ص۶۷)

صاحب حدیث الغاشیہ تحریر کرتے ہیں:۔

"اسی سال ستارہ عمود نکلا اس کا حال ترجمان وہابیہ میں بھی لکھا گیا ہے۔ ۲۹ شعبان ۱۲۹۹ھ مطابق جولائی ۱۸۸۲ء سے وقت صبح صادق۔ جانب مشرق گوشہ جنوب میں دیکھا گیا۔ چھ مہینے تک متفرق وقتوں میں برابر نکلتا رہا پوری دنیا نے دیکھا۔۔۔۔ اسلام میں ایک ایسا ستارہ مہدی موعود کے زمانہ سے پہلے نکلے گا"

(کتاب مذکور ص۳۰۵)

صاحب اقتراب الساعۃ ان علامات کے بارہ میں فرماتے ہیں:۔

"اشاعۃ میں ہی ہے کہا موجودۃ وھی فی تفرابید یوماً فیوماً وقد کادت ان تبلغ الغایۃ او قد بلغت یہ بات تو ۱۲۷۶ھ میں کہی تھی اب ۱۳۰۱ھ میں رہی سہی نشانیاں بھی ظاہر ہو گئیں"

(کتاب مذکور ص۵۴)

نیز صاحب نور الانوار لکھتے ہیں:۔

"اب ۱۲۷۴ھ ہے کہ یہ تمام نشانیاں بکمال پوری ہو چکی ہیں بلکہ کئی درجہ زیادہ"

(نور الانوار ص۳۹)

چودھویں صدی کی عظمت و اہمیت

چنانچہ صحف سابقہ، قرآن کریم، احادیث نبویہ، بزرگان سلف کے اقوال سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ موعود اقوام عالم جو کہ نقطۂ وحدت ہے اور ملل منتشرہ کو امتِ واحدہ کی سٹیج پر لا کر کھڑا کرنے والا ہے۔ چودھویں صدی میں ظہور فرمائیگا اسی لیے چودھویں صدی کو بابرکت صدی قرار دیا گیا ہے اور اس کی اہمیت کو اقوام نے تسلیم کیا ہے کیونکہ اس صدی میں ضیاء محمدیت کامل طور پر منعکس ہو کر نور احمدیت میں جلوہ گر ہو رہی ہے چنانچہ رسالہ مبدء و معاد کے ص۵۵ پر تحریر ہے۔

"اقول قولاً عجباً لم یسمعہ احدٌ وما اخبر بہ مخبرٌ باعلام اللہ تعالیٰ ایای وبفضلہ و کرمہ آنچہ بعد از ہزار و چند سال از زمان رحلت آنسرور علیہ وآلہ الصلوٰت والتحیات زمانے میاید کہ حقیقت محمدی از مقام خود عروج فرماید و بمقام حقیقت کعبہ متحد گردد و ایں زمان حقیقت محمدی۔ حقیقت احمدی نام باید و مظہر ذات احد جل سبحانہ گردد"

"کہ میں ایک عجیب بات کہتا ہوں جس کو پہلے کسی نے نہیں سنا اور نہ کسی نے اس کی خبر دی یہ بات اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے نشانات میں سے ہے اور وہ یہ کہ حضورؐ کی وفات پر ہزار سال سے مزید چند سال گذرنے کے بعد ایک زمانہ آئے گا کہ حقیقت محمدی اپنے مقام سے بلند تر ہو گی اور کعبہ کی سی حقیقت رکھنے والے مقام پر متحد ہو جائے گی اور اس زمانہ میں حقیقت محمدی حقیقت احمدی کا نام پائے گی اور اللہ تعالیٰ کی ذات کا مظہر ہو گی"

چنانچہ انوار احمدیت کی لہریں خدا تعالیٰ کی عظمت و جبروت اور حسن و احسان کے جلووں سے وجد میں تمام عالم پر یہ سرمدی نغمہ بکھیر رہی ہیں
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ۔

حمد

ڈاکٹر بیدل حیدری کبیر والا

مری بیاض کی ہر حمد ہر سلام ترا
قلم نے جو بھی لکھا آج تک تمام ترا

دلوں میں سینوں میں اذہان میں قیام ترا
تُو ہر مقام پہ موجود، ہر مقام ترا

ترے نثار! اجالوں کی سلطنت والے
سحر سفیر تری روشنی پیام ترا

تُو جب بھی چاہے دو عالم کی گردشیں رُک جائیں
زمیں کنیز تری آسماں غلام ترا

مہ و نجوم کا ہر خطّہ بارگاہ تری!
ہر ایک بُرجِ فلک پر لکھا ہے نام ترا

تمام ذاتوں میں سب سے بلند ذات تری
تمام ناموں میں سب سے عظیم نام ترا

ثنا کے باب میں بیدؔل سے قمریاں اچھّی
پرندے ہوتے ہوئے، ذکر صبح و شام ترا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حصنِ حصین

(مکرم عبد المنان صاحب ناہید)

جب فتنہ گری مشغلۂ اہلِ زمیں تھا
وہ جس کی نوا کو سنا اطرافِ جہاں نے
آیا تو تنک تاب ہوئے تھے مہ و خورشید
پرواز میں پہنائے فلک زیرِ پَر اس کے
وہ مصدرِ الہام سے پاتا تھا تسلّی
اک رابطہ تھا عالمِ افلاک سے اُس کا

اک مردِ خدا خُوگرِ بیکار نہیں تھا
عزلت گہہ گمنام میں اک گوشہ نشیں تھا
کچھ ایسا وہ تابندہ و رخشندہ جبیں تھا
غوطہ زنِ دریائے گہرہائے یقیں تھا
دل اُس کا تجلّی گہہ جبریلِ امیں تھا
شائد وہ زمیں پر کوئی گردوں کا مکیں تھا

مامون ہؤا جو تہِ داماں چلا آیا
کہتے ہیں کہ اِس دَور کا وہ حصنِ حصیں تھا

یہ ہوتا ہے بہرحالت قضائے آسمانی ہے

مکرم رحمت اللہ خان صاحب شاکر۔ سیالکوٹ

عجب انداز ہیں اس کے عجب دنیائے فانی ہے
دلوں میں دوستوں کے باہمی بُغض نہانی ہے

ہوُا ہے آدمی ہی آدمی کے خون کا پیاسا
ضعیفوں پر تعدّی، ظلم ہے آتش فشانی ہے

بھڑکتے ہیں عداوت کے الاؤ آج سینوں میں
ریا ہے، مکر ہے، کبر و رعونت لن ترانی ہے

زبانوں پر تو باتیں ہیں بہت مہر و محبّت کی
دلوں پر نفرتوں کے دیوتا کی حکمرانی ہے

اپیلیں، اور مجالس امن کی ہوتی ہیں روزانہ
مگر یہ کاروائی سب زبانی ہی زبانی ہے

فلاحِ نسلِ انسانی کا ہے دار و مدار اس پر
کرینگے سربلند اسلام کو یہ دل میں ٹھانی ہے

مقدّر ہوچکا ہے غلبۂ اسلام دُنیا پر
یہ خدمت ہم کو سونپی ہے خدا کی مہربانی ہے

"بہ مفت ایں اجرِ نصُرت را دہندت اے اخی ورنہ"
یہ ہونا ہے بہرحالت قضائے آسمانی ہے۔

تھی اک گوشہ کی ہی صحرا نوردی عشقِ لیلیٰ میں
پہ ہم نے عشقِ دیں میں کُل جہاں کی خاک چھانی ہے

نئی اقدار قائم کی ہیں ہم نے جاں نثاری کی
مسلَّم ہوچکی ہے یہ حقیقت سب نے مانی ہے۔

صدا گونجی ہے پھر اسپین میں اللہ اکبر کی
بنی مسجد ہے صدیوں بعد ناصر جس کا بانی ہے۔

کھرے کھوٹے میں ہے جو فرق واضح کردیا سب پہ
دکھایا دودھ کا دودھ ہم نے اور پانی کا پانی ہے۔

مقابل پر ہمارے ذکر کیا فرہاد و مجنوں کا
کہ یہ زندہ حقیقت ہے وہ قصّہ ہے کہانی ہے

دنوں میں انقلاب آئیگا شاکر دیکھتے جاؤ
کہ دَورِ آخریں اُمّت کا دَورِ کامرانی ہے

مسجدِ قرطبہ

مکرم عبد الرحیم صاحب راٹھور ربوہ

مسجدِ اسپین کی تعمیر کے ساماں ہوئے
مرکزِ تثلیث میں تنویر کے ساماں ہوئے

پھر مؤذن کی اذاں سے گونج اٹھے گی فضا
نعرۂ تکبیر کی تاثیر کے ساماں ہوئے

اُندلس میں امن کی تعلیم کا مرکز بنا
حبّذا اس قوم کی توقیر کے ساماں ہوئے

جس وطن کو حضرتِ طارق نے بخشی تھی ضیا
اُس میں پھر تحمید اور تکبیر کے ساماں ہوئے

امن کا جھنڈا ہوُا ہسپانیہ میں پھر بلند
سرکشانِ غرب کی تسخیر کے ساماں ہوئے

فتح و نصُرت کا ہوُا ہے راستہ ہموار پھر
لو! قیامِ امن کی تدبیر کے ساماں ہوئے

دل تو ہّمات سے بے حد مکدّر ہیں وہاں
شکرِ للہ ان کی اب تطہیر کے ساماں ہوئے

پیشگوئی جو طلوعِ شمس کی تھی غرب سے
شاد باد! اس کی یہ تعبیر کے ساماں ہوئے

یہ خلافت کے نظامِ حق کی ہیں سب برکتیں
جو کلام اللہ کی تشہیر کے ساماں ہوئے

ناصرالدیں کو جزائے خیر دے مولیٰ کریم
فضلِ حق سے خیر کی توقیر کے ساماں ہوئے

اے سفیرِ امن! مولیٰ دے تجھے عمرِ دراز
تیرے عہدِ سعد میں تکثیر کے ساماں ہوئے

ہو مبارک آپ کو حق سے ظفرمندی کا تاج
اے خوشا تبشیر میں تیسیر کے ساماں ہوئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پندرہویں صدی میں رُونما ہونیوالا عظیم رُوحانی انقلاب

اسلام کا شاندار مستقبل اور ہمارا فرض

دیں کی نُصرت کیلئے اِک آسماں پرشور ہے — اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

(مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد ربوہ)

شاہِ بطحاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ملک اور ہر زمانہ کے راہنما اور مُعلّمِ انسانیت ہیں یہی وجہ ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جنابِ الٰہی کی طرف سے جہاں آخری زمانہ میں مسلمانانِ عالم کی زبوں حالی کی خبر دی گئی وہاں ایک عظیم کشفی نظارہ کے ذریعہ یہ انکشاف بھی کیا گیا کہ ضعف اور نکبت وادبار کی تاریکیاں بالآخر پاش پاش ہو جائیں گی۔ اور نیّرِ اسلام اپنی پوری تابانیوں کے ساتھ ایک بار پھر جلوہ گر ہوگا اور ملّتِ اسلامیہ کو پہلے سے بڑھکر سطوت و شوکت عطا ہوگی چنانچہ حضور فرماتے ہیں:-

"ان اللہ زوی لی الارض فرئیتُ مشارقھا و مغاربھا وان امتی سیبلغ ملکھا مازوی لی منھا واعطیت الکنزین الاحمر والابیض۔"

(مشکوٰۃ باب فضائل سید المرسلین)

یعنی اللہ تعالیٰ نے میری خاطر پوری زمین کو سمیٹا اور میں نے اس کے مشارق و مغارب کا مشاہدہ کیا۔ میری امت کی بادشاہت وہاں تک پہنچ جائے گی جہاں تک میرے لیے زمین سمیٹی گئی۔ مجھے سرخ و سفید دو خزانے بھی دیئے گئے

اس تعلق میں حضور نے ملتِ بیضا کے تابناک اور روشن مستقبل کی خبر دیتے ہوئے یہ روح پرور پیشگوئی بھی فرمائی:

لایبقیٰ علیٰ ظھر الارض من بیت مدر ولا وبر الّا ادخل اللہ علیھم کلمۃ الاسلام۔"

(المستدرک جلد ۴ ص ۴۳۰ مطبوعہ مکتبہ النصر الحدیثیہ۔ الریاض)

یعنی نہ کوئی مٹی کا گھر باقی رہے گا نہ بالوں کا (یعنی معمولی سا جھونپڑا) بھی اسلامی انقلاب کے نور سے خالی نہیں رہے گا) اور اللہ تعالیٰ اس میں بھی کلمۂ اسلام کو داخل فرمادیگا اس طرح ہر براعظم، ہر شہر بلکہ ہر دل پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا پرچم لہرائے گا اور آنحضور کی روحانی بادشاہت کا سکہ ہر طرف چلنے لگے گا۔"

اس خدائی نوشتہ کی تکمیل کا زمانہ جب آن پہنچا تو حضرت بانی سلسلۂ احمدیہ کو ۱۲۸۰ھ (۱۸۶۴ء) سے بھی کئی سال قبل جبکہ آپ کا زمانہ آغازِ جوانی کا تھا اور آپ اپنی عمر کے پہلے حصہ میں ہنوز تحصیل علم میں مشغول تھے، عالم رؤیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ ۱۲۹۹ھ و ۱۳۰۰ھ مطابق ۱۸۸۲ء میں حضور نے اپنی کتاب براہین احمدیہ حصہ سوم کے صفحہ ۲۴۹-۲۵۰ میں اس تاریخی خواب کی تفصیل پر روشنی ڈالتے ہوئے تحریر فرمایا کہ:

"مَیں نے دیکھا کہ آنحضرت کی کُرسی مبارک اپنے پہلے مکان سے بہت ہی اونچی ہوگئی اور جیسے آفتاب کی کرنیں چھوٹتی ہیں ایسا ہی آنحضرت کی پیشانی مبارک متواتر **چمکنے لگی کہ جو دین اسلام کی تازگی اور ترقی کی طرف اشارت تھی** تب اسی نُور کے مشاہدہ کرتے کرتے آنکھ کھل گئی۔"

ازاں بعد حضرت اقدس نے جمادی الاوّل ۱۳۰۸ھ (مطابق دسمبر ۱۸۹۰ء) یعنی چودھویں صدی کے آٹھویں سال اپنی کتاب "فتح اسلام" میں دنیا بھر کے اُن مسلمانوں کو جو دشمنانِ اسلام کی پیہم یورشوں کی تاب نہ لاکر نیم جان ہو چکے تھے اور زندگی اور موت کی کشمکش سے دوچار تھے یہ خوشخبری سنائی کہ

"سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لیے پھر اُس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آ چکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔"

(صفحہ ۱۵-۱۶)

یہ انقلابِ عظیم کب برپا ہوگا؟ اس بارے میں حضرتِ اقدس بانیٔ احمدیت نے چودھویں صدی کے بائیسویں سال خدا سے علم پاکر رجب ۱۳۲۱ھ (اکتوبر ۱۹۰۳ء) میں یہ اعلان فرمایا کہ:

"ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ... **...دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔"**

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۵)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اس انکشاف کے بعد غلبہ اسلام کے جلد تر لانے کے لیے اپنی نیم شبی متضرعانہ دعاؤں میں غیر معمولی اضافہ کر دیا جس پر ۳ صفر ۱۳۲۵ھ (مطابق ۱۸ مارچ ۱۹۰۷ء) کو الہام ہوا:

"جو دعائیں آج قبول ہوئیں ان میں قوت اور شوکت اسلام بھی ہے۔"

(بدر ۲۱ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

پھر ۸ رجب ۱۳۲۵ھ (مطابق ۱۷ اگست ۱۹۰۷ء) کو بذریعہ وحی خبر دی گئی کہ

"ان خبر رسول اللہ واقع"، (بدر ۲۲ اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۷)

"یعنی رسول اللہ نے جو خبر بتلائی تھی وہ واقع ہونے والی ہے۔"

ان آسمانی الفاظ میں نہایت لطیف رنگ میں بشارت دی گئی کہ اسلام کا عالمگیر غلبہ بہت جلد وقوع پذیر ہوگا، چنانچہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے فرمایا:

معلوم ہوتا ہے کہ کسی پیشگوئی کے ظہور کا وقت قریب آگیا ہے۔"

(ایضاً بدر)

سو اس خوشخبری کے عین مطابق نافلہ موعود، ناصر دین حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اپنے عہدِ مبارک کے پہلے سال ہی عالم کشف میں یہ دکھلایا گیا کہ انوار قرآنی ساری زمین پر محیط ہو گئے ہیں۔ حضور نے ۱۷ ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ (مطابق ۵ اگست ۱۹۶۶ء) کو بمقام مسجد مبارک ربوہ جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اس میں اس کشف کا خصوصی تذکرہ کیا اور اس کی تعبیر یہ بیان فرمائی کہ:

"نور کے اس نظارہ سے جسے میں نے ساری دنیا میں پھیلتے دیکھا ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم کی کامیاب اشاعت اور اسلام کے غلبہ کے متعلق قرآن کریم میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی اور ارشادات میں اور حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے الہامات میں جو خوشخبریاں اور بشارتیں پائی جاتی ہیں **اُن کے پورے ہونے کا وقت قریب آگیا ہے** اس لیے میں پھر اپنے دوستوں کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہم پر واجب ہے کہ ہر احمدی مرد اور ہر احمدی عورت، ہر احمدی بچہ، ہر احمدی جوان اور ہر احمدی بوڑھا اپنے دل کو نور قرآن سے منور کرے قرآن سیکھے، قرآن پڑھے اور قرآن کے معارف سے اپنا سینہ و دل بھرے اور معمور کرے۔ ایک نور مجسم بن جائے۔ قرآن کریم میں ایسا محو ہو جائے، قرآن کریم میں ایسا گم ہو جائے، قرآن کریم میں ایسا فنا ہو جائے کہ دیکھنے والوں کو اُس کے وجود میں قرآن کریم کا ہی نُور نظر آئے اور پھر معلم اور استاد کی حیثیت سے تمام دنیا کے سینوں کو انوار قرآنی سے منور کرنے میں ہمہ تن مشغول ہو جائے۔"

(الفضل ۱۰ اگست ۱۹۶۶ء)

اس سلسلہ میں حضور نے اگلے سال اشارہ آسمانی اور القاء ربانی کے تحت ایک عظیم علمی مجاہدہ کیا اور وہ یہ کہ ۱۹ ذی الحجہ ۱۳۸۶ھ (مطابق ۳۱ مارچ ۱۹۶۷ء) سے لیکر ۸ ربیع الاوّل ۱۳۸۷ھ (مطابق ۱۶ جون ۱۹۶۷ء) تک 'بیت اللہ کی از سر نو تعمیر کے تیئس مقاصد' کے اہم علمی موضوع پر نہایت پُر معارف خطبات دیئے جو اسلامی تاریخ میں اپنی مثال آپ ہیں حضور نے الٰہی منشاء کے مطابق بنیاد کعبہ کے ۲۳ مقاصد پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روشنی ڈالنے کے بعد آخر میں جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے پورے جلال اور تمکنت کیساتھ فرمایا:

"اگر ان مقاصد کو صحیح طور پر سمجھ لیا جائے اور ان کے حصول کی کوشش کی جائے تو خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ہماری یہ پود صحیح رنگ میں تربیت حاصل کرکے وہ ذمہ داریاں نباہ سکے گی جو ذمہ داریاں عنقریب اُن کے کندھوں پر پڑنے والی ہیں کیونکہ میری توجہ کو اس طرف پھیرا گیا تھا کہ آئندہ

بیس پچیس سال اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لیے بڑے ہی اہم اور انقلابی ہیں اور اسلام کے غلبہ کے بڑے سامان اس زمانہ میں پیدا کئے جائیں گے اور دنیا کثرت سے اسلام میں داخل ہوگی یا اسلام کی طرف متوجہ

ہو رہی ہو گی۔ اس وقت کثرت کے ساتھ اُن میں مربی اور معلّم چاہیئے ہوں گے۔ وہ معلّم اور مربی جماعت کہاں سے لائے گی اگر آج اُس کی فکر نہ کی گئی۔"

(الفضل ۲۵ جون ۱۹۶۷ء)

حضرت امام جماعت احمدیہ نے غلبۂ اسلام کے قریب تر آنے کی آسمانی آواز اس سال نہ صرف پاکستان کی سرزمین سے بلند کی بلکہ اپنے دورۂ سفرِ یورپ کے دوران ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۸۷ھ (مطابق ۲۸ جولائی ۱۹۶۷ء) کو وانڈز ورتھ ٹاؤن ہال لندن میں ایک عظیم اجتماع کو مخاطب کرتے ہوئے نہایت پُر شوکت الفاظ میں اعلان فرمایا:

"اسلام کے غلبہ اور اسلامی صبح صادق کے طلوع کے آثار ظاہر ہو رہے ہیں گو ابھی دھندلے ہیں ..
... اسلام کا سورج اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ طلوع ہوگا اور دنیا کو منور کرے گا۔"

(امن کا پیغام اور ایک حرف انتباہ ص ۱۱)

سلسلہ احمدیہ کے اخبارات و رسائل گواہ ہیں کہ ۱۹۶۶ میں حضور نے خدا سے علم پاکر جو یہ بشارت دنیا کو سنائی تھی کہ بیس پچیس سال سے

اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا آغاز ہونے والا ہے اُس کی طرف حضور آج تک مسلسل اور بار بار مخلصین احمدیت کو متوجہ کرتے اور ان کے فرائض کی نشان دہی کرتے آرہے ہیں حتیٰ کہ حضور نے ۱۳۹۴ھ (مطابق ۱۹۷۴ء) کے جلسہ سالانہ کی افتتاحی تقریر میں بھی جبکہ جماعت ایک صبر آزما اور پُر ابتلا دور میں سے گذر رہی تھی اس حقیقت کو صدائے ربّانی بنکر بڑے واضح اور واشگاف لفظوں میں دنیا کے سامنے پیش فرمایا جس سے پندرھویں صدی کے ایک شاندار منظر کی ایمان افروز جھلک آنکھوں کے سامنے پھر گئی حضور نے پُر جلال انداز میں فرمایا:

"انسان نے پہلی دفعہ تو یہ ترقی نہیں کی اصطلاحاً بڑے بڑے "فراعنہ" دنیا میں پیدا ہوئے اور ان میں ایک وہ بھی تھا جس کا نام بھی فرعون تھا جس کی قوم بڑی شاندار اور مہذب کہلاتی تھی۔ دنیا میں اُس نے بڑا رُعب قائم کیا مگر کہاں گئے وہ لوگ اور کہاں گئیں سرمایہ دارانہ حکومتیں ایک وقت میں سرمایہ دار دنیا پر چھائے ہوئے تھے اور وہ یہ سمجھتے تھے کہ انسان کے اوپر سوائے سرمایہ داری کے اور کوئی چیز حکومت نہیں کر سکتی وہ پیچھے چلے گئے۔ دوسرے نمبر پر کمیونزم آگیا یہ بھی پیچھے چلا جائے گا۔ صدیوں کی بات نہیں

دوست میری بات یاد رکھیں یہ صدیوں کی بات نہیں درجنوں سالوں کی بات ہے کہ اشتراکی نظام بھی پیچھے چلا جائے گا

اور پھر دوسری طاقتیں آجائیں گی اور ایک وقت میں وہ بھی پیچھے چلی جائیں گی۔ پھر

خدا اور اُس کا نام لینے والی جماعت

آگے آئے گی اور پھر اس دنیا میں اخروی جنت سے ملتی جلتی ایک جنت پیدا ہو گی اور ہر انسان کی خوشی کے سامان پیدا کئے جائینگے اور تلخیاں دُور کر دی جائیں گی اور مشرق و مغرب اور شمال و جنوب کا انسان اپنی زندگی کی شاہراہ پر خدا تعالیٰ کی حمد کے ترانے گاتے ہوئے آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے گا اور خدا تعالیٰ کے قُرب اور اُس کے پیار کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرتا چلا جائے گا اور اس طرح وہ اپنی زندگی کے آخر میں اپنی منزل اپنے مقدر یعنی خاتمہ بالخیر تک پہنچ جائیگا یہ عمل نسلاً بعد نسل رونما ہوگا اور پھر قیامت آجائے گی۔"

(الفضل ۱۷ اپریل ۱۹۷۶ء)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ ۱۳۹۴ھ مطابق ۱۹۷۴ء کے اس عظیم الشان خطاب میں جو حضور نے چودھویں صدی کے اختتام سے چھ برس قبل ارشاد فرمایا۔ نہ صرف پندرھویں صدی بلکہ قیامت تک کے اسلامی انقلاب اور وحدت اقوام عالم کا نقشہ کھینچ کر رکھ دیا ہے۔

حضرت مصلح موعود سیدنا محمود نے اپنے زمانہ مبارک کی پہلی نظم میں کیا خوب فرمایا تھا:

زمیں سے ظلمتِ شرک ایک دم میں ہوگی دُور
ہوا جو جلوہ نما لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

(فاروق ۱۶ اگست ۱۹۱۷ء ص ۲)

بالآخر حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے الفاظ میں دُعا ہے کہ:

"اے ہمارے ربّ تو نے اسلام کے آخری غلبہ کی اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبّت دنیا کے ہر دل میں پیدا ہو جانے کی اور توحیدِ حقیقی کا جھنڈا ہر گھر میں لہرانے کی جو بشارتیں دی ہیں۔ اے ہمارے پیارے ربّ کریم! تو اپنے فضل سے ایسے سامان پیدا کر کہ یہ بشارتیں ہماری زندگیوں ہی میں پوری ہو جائیں تاکہ جب ہم اس دنیا سے رخصت ہوں تو ہمارے دل اس خوشی سے معمور ہوں کہ جو فرض ہمارے کمزور کندھوں پر عاید کیا گیا تھا اُس کو ہم نے تیری ہی توفیق سے۔ اے ہمارے مولیٰ! اور تیری رضا کے مطابق ادا کر دیا ہے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ اَللّٰھُمَّ اٰمِیْن! اَللّٰھُمَّ اٰمِیْن!! اَللّٰھُمَّ اٰمِیْن!!!

(روزنامہ "الفضل" ربوہ مورخہ ۱۱ جنوری ۱۹۷۴ء)

فضلوں کا منادی

(از حضرت بانی سلسلہ احمدیہ)

تجھے دُنیا میں ہے کس نے پکارا
کہ پھر خالی گیا قسمت کا مارا

تو پھر ہے کس قدر اُس کو سہارا
کہ جس کا تو ہی ہے سب سے پیارا

ہوا میں تیرے فضلوں کا منادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْٓ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

اظہار تشکر

حضور ایدہ اللہ کا بڑے سائز کا رنگین فوٹو جو علیحدہ صفحہ پر اسی شمارہ میں شامل ہے۔ مکرم عبدالحی بشارت صاحب نے حضور کے قیام فرینکفورٹ کے دوران کھینچا تھا۔ ادارہ الفضل ان کا شکر گزار ہے کہ انہوں نے اسے ڈویلپ کرکے اشاعت کے لئے بوساطت عرفان احمد خان صاحب برائے اشاعت الفضل کو عطا فرمایا فجزاھما اللہ احسن الجزا (مینیجر)

پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر - سید عبدالحی :- مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ - مقام اشاعت: - دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت اقدس بانیٔ سلسلۂ احمدیہ کے پُر معارف ارشادات کی رُو سے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا اصل مفہوم اور اُسکے عملی تقاضے

مرتبہ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

جیسا کہ احباب کو علم ہے سیدنا حضرت امام جماعتِ احمدیہ ایدہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک کشف کی بناء پر جماعت کے ہر فرد کو خواہ وہ مرد ہو یا عورت، چھوٹا ہو یا بڑا ایک نہایت ہی ضروری تحریک کی شکل میں توجہ دلائی ہے کہ وہ پندرہویں صدی ہجری (جو خدائی وعدوں کے بموجب غلبۂ اسلام کی صدی ہے) کا روحانی طور پر استقبال کرنے کی غرض سے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا بڑی کثرت کے ساتھ ورد کریں یہاں تک کہ اس کرۂ ارض کی فضاؤں کو اِس مبارک کلمہ سے معمور کر دیں تاکہ نئی صدی میں خدائی وعدوں کے بموجب پورے کرۂ ارض پر توحید کامل کا قیام عمل میں آنے سے نوعِ انسانی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آ جمع ہو۔

یہ ایک نہایت ہی اہم اور بابرکت تحریک ہے۔ اس کی اہمیت ذہن نشین کرانے کی غرض سے ذیل میں حضرت اقدس بانیٔ سلسلۂ احمدیہ کی بعض پُر معارف تحریرات ہدیۂ قارئین کی جا رہی ہیں جن میں حضرت اقدس نے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے اصل معنوں اور اس کے عملی تقاضوں کو واضح کر کے اسے قرآن مجید کی ساری تعلیم کا خلاصہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے اصل معنے

۱۔ "اب یاد رکھنا چاہیئے کہ کلمہ جو ہم ہر روز پڑھتے ہیں اس کے کیا معنے ہیں؟ کلمہ کے یہ معنے ہیں کہ انسان زبان سے اقرار کرتا ہے اور دل سے تصدیق کہ میرا معبود محبوب اور مقصود خدا تعالیٰ کے سوا اَور کوئی نہیں۔ اللہ کا لفظ محبوب اور اصل مقصود اور معبود کے لیے آتا ہے۔ یہ کلمہ قرآن شریف کی ساری تعلیم کا خلاصہ ہے جو مسلمانوں کو سکھایا گیا ہے چونکہ ایک بڑی اور مبسوط کتاب کا یاد کرنا آسان نہیں اس لیے یہ کلمہ سکھا دیا گیا تاکہ ہر وقت انسان اسلامی تعلیم کے مغز کو مدِّنظر رکھے اور جب تک یہ حقیقت انسان کے اندر پیدا نہ ہو جاوے سچ یہی ہے کہ نجات نہیں اسی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ

یعنی جس نے صدق دل سے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کو مان لیا وہ جنت میں داخل ہو گیا۔ لوگ دھوکا کھاتے ہیں اگر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ طوطے کی طرح لفظ کہہ دینے سے انسان جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ اگر اتنی ہی حقیقت اس کے اندر ہوتی تو پھر سب اعمال بیکار اور نکمے ہو جاتے اور شریعت (معاذ اللہ) لغو ٹھہرتی۔ نہیں بلکہ اس کی حقیقت یہ ہے کہ وہ مفہوم جو اس میں رکھا گیا ہے وہ عملی رنگ میں انسان کے دل میں داخل ہو جاوے۔ جب یہ بات پیدا ہو جاتی ہے تو ایسا انسان فی الحقیقت جنت میں داخل ہو جاتا ہے نہ صرف مرنے کے بعد بلکہ اسی زندگی میں وہ جنت میں ہوتا ہے۔ یہ سچی بات ہے اور جلد سمجھ میں آجاتی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کے سوا انسان کا کوئی محبوب اور مقصود نہ رہے تو پھر کوئی دُکھ یا تکلیف اُسے ستا ہی نہیں سکتی۔ یہ وہ مقام ہے جو ابدال اور قطبوں کو ملتا ہے۔"

{الحکم ۱۷ جنوری ۱۹۰۷ء بحوالہ ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۰۳، صفحہ ۱۰۴}

۲۔ "جب کوئی شخص سچے طور پر کلمہ کا قائل ہو جاتا ہے تو بجز خدا کے اَور کوئی اس کا پیارا نہیں رہتا۔ بجز خدا کے کوئی اس کا معبود نہیں رہتا اور بجز خدا کے کوئی اُس کا مطلوب باقی نہیں رہتا وہ مقام جو ابدال کا مقام ہے اور وہ جو قطب کا مقام ہے اور وہ جو غوث کا مقام ہے وہ یہی ہے کہ کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پر دل سے ایمان ہو اور اسی کے سچے مفہوم پر عمل ہو۔"

{بدر جلد ۶ نمبر ۱، ۲ صفحہ ۱۱ بحوالہ ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۰۲ حاشیہ}

۳۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یہ توحید کا کلمہ ہے۔ اس کے معنے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی بھی عبادت اور سچی فرماں برداری کے لائق نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ اگر توحید کے پھیلانے میں کسی دوسرے کا محتاج ہوتا یا کسی اَور کو اس کام میں اپنا شریک بناتا تو بھی شرک لازم آتا تھا۔ محمد رسول اللہ کا جملہ کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے ساتھ شامل کرنے میں سِرّ یہی ہے کہ تا توحید کا سبق کامل ہو اور دنیا کو معلوم ہو کہ جو کچھ آتا ہے درحقیقت اسی خدا کی طرف سے آتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان ہدایات کو خدا تعالیٰ سے پا کر مخلوق کو پہنچانے والے ہیں اور کہ جو کچھ اُدھر سے آتا ہے وہ اسی راہ سے آتا ہے۔"

{الحکم ۱۴ جولائی ۱۹۰۸ء بحوالہ ملفوظات جلد دہم صفحہ ۴۰۶}

۴۔ "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے معنی یہی ہیں کہ لَا مَعْبُوْدَ لِیْ وَلَا مَقْصُوْدَ لِیْ وَلَا مَطْلُوْبَ لِیْ اِلَّا اللّٰهُ یہی سچی توحید ہے کہ ہر مدح و ستائش کا مستحق اللہ تعالیٰ ہی کو ٹھہرایا جاوے۔"

(روئداد جلسہ دعا صفحہ ۲۶)

۵۔ "قرآن شریف تو سارا اس بات سے بھرا پڑا ہے کہ بجز خدا کے کسی کی پرستش جائز نہیں بلکہ کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے یہی معنے ہیں کہ تمہارا معبود بجز خدا کے اَور کوئی نہیں اور یہ بھی قرآن شریف فرماتا ہے لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ یعنی نہ تم سورج کی پرستش کرو اور نہ چاند کی بلکہ اس ذات کی پرستش کرو کہ جو ان سب چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے۔"

(چشمۂ معرفت صفحہ ۸۰)

۶۔ "توحید تبھی پوری ہوتی ہے کہ کل مرادوں کا معطی اور تمام امراض کا چارہ اور مداوا وہی ذات واحد ہو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے معنے یہی ہیں۔ صوفیوں نے الٰہ کے لفظ سے محبوب، مقصود، معبود مراد لی ہے۔ بے شک اصل اور سچ یونہی ہے۔ جب تک انسان کامل طور پر کاربند نہیں ہوتا اس میں اسلام کی محبت اور عظمت قائم نہیں ہوتی۔"

حضرت اقدس کی ایک تقریر اور مسئلہ وحدت الوجود پر ایک خط۔

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۴)

۷۔ اِنَّكَ اِذَا قُلْتَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَعْنَاهُ عِنْدَ ذَوِی الْحَصَاةِ اَنَّ الْعِبَادَةَ لَا یَجُوْزُ لِاَحَدٍ مِّنَ الْمَعْبُوْدِیْنَ اَوِ الْمَعْبُوْدَاتِ اِلَّا لِذَاتٍ غَیْرِ مُدْرَكَةٍ مُّسْتَجْمِعَةٍ لِّهٰذِهِ الصِّفَاتِ اَعْنِی الرَّحْمَانِیَّةَ وَالرَّحِیْمِیَّةَ الَّتَیْنِ هُمَا اَوَّلُ شَرْطٍ لِّمَوْجُوْدٍ مُّسْتَحِقٍّ لِّلْعِبَادَاتِ

ترجمہ:۔ جب تم لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہتے ہو تو عقلمندوں کے نزدیک اس کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ دیوی دیوتاؤں میں سے کسی کی بھی عبادت جائز نہیں۔ عبادت صرف اس ذات کی ہونی چاہیئے جو ادراک سے بالا اور ان صفات کی جامع ہے اس جگہ میری مراد رحمانیت اور رحیمیت سے ہے جو کہ عبادتوں کے مستحق وجود کی پہلی شرط ہیں۔"

توحیدِ کامل کا اقرار ہی اصل چیز ہے

"اصل بات یہی ہے اور باقی جو کچھ ہے وہ سب اس کے مکملات ہیں توحید کی تکمیل نہیں ہوتی جب تک عبادات کی بجا آوری نہ ہو۔ اس کے یہی معنے ہیں کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہنے والا اُس وقت اپنے اقرار میں سچا ہوتا ہے کہ حقیقی طور پر عملی پہلو سے بھی وہ ثابت کر دکھائے کہ حقیقت میں اللہ کے سوا کوئی دوسرا محبوب و مطلوب اور مقصود نہیں ہے جب اس کی یہ حالت ہو اور واقعی طور پر اس کا ایمان اور عملی رنگ اس اقرار کو ظاہر کرنیوالا ہو تو وہ خدا تعالےٰ کے حضور اس اقرار میں جھوٹا نہیں۔ ساری مادی چیزیں جل گئی ہیں اور ایک فنا اُن پر اس کے ایمان میں آگئی ہے تب وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ منہ سے نکالتا ہے اور محمد رسول اللہ جو اس کا دوسرا جزو ہے وہ نمونہ کے لیے ہے کیونکہ نمونہ اور نظیر سے ہر بات سہل ہو جاتی ہے۔ انبیاء علیہم السلام نمونوں کے لیے آتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمیع کمالات کے نمونوں کے جامع تھے کیونکہ سارے نبیوں کے نمونے آپؐ میں جمع ہیں۔"

(الحکم ۳۱ جولائی ۱۹۰۳ء)

فتح نمایاں کی دائمی یادگار

"خدا کا قانون یہی ہے کہ وہ توحید کی ہمیشہ حمایت کرتا ہے جتنے نبی اُس نے بھیجے سب اسی لئے آتے تھے کہ "تا انسانوں اور دوسری مخلوقوں کی پرستش دُور کرکے خدا کی پرستش دنیا میں قائم کریں اور اُن کی خدمت یہی تھی کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا مضمون زمین پر چمکے جیساکہ وہ آسمان پر چمکتا ہے۔ سو اُن سبؐ میں سے بڑا وہ ہے جس نے اس مضمون کو بہت چمکایا جس نے پہلے باطل الہوں کی کمزوری ثابت کی اور علم اور طاقت کے رُو سے ان کا ہیچ ہونا ثابت کیا اور جب سب کچھ ثابت کر چکا تو پھر اس فتح نمایاں کی ہمیشہ کے لیے یادگار یہ چھوڑی کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اس نے صرف بے ثبوت دعوے کے طور پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ نہیں کہا بلکہ اس نے پہلے ثبوت دیکر اور باطل کا بطلان دکھلا کر پھر لوگوں کو اس طرف توجہ دلائی کہ دیکھو اُس خدا کے سوا اور کوئی خدا نہیں جس نے تمہاری تمام قوتیں توڑ دیں اور تمام شیخیاں نابود کردیں سو اس ثابت شدہ بات کو یاد دلانے کے لیے ہمیشہ کے لیے یہ مبارک کلمہ سکھلایا کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔"

(مسیح ہندوستان میں صفحہ ۶۵ روحانی خزائن ایڈیشن)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ بہت ہی پیارا جُملہ ہے

"اپنے خدا کو وحدہٗ لاشریک سمجھو جیساکہ اس شہادت کے ذریعہ تم اقرار کرتے ہو اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یعنی میں شہادت دیتا ہوں کہ کوئی محبوب مطلوب اور مطاع اللہ کے سوا نہیں ہے یہ ایک ایسا پیارا جُملہ ہے کہ اگر یہ یہودیوں، عیسائیوں یا دوسرے مشرک بت پرستوں کو سکھایا جاتا اور وہ اسی کو سمجھ لیتے تو ہرگز ہرگز تباہ اور ہلاک نہ ہوتے۔ اسی ایک کلمہ کے نہ ہونے کی وجہ سے اُن پر تباہی اور مصیبت آئی اور ان کی روح مجذوم ہو گئی۔"

(الحکم ۱۷ مئی ۱۹۰۲ء)

رات دن کلمہ طیبہ دہرانے کی تاکید

"جب زید و بکر کا خوف درمیان میں ہے تب تک لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا نقش دل میں نہیں جم سکتا۔"

پھر فرمایا:۔

"یہ جو رات دن مسلمانوں کو کلمہ طیبہ کہنے کے واسطے تحریص اور تاکید ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ بغیر اس کے شجاعت پیدا نہیں ہو سکتی۔ جب آدمی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہتا ہے تو تمام انسانوں اور چیزوں اور حاکموں اور افسروں اور دشمنوں اور دوستوں کی قوت اور طاقت ہیچ ہو کر انسان صرف اللہ تعالیٰ کو دیکھتا ہے اور اس کے سوائے سب اس کی نظروں میں ہیچ ہو جاتے ہیں بس وہ شجاعت اور بہادری کے ساتھ کام کرتا ہے اور کوئی ڈرانے والا اس کو ڈرا نہیں سکتا۔"

(بدر ۱۹ مارچ ۱۹۰۸ء)

مبارک بصد کامراں آنیوالے

(مکرم فیض چنگوی صاحب۔ کراچی)

نویدِ مسیحا، خُدا کے جیالے
فتح و ظفر کی ندا دینے والے!

خطابت کا جذب و اثر اللہ اللہ
سفیرِ محبت لقب پانے والے!

بسوئے خُدا اور بسوئے محمدؐ
جہاں کی مہاریں پھرا دینے والے!

مسیحا کی شانِ جمالی کے پرتو
جزائر کی دنیا ہلا دینے والے!

زمیں کے کناروں پہ جا جا کے سب کو
مودّت کا درسِ وفا دینے والے!

کدورت و نفرت کو جڑ سے مٹا کر
محبت کا گلشن لگا دینے والے!

کلامِ خدا کے رموز و معانی
معارف کے دریا بہا دینے والے!

صداقت، امانت، شرافت، دیانت
اخوّت کی حکمت بتا دینے والے!

عداوت کے شعلوں کو یکسر مٹا کر
رفاقت کی جوتیں جگا دینے والے!

مساجد، شفا خانے کالج بنا کر
مریضوں کو آبِ بقا دینے والے!

بجھے اور مایوس گرتے دلوں کو
تسلّی، سکوں، حوصلہ دینے والے!

پڑے عیش و عشرت میں مدہوش ہیں جو
اُنہیں پھر سے فکرِ رسا دینے والے!

تھکے ماندے بھٹکے ہوئے ہیں جو راہی
انہیں راہِ منزل دکھا دینے والے!

خدا تیرا حافظ خدا تیرا ناصر
ہر اک بد نظر سے وہ تجھ کو بچالے
خدا کے اِشارے پہ اے جانیوالے!
مبارک بصد کامراں آنے والے!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کی نشأۃِ اولیٰ کے دوران سپین میں اسلامی مملکت کیسے قائم ہوئی

ساحلِ سپین پر اُترتے ہی طارق بن زیاد کو حضرت سرورِ کائنات کی طرف سے فتح کی بشارت

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری ایم۔اے سابق مبلغ مغربی افریقہ وجزائر فجی

قارئین الفضل سے یہ امر کوئی ڈھکا چھپا نہیں کہ گذشتہ اکتوبر میں ہمارے امام ہمام سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص مشیت ومصلحت کے تحت اور اپنے فضل وکرم سے یورپ کے ملک اسپانیہ میں پانچ سو سال کے طویل عرصہ کے بعد پہلی مسجد کی بنیاد رکھنے اور علمِ توحید بلند کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے فالحمد للہ تعالیٰ۔

آٹھ صدیوں تک اسلام کا عظیم مرکز

کون نہیں جانتا کہ یورپ کا یہ اہم ملک سات صدیوں سے زائد عرصہ تک ایک عظیم اور ترقی یافتہ اسلامی مملکت کا مرکز بنا رہا تھا اور وہاں مسلمانوں نے نہ صرف یورپین ممالک کو تہذیب وتمدن اور ہر نوع کے علوم سے بہرہ ور کیا بلکہ اُس سرزمین نے اس عرصہ میں ایسی ایسی عظیم روحانی شخصیات اور ایسے ایسے بلند پایہ علماء اور محققین پیدا کئے جن کے علم وفضل اور افاضات سے دنیا آج تک مستفید ہو رہی ہے اور جن کے قائم کردہ نظریات اور تجربات کی بنیاد پر مغربی محققین اب تک نئے نئے علوم اور سائنسی حقائق کی عمارتیں استوار کرتے چلے آ رہے ہیں۔

تاہم اتنے طویل عرصہ تک اس سرزمین کو نورِ اسلام سے رخشندہ وتابندہ رکھنے کے بعد اقوامِ عالم کی ترقی وتنزل کے ازلی قانون کے تحت وہاں کے مسلمانوں کو بھی ان کے اپنے جمود اور بے راہ روی کی پاداش میں انتہائی پستی اور نہایت ناگفتہ بہ حالت نے آگھیرا اور انہیں کفر کے ہاتھوں بری طرح پسپا ہو کر ایسی تباہی اور بربادی کا شکار ہونا پڑا کہ ارضِ ہسپانیہ پر آٹھ صدیوں کی طویل حکمرانی اور تسلّط کے باوجود اہلِ صلیب نے اپنے پے درپے حملوں سے اُنہیں یکسر مٹا کر رکھ دیا۔ یہاں تک کہ ان اسلام دشمن عناصر نے وہاں اسلام کا ایک نام لیوا بھی زندہ نہ چھوڑا۔

پانچ صدیوں تک روحانی خشک سالی کے بعد ہریالی کی ابتدا

ہسپانیہ میں اسلام اور مسلمانوں پر اس عظیم اور ناقابلِ فراموش سانحہ پر اب تقریباً پانچ صدیاں بیت چکی ہیں جس کے دوران وہ سرزمین مکمل طور پر کفر وشرک کی ظلمتوں میں گھری رہی اور کسی خدا کے بندے کو یہ جرأت یا توفیق نہ ہوئی کہ اس زمین کے کسی گوشے میں ہی خدائے واحد ویگانہ کا نام بلند کر سکے اور حضرت سرور کائنات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغامِ رسالت کی اشاعت کا بیڑا اُٹھا سکے۔ یہاں تک کہ قادیان کے ایک مردِ فارس سیدنا حضرت مصلح موعود مرزا محمود احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے دردمند اور اسلام کی محبت سے معمور دل میں دنیا کے تمام ممالک میں اشاعتِ اسلام کے لیے ایک خاص الٰہی تحریک پیدا ہوئی اور آپ نے "تحریکِ جدید" کے نام پر سارے عالم میں تبلیغِ اسلام کا ایک نیا نظام قائم کیا اور سپین میں پھر سے اسلام کا جھنڈا بلند کرنے کی غرض سے وہاں اپنے بعض سرفروش اور مخلص مجاہدین بھیج کر اس ملک میں مستقل طور پر تبلیغی مشن قائم فرما دیا جس کے انچارج اور سربراہ مکرم مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر باوجود انتہائی مشکلات اور ناموافق اور مخالف حالات کے نہایت استقلال واستقامت اور صبر وثبات سے سالہا تک وہاں اسلام کا نام بلند کرتے رہے تاوقتیکہ وہ مبارک اور بابرکت دن آگیا جب حضرت امام جماعت احمدیہ فاتح الدین مرزا ناصر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ نے خود بنفسِ نفیس اس ملک میں تشریف لے جا کر پانچ سو سال کی طویل مدت کے بعد پھر وہاں پر سب سے پہلی مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا اور سارے ملک میں اعلان فرما دیا کہ اے اہلِ سپین اب وہ دن دُور نہیں جب اسلام تم لوگوں کے دل ہمیشہ کے لیے فتح کر لیگا اور تم ایک دفعہ پھر اسلام کی پُرامن اور محبت بھری آغوش میں آکر ایک خدا کی عبادت کرنے لگو گے اور پہلے کی طرح ایک رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھکر اور ابدی طور پر اس کے بلند وبالا جھنڈے تلے جمع ہو کر تم اس کی اُمت میں شامل ہو جاؤ گے۔ یہ الٰہی فیصلہ ہے جسے اب کوئی روک نہیں سکتا۔

سپین میں اسلام کا جلالی اور جمالی دَور

پہلی صدی ہجری میں اسلام اپنی جلالی شان میں غیر معمولی جاہ وجلال کے ساتھ سپین میں داخل ہوا تھا لیکن اب دوسری مرتبہ اسلام کا سپین میں داخلہ (آخری زمانہ میں غلبۂ اسلام کی پیشگوئیوں کے مطابق) اپنی بے مثال اور یکتا جمالی شان کے ساتھ ہوگا یعنی تلوار یا کسی جنگ وجدل سے نہیں بلکہ قدیم پیشگوئیوں کے مطابق اب کی دفعہ اسلام اپنی حسین و دلکش اور موہ لینے والی سچی تعلیم سے اہلِ سپین کے دل ہمیشہ کے لیے فتح کر لیگا جس کی ابتدا اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہو چکی ہے اور گذشتہ اکتوبر میں اس سرزمین پر پانچ سو سال بعد خدا تعالیٰ کے پہلے مقدس گھر کی بنیاد رکھنے کے بابرکت موقع پر اسلام کی جمالی شان کے ظہور کے ابتدائی جلوے حاضر الوقت اہلِ سپین نے بچشم خود ملاحظہ کئے اور ایسے متاثر ہوئے کہ غیر مسلم ہونے کے باوجود وہ از خود سینکڑوں کی تعداد میں نہ صرف اس مقدس تقریب میں شامل ہوئے بلکہ وہ اس موقعہ کی دعاؤں میں بھی شریک ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔

سپین میں جلالی دَورِ اسلام کیسے شروع ہوا

پہلی صدی ہجری کے آخر میں اسلام سپین میں کیسے داخل ہوا اور کس طرح اُسے وہاں غلبہ حاصل ہوا تاریخ اسلام کی مختلف کتب جو کچھ ہمیں بتاتی ہیں قارئین کی دلچسپی کے لیے اُس کا خلاصہ ذیل میں دیا جاتا ہے۔

فتحِ مصر کے بعد شمالی افریقہ کا بیشتر حصّہ بھی آہستہ آہستہ اسلامی مملکت کا حصّہ بن گیا تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے سے مسلمانوں نے بحری بیڑہ بھی تیار کر لیا تھا جو اموی خلفاء کے زمانے میں بہت مضبوط ہو گیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں ایک مہم سپین کے ساحلی علاقوں کی طرف بھیجی گئی جو جزوی طور پر کامیاب رہی۔ جبل الطارق کے بالمقابل افریقہ کا ساحلی حصہ طنجہ کہلاتا تھا جو مسلمانوں سے پہلے حکومتِ سپین کے ماتحت تھا۔ شمالی افریقہ کی مُہمّات کے دوران حضرت عقبہ بن نافع نے طنجہ کو بھی حکومتِ سپین سے آزاد کرا لیا تھا، لیکن کچھ عرصہ بعد جب حضرت عقبہ بن نافع طنجہ سے واپس اپنے مرکز قیروان پہنچے تو حکومتِ سپین نے حملہ کر کے طنجہ کو پھر اپنے زیر کر کے وہاں پر اپنا تسلّط مضبوط کر لیا۔ اس کے بعد عبدالملک بن مروان کے عہد میں انہوں نے اپنے بھائی عبدالعزیز بن مروان کو مصر کا والی مقرر کیا تو اس نے موسیٰ بن نصیر کو طنجہ کا گورنر بنا کر افریقہ کا سارا علاقہ ان کے ماتحت کر دیا۔ موسیٰ بن نصیر کی عمر اس وقت کوئی ساٹھ برس کی تھی۔ دنیا کی اونچ نیچ سے خوب واقف تھے۔ تیز اور ہوشیار آدمیوں میں ان کا شمار تھا۔ عزم وہمت کے دھنی نہایت جری دل میں اسلام کی محبت اور اس کے لیے غیرت رکھنے والے اور فتوحات کے شائق تھے۔ طنجہ پہنچے تو ان کے دل میں بھی وہی تمنّا انگڑائیاں لینے لگی جو حضرت عقبہ بن نافع کو بے چین کئے رکھتی تھی یعنی یہ کہ تمام ممالک کو اسلام کے نُور سے منوّر کیا جائے۔

طنجہ کے مسلم گورنر سے اندلس کے بعض سرداروں کی درخواست

طنجہ جب حکومتِ سپین کے ماتحت تھا تو سپین کے آخری بادشاہ لذریق (راڈرک) کی طرف سے ایک شخص یلیان یہاں کا حاکم تھا۔ تاہم طنجہ پر موسیٰ بن نصیر کی حکومت کے دوران ایک روز انہیں بتایا گیا کہ سپین کے کچھ نصرانی سرداران سے ملنے آئے ہیں اُنہیں میں یلیان سابق حاکم طنجہ بھی تھا بلکہ اُسی کی قیادت میں وہ لوگ آئے تھے۔ یلیان کا اپنے ملک کے بادشاہ سے سخت جھگڑا تھا جس کی بنیاد جیسا کہ ابنِ حیّان نے لکھا ہے یہ تھی کہ یلیان (کاؤنٹ جولین) کی لڑکی فلورنڈا کو جو سپین کے دارالسلطنت طلیطلہ میں تعلیم وتربیت کے لئے گئی ہوئی تھی شاہ لذریق (راڈرک) نے زبردستی اپنے حرم میں داخل کر لیا تھا، چنانچہ مسلمانوں کے گورنر موسیٰ بن نصیر نے اُس نصرانی وفد کو ملاقات کی اجازت دیدی اور اپنے پاس بُلا لیا اور بڑی عزت سے ان کے ساتھ بات چیت کی۔ کاؤنٹ یلیان نے موسیٰ بن نصیر کو اپنے وطن سپین کی زرخیزی، خوبصورتی اور خوشحالی کا حال بتایا اور اپنے بادشاہ کے رعایا پر ظلم وستم کی تفصیل بتا کر اس ظلم کے ازالہ کے لیے اُنھیں اپنے ملک میں آنے کی دعوت دی اور کہا کہ اگر آپ ہمارے ملک کی طرف بڑھیں تو ہم سب اپنے ظالم بادشاہ کے خلاف آپ کا ساتھ دیں گے اور سپین کے باشندے آپ کے آنے اور وہاں عدل وانصاف قائم کرنے سے بہت خوش ہونگے۔

گورنر موسیٰ بن نصیر سوچ میں پڑ گئے

چنانچہ موسیٰ بن نصیر اُنھیں رخصت کر کے سوچ میں پڑ گئے کہ کیا کیا جائے۔ آخر انہوں نے سوچ سمجھ کر پہلے اپنے بہت سے آدمی ایک سردار ابُوزرعہ طریف کی قیادت میں حالات معلوم کرنے کے لیے سپین روانہ کئے جو ملک کے مختلف علاقوں میں پھیل گئے اور حالات معلوم کرتے رہے اور کچھ عرصہ بعد واپس آکر ان باتوں کی تصدیق کی جو کاؤنٹ یلیان (جولین) اور اس کے ساتھیوں نے موسیٰ کو بتائی تھیں اس پر موسیٰ بن نصیر نے تمام تفصیلات ولید بن عبدالملک کو لکھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھیجیں اور ان سے درخواست کی کہ انہیں اِس مُہم پر سپین جانے کی یا کسی کو وہاں بھیجنے کی اجازت دی جائے چنانچہ ولید نے فوراً اجازت دیدی۔ اجازت ملنے پر موسیٰ بن نصیر نے خود اس مہم پر روانہ ہونے کی بجائے بربر قوم کے ایک ہونہار مسلم نوجوان مجاہدِ اسلام طارق بن زیاد کو یہ عظیم مُہم سر کرنے کے لیے سپین جانے کا حکم دیا۔

سپہ سالار طارق بن زیاد کی سپین کو روانگی

۵ رجب ۹۲ ہجری کا وہ مبارک دن تھا جبکہ موسیٰ بن نصیر نے طارق بن زیاد کو تقریباً سات ہزار مسلمان مجاہدین کے ساتھ ساحلِ طنجہ سے سپین کی طرف رخصت کیا۔ چنانچہ یہ مسلمان مجاہدین چار جہازوں میں ۱۲ میل چوڑے سمندری راستے کے ذریعے ساحلِ سپین کی طرف روانہ ہوئے۔ اُن میں تین سو کے قریب عرب اور باقی سب بربر تھے۔ بربروں میں اسلام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں پھیل رہا تھا اور عقبہ بن نافع کے قیروان کا شہر بسانے کے بعد تو بربر بڑی تعداد میں مسلمان ہوگئے تھے جن کی ایک نئی نسل بھی اس وقت تک اسلام کے زیرِ عاطفت جوان ہوگئی تھی طارق بن زیاد انہیں کے نمائندہ تھے اور ایک شعلہ نوا خطیب، بے مثال جنگجو، بڑے خوش مزاج نہایت ذہین اور پرہیزگار اور تقویٰ شعار سپہ سالار تھے۔ ان کے والد کا نام عمر اور قبیلے کا نام صدف تھا۔

مسلمان مجاہدین کا یہ لشکر سمندر پار کرکے ساحلِ اندلس (سپین) پر لنگر انداز ہوا تو دیکھا کہ ساحل سے لگا ہوا ایک پہاڑی سلسلہ ہے۔ اس کے دامن میں وہ لشکر ٹھہر گیا۔ یہ وہی پہاڑ تھا جو بعد میں اس لشکر کے سپہ سالار طارق بن زیاد کے نام پر جبل الطارق کہلایا۔ اسلامی لشکر یہاں ہفتے کے روز شعبان کے مہینے میں ۹۲ ہجری میں پہنچا۔

ساحلِ سپین پر طارق کو حضرت سرورِ کائناتؐ کی بشارت

اس قیام کے دوران ایک رات سالارِ لشکرِ اسلام طارق بن زیاد سو کر اُٹھا تو اس کا چہرہ کندن کی طرح دمک رہا تھا اور لبوں پر مسلسل صلوٰۃ و درود کا وِرد تھا۔ طارق کے مقدر کو آج کیوں نہ ناز و فخر ہوتا کہ اس نے رات خواب میں حضور سرورِ کائنات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار اور گفتار کا شرف پایا تھا۔ اس نے دیکھا کہ مہاجرین و انصار صحابہ کرامؓ کا ایک جمِ غفیر حضورؐ کے ساتھ ہے اور تمام کے تمام تلواریں سونتے اور کمانیں کھینچتے ہوئے جہاد کے لیے تیار ہیں۔ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے طارق سے مخاطب ہوکر ارشاد فرمایا ۔۔۔

اے طارق اپنی منزل کی طرف بڑھ اور مومنانہ جرأت اور مجاہدانہ بہادری کا مظاہرہ کرکے وہ کام سرانجام دے اور وہ مُہم سرکر دکھا جو تیرے سپرد کی گئی ہے اور جس کے لیے تجھے چُنا گیا ہے ہماری دعائیں تمہارے ساتھ ہیں۔ انشاءاللہ فتح حق کی ہوگی۔

مجاہدین کا جوش و ولولہ

طارق نے اپنے ساتھیوں کو یہ بشارت سنائی تو دلوں کا عجیب حال ہوگیا، یوں معلوم ہوتا تھا جیسے یہ ۹۲ ہجری کی کوئی مہم نہیں ہے بلکہ عہد نبویؐ کا کوئی غزوہ ہے جس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بہ نفسِ نفیس خود شریک ہیں۔ اِسی موقعہ پر طارق بن زیاد نے وہ ولولہ انگیز اور مشہورِ عام فصیح و بلیغ خطبہ دیا جو خطابِ طارق بن زیاد کے نام سے عربی ادب کی کتب میں مرقوم ہے اور جو ان الفاظ سے شروع ہوتا ہے ایّھا الاخوان العدوُّ اما مکم وَالبحرُ ورائکم الخ کہ اے میرے مجاہد بھائیو! اس وقت تم ایسے مقام پر قیام پذیر ہو کہ تمہارے سامنے ایک جابر ظالم اور بے پناہ طاقت کا مالک دشمن ہے اور تمہارے پیچھے ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے یعنی اگر خدانخواستہ تم بُزدلی دکھا کر کہیں بھاگنا چاہو تو تمہارے لیے کوئی مفر نہیں۔

جس سرزمین کی طرف یہ مسلمان مجاہد جارہے تھے وہ خوبصورتی میں شام اور فلسطین سے بہتر، آب و ہوا میں یمن سے اعلیٰ اور پھُولوں اور خوشبوئیات میں ارضِ ہمالہ سے بڑھکر، زرخیزی میں مصر سے آگے اور معدنی دولت میں چین کے ہم پلّہ تھی۔ جسے (بقولِ اہلِ سپین) حضرت نوحؑ کے ایک پوتے نے آباد کیا تھا (تاریخِ خلافتِ اندلس) اس کے بعد ان مجاہدینِ اسلام نے اُس ملک پر ہلّہ بول دیا اور ساحل سے قریب قریب کی بستیوں پر قبضہ کرنا شروع کیا چھوٹی موٹی جھڑپیں بھی ہوتی رہیں تاہم بلا کسی بڑی روک یا مقابلہ کے یہ مجاہدین آگے بڑھتے رہے حتیٰ کہ انہوں نے سپین کے جزیرۂ خضرا پر قبضہ کرلیا جس کے آگے اندلس کی اصل سرزمین شروع ہوتی تھی۔

ایک اندلسی بُڑھیا کی طارق بن زیاد سے ملاقات اور گفتگو

اور اس طرح وہ اندلس کی سرزمین کی طرف تیزی سے بڑھ رہے تھے کہ راستے میں ایک بُڑھیا ان مجاہدین سے مخاطب ہوکر کہنے لگی کہ میں تمہارے سپہ سالار سے ملنے آئی ہوں۔ چونکہ مسلمانوں نے لڑائی کے دوران اور فتح کے بعد بھی ہمیشہ ہر ملک میں مقامی باشندوں سے بہترین سلوک کیا تھا اور عراق عرب، مصر، عراق عجم، ایران، شام، فلسطین، افریقہ ہر مقام پر مسلمانوں کا لوکل آبادی سے نیک برتاؤ اور احسان کا سلوک رہا تھا اس لیے مفتوحہ علاقوں میں نہ صرف اسلام بڑی تیزی سے پھیلا بلکہ ہر مفتوح ملک کے لوگ اُن کے گرویدہ و شیدا ہوگئے۔

جب اس بُڑھیا کو طارق بن زیاد کے سامنے پیش کیا گیا تو اس نے بڑے غور سے مسلمانوں کے سپہ سالار کو دیکھا اور چند لمحے دیکھنے کے بعد بولی:

"میرا شوہر اس علاقے کا بہت بڑا نجومی تھا۔ مرنے سے پہلے اس نے کچھ باتیں بتائی تھیں اور اپنے قیافہ سے آنے والے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے اُس نے کہا تھا کہ اب اندلس کی حکومت کا خاتمہ سمجھو اب یہاں عنقریب ایک غیر قوم کا قبضہ ہو جائے گا۔"

کسی نے پُوچھا "کیا اُس غیر قوم کا کچھ اتا پتا بھی تمہارے خاوند نے دیا تھا؟" بڑھیا نے جواب دیا

"ہاں تمہارے سپہ سالار کے بارے میں اس نے بتایا تھا۔ میں دیکھتی ہوں کہ اس کی پیشانی چوڑی ہے اور سر بہت بڑا ہے اور یہی حُلیہ میرے خاوند نے اس قوم کے سپہ سالار کا بتایا تھا اگر ایک اور علامت بھی تمہارے سردار میں موجود ہو تو پھر اس میں کوئی شبہ نہ ہوگا کہ وہ لوگ اور وہ قوم جس کا ہمیں انتظار تھا وہ تم ہی لوگ ہو۔"

پُوچھا گیا "وہ کیا نشانی ہے؟"

"اس نے کہا تمہارے سردار کے بائیں شانے پر ایک مسّہ ہوگا جس کے گرد بال ہونگے۔"

چنانچہ دیکھا گیا کہ طارق بن زیاد کے کندھے پر ایسا ہی ایک مسّہ تھا جسے بُڑھیا نے دیکھا تو ادب سے طارق کے آگے سر جھکا دیا اور بولی

"یقیناً تم ہی میرے ملک کے فاتح ہو۔"

اندلسی سردار کاؤنٹ جولین اور اس کے ساتھیوں کا رویّہ

مسلمان اندلس کی سرزمین میں داخل ہوئے تو کاونٹ جولین اور کچھ دوسرے ایسے لوگ بھی جو اپنے بادشاہ راڈرک کے مظالم سے تنگ تھے رہنمائی کے لیے خفیہ طور پر اُن کے ساتھ ہو لیئے۔ گو بعض دوسرے مفتوحہ ممالک کی مہمات کی نسبت طارق بن زیاد کا لشکر تعداد میں نسبتاً زیادہ تھا، لیکن وہ ملک تو عربوں کے دیکھے بھالے ممالک تھے جبکہ اندلس ایک بالکل نیا ملک تھا۔ اس کے بارے میں عربوں کی معلومات بہت کم تھیں خود افریقہ کے بربر مسلمان بھی اس کے متعلق کچھ نہ جانتے تھے۔ حضرت عمرو بن العاصؓ جب مصر فتح کرنے آئے تو ان کے ساتھ صرف چار ہزار کی فوج تھی اور مصر، شام، عراق، ایران وغیرہ کے ممالک عربوں کے لیے نئی جگہیں نہیں تھیں، مگر یہاں تو بات ہی اور تھی ایک اجنبی ملک تھا نہ کوئی مدد جلدی وہاں پہنچ سکتی تھی نہ کہیں پناہ مل سکتی تھی۔ ان مشکلات کے باوجود اُن مسلمان مجاہدین کے حوصلے بلند اور عزم و ارادہ چٹان کی مانند تھا۔ اس وقت وہ ایک ایسے پہاڑ کی مانند تھے جسے کوئی مدّ و جزر نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اور سپہ سالار طارق بن زیاد کو جس وقت سے خواب میں حضرت سرورِ کائنات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی تھی اور حضورؐ نے فتح کی بشارت انہیں دی تھی۔ انہیں یقین ہوگیا تھا کہ اندلس کا ملک اور اس کا تخت و تاج گویا مسلمانوں کے قدموں میں آگرا ہے پھر بُڑھیا کی قیافی باتیں لشکر میں پھیلیں تو ان کے حوصلے اور بھی بلند ہوگئے۔ مقامی باشندے بھی کب سے کسی غیر قوم کے اندلس آنے اور اُن کے وطن کو چار چاند لگانے کی کہانی سنتے چلے آرہے تھے۔ انہوں نے بھی اس بُڑھیا کی باتوں کی تائید کی اور وہ اپنے ملک پر حملہ آوروں کو اپنا نجات دہندہ سمجھ کر اُن کا احترام کرنے لگے اور کسی قسم کی مخالفت یا مقابلہ ان سے رونما نہ ہوا۔ بہرحال چونکہ یہ ایک بالکل نئے ملک کی فتح کا معاملہ تھا کسی موقعہ پر بھی حالات پلٹا کھا سکتے تھے اس لیے مسلمانوں کے سپہ سالار ایک عظیم جرنیل کی حیثیت سے ہر چھوٹی بڑی بات پر کڑی نظر رکھے ہوئے تھے۔

اندلسی سپہ سالار کی ناکامی اور مسلم مجاہدین کی فتح

شہنشاہِ اندلس لذریق یا راڈرک اُن ایام میں اپنے ملک کے اندر کسی جگہ شورش کو فرد کرنے اور اپنے سیاسی مخالفین کو زیر کرنے میں مصروف تھا تاہم اس کا ایک بڑا تجربہ کار اور سخت گیر صوبہ دار اور جرنیل تدمیر نامی اس وقت اندلس کی اُن سرحدوں پر موجود تھا جدھر سے مسلمان مجاہدین داخل ہو رہے تھے۔ جب اُسے یہ معلوم ہوا کہ ساحل پر کچھ حملہ آور لنگر انداز ہوئے ہیں تو اس نے اسے معمولی بات سمجھ کر نظرانداز کردیا اور کوئی اہمیت نہ دی کیونکہ اُسی زمانہ میں صرف رومی بحری بیڑا ہی ایسا تھا جس کا مقابلہ ناممکن تھا اور سب سے بڑی بحری طاقت شمار کیا جاتا تھا اور یہ اُسے معلوم تھا کہ یہ حملہ آور لوگ رومی نہیں۔ نیز تدمیر کے پاس اپنی سرحدوں پر خاصی بڑی فوج مقابلہ کے لیے موجود تھی اس لیے اسے یقین تھا کہ کوئی اجنبی طاقت یا حملہ آور اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔

اِن حالات میں مسلمان مجاہدین سرحدیں پار

(باقی صـ۳۶ پر دیکھیں)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسپین میں دینِ حق کی جمالی شان کا مہتم بالشان ظہور

پانچ سو (۵۰۰) سال بعد پہلی مسجد کی تعمیر اور اس میں پوشیدہ حکمتِ الٰہی

(مکرم پروفیسر سعود احمد خاں صاحب ایم۔اے)

۱۴۹۲ء میں سپین کی عیسائی ریاستوں قسطلہ اور ارغون کے باہمی اتحاد نے ہسپانیہ کی آخری اسلامی مملکت کے دارالحکومت غرناطہ کو فتح کر لیا۔ اگرچہ وہاں کے آخری مسلمان بادشاہ ابوعبداللہ کے ساتھ حسنِ سلوک کے معاہدات کئے گئے، لیکن ان سبکو بالائے طاق رکھ کر مسلمانوں کو زبردستی عیسائی بنانے اور بصورت دیگر انہیں تہ تیغ کرنے کی نئی مہم کا آغاز ہوا۔ اس کے ساتھ ہی اسلامی کتب خانے نذرِ آتش کئے گئے اور بالآخر ۱۶۰۹ء میں باقی ماندہ مسلمانوں کو ملک بدر کر کے مسجدوں کو گرجوں میں تبدیل کر دیا گیا۔

مسلمانوں پر مسلّط ہونے والی دو ہولناک تباہیاں

اس میں شک نہیں ایسی تباہی جبکہ لاکھوں مسلمان تباہ و برباد اور قتل ہوئے۔ سقوطِ غرناطہ سے پہلے ۱۲۵۸ء میں بغداد کے سقوط پر بھی آئی تھی۔ جب خلافتِ عباسیہ کا خاتمہ ہلاکو خان کے حملہ کے نتیجہ میں ہوا، لیکن ان دونوں تباہیوں میں ایک واضح فرق دکھائی دیتا ہے اور وہ یہ کہ جہاں سپین سے اسلام کا نام ونشان مٹا دیا گیا اور کوئی مسلمان متنفس وہاں باقی نہ رہا وہاں بغداد اور خوارزم شاہ کی سلطنتوں میں ایسا نہ ہوا حالانکہ سفاکی اور بربریت میں تاتاری ہسپانوی عیسائیوں سے کسی صورت میں کم نہ تھے انہوں نے لاکھوں مسلمانوں کو تہ تیغ تو کیا اور اپنے مقتولوں کی کھوپڑیوں کے مینار تو بنائے، لیکن اسلام کو وہاں سے نیست و نابود نہ کر سکے۔ کیوں؟ اس لیے نہیں کہ مسلمانوں کی کہیں نہ کہیں حکومت باقی تھی، بلکہ اس کی وجہ کچھ اَور تھی۔ ۱۴۹۲ء میں سپین کی تباہی کے وقت شمالی افریقہ تو مسلمانوں کے پاس ہی تھا اور مشرق میں عثمانی ترک بہت بڑی طاقت تھے جو ۱۴۵۳ء میں قسطنطنیہ کو فتح کرنے کے بعد مشرقی یورپ میں کامیاب یلغاریں کر رہے تھے۔ اگرچہ ۱۲۵۸ء میں مسلمانوں کی حکومتیں مصر اور بعض دوسرے ملکوں میں باقی تھیں لیکن وہ خوارزم شاہ اور بغداد کو تباہی سے نہ بچا سکیں۔ اگر تاتاریوں اور منگولوں کے حملوں اور ان کی فتح کے بعد ان مشرقی ممالک میں اسلام قائم رہا تو اس کی وجہ یہ تھی کہ وہاں کی تمام آبادی یا بہت بڑی اکثریت مسلمان تھی۔ اگر مسلمان منگولوں کے خلاف تلوار سے مقابلہ نہ کر سکے تو اسلام کے جمال کی تلوار نے بہرحال اپنا اثر دکھانا تھا اس طرح نہ صرف اسلام وہاں قائم رہا بلکہ آخر منگولوں اور تاتاریوں نے اسلام قبول کر لیا۔ وہ جو مسلمانوں کی زمین کے حاکم بننے آئے تھے خود اسلام کے شکار بن گئے اگر سپین کو فتح کرنے والے مسلمان اور ان کی آئندہ نسلوں کے لوگ وہاں اسلام کی تبلیغ کرتے اور سارے سپین کو مسلمان بنا لیتے تو وہاں بھی مسلمانوں کی ایک حکومت ختم ہوتی تو اس کی جگہ بھی کوئی اسلامی حکومت ہی قائم ہوتی۔ باہر سے آنے والے حکومت کرتے تو تابہ کے۔ آخر سپین کے اصل باشندے جو مسلمان ہوتے وہ پھر اپنی زمین کے مالک بن جاتے۔ علامہ اقبال نے کہا ہے ؎

حکومت کا تو کیا رونا کہ وہ اک عارضی شے تھی
نہیں دنیا کے آئینِ مسلّم سے کوئی چارہ

فاتح مسلمانوں کا اوّلین فرض

پس کسی ملک کو فتح کر لینے کے بعد فاتح مسلمانوں کا یہ اوّلین فرض ہے کہ وہ وہاں اسلام کو پھیلائیں۔ اشاعتِ اسلام کا یہ مطلب نہیں کہ اقتدار کا ناجائز استعمال کر کے دوسروں کے ضمیر کی آزادی سلب کی جائے بلکہ یہ تو ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ خواہ اکیلا ہو یا صاحب اقتدار ہو۔ تبلیغ حق اور اعلائے کلمۃ اللہ کرے اور جس حیثیت سے وہ کہیں رہے اس کو جائز طور پر اس فریضہ کی ادائیگی میں استعمال کرے اگر بادشاہ وقت مسلمان ہو اور اس کی رعایا میں ایک بڑی تعداد غیر مسلموں کی ہو تو اپنے اس اقتدار کو حق و انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے وہ ان تک اسلام کی دعوت پہنچانے کا بھی انتظام کرے تو یہ سونے پر سہاگہ ہے، لیکن افسوس ہے کہ جہاں بھی اقتدار کے ساتھ مسلمانوں نے عموماً اور ان کے بادشاہوں یا صاحب اقتدار طبقوں نے تبلیغ اسلام کے فریضہ کی ادائیگی میں تساہل برتا اسلام کے لیے اس ملک میں مستقبل محفوظ نہ رہ سکا۔ کیونکہ اسلام تو یقیناً آزادئ ضمیر کا مذہب ہے اور اگر بادشاہ منصف اور عادل ہو بھی، لیکن، اپنی رعایا کو تبلیغ حق نہ کرے تو کسی وقت بھی اس کی کسی کمزوری کی بناء پر یا پھر اس کی اولاد کی کمزوری کی بناء پر اس کی غیر مسلم رعایا ضرور حکومت کو ختم کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ وہ نہ بھی چاہیں ان کے مذہبی رہنما اپنی لیڈرشپ برقرار رکھنے کی خاطر یا ہمسایہ ممالک مذہب میں اپنا تفوق برقرار رکھنے کے لیے مذہب کے نام پر مقامی باشندوں کو غیر ملکی حکومت کے خلاف بغاوت پر اکساتے ہیں اور آخر غیر ملکی حکومت کو وہاں سے نکلنا پڑتا ہے۔

اسپین کے مسلم حکمرانوں کی افسوسناک غفلت

اسلام تو امن و سلامتی کا مذہب ہے یقیناً سپین کے مسلمان فاتحین کے لیے سپین کے تمام باشندوں کو تبلیغ کے ذریعہ مسلمان بنا لینا چنداں مشکل امر نہ تھا، لیکن حالت یہ رہی کہ جو عرب وہاں جا کر آباد ہوئے انہی کی نسلیں وہاں بڑھتی رہیں۔ مقامی باشندوں میں سے بہت کم ایمان لائے۔ یا پھر وہ لوگ مقامی باشندے سمجھے جاتے تھے جو ان مقامی عورتوں کی اولاد تھے جن سے مسلمان عرب یا بربر آبادکاروں نے شادیاں کر لی تھیں۔ ایسے لوگوں کو جو ان شادیوں کے نتیجہ میں پیدا ہوتے مستعرب کہا جاتا تھا۔ پروفیسر امام الدین صاحب ڈھاکہ یونیورسٹی اپنی تاریخ سپین میں اس امر کی نشاندہی کرتے ہوئے یوں رقمطراز ہیں:۔

"بہت سے اُن ہسپانوی باشندوں نے جو وسی گوتھ حکمرانوں کے تحت بری طرح اذیتوں میں مبتلا ہو کر پسپا ہو رہے تھے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اسلام کو قبول کر لیا خود ہسپانوی مؤرخ ایمیلیو گارشیا گومز نے اپنی تاریخ کے صفحہ ۴۶ پر اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ یہ لوگ از خود اسلام کی طرف مائل ہو گئے۔ ان پر اسلام لانے کے لیے کسی قسم کا جبر نہیں کیا گیا تھا۔"

پروفیسر امام الدین صاحب مزید لکھتے ہیں:

"مقامی باشندوں کے جوق در جوق اسلام لانے کو فاتحین کی طرف سے مالی خراج کی پالیسی کے تحت بہ نظر استحسان نہیں دیکھا گیا۔ مسلمان ہو جانے کے بعد وہ بعض ایسی مراعات کے حقدار ہو جاتے تھے جس سے حکومت کو مالی خسارہ کا اندیشہ ہوتا تھا۔"

(SOME ASPECTS OF SOCIO ECONOMIC AND CULTURAL HISTORY OF SPAIN LYDEN HOLLAND 26)

ایک اور وجہ عیسائیوں کے مسلمان نہ ہونے کی یہ بھی ہو سکتی ہے کہ اگرچہ اسلام میں تو وہ مساوات دیکھتے تھے اور بعض سیاسی مصالح کے تحت وہ بادشاہوں کے اعتماد سے بھی سرفراز ہو جاتے تھے، لیکن آباد کار عرب اور بربر جاگیردار ان کو کبھی اپنے برابر کا درجہ دینے پر راضی نہ تھے چنانچہ پروفیسر امام الدین صاحب مزید تحریر فرماتے ہیں:

"سماجی اعتبار سے وہ (یعنی نومسلم یا مستعرب) عرب اور بربر نژاد افراد سے کم تر ہی سمجھے جاتے تھے۔ عرب امراء اور نوابوں کی نگاہوں میں وہ کبھی قابلِ اعتماد نہ سمجھے گئے وہ ان کو حقارت سے غلاموں کی اولاد کے لقب سے پکارتے تھے۔ اس نفرت اور بے اعتمادی کے احساس نے بہت سی بغاوتوں کو جنم دیا۔ ان نومسلموں نے (جو عیسائی بغاوتوں میں تو حصہ دار نہیں بن سکتے تھے۔ ناقل) عباسی خفیہ ریشہ دوانیوں کی ضرور مدد کی یا پھر شعوبیہ تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا جو غیر عربوں نے اسپین کی اموی سلطنت کے خلاف چلائی ہوئی تھی۔"

(کتاب ایضاً صٓ ۲۸)

اسلام کی پُرامن تبلیغی صلاحیت کو غیر بھی تسلیم کرتے ہیں، لیکن اس پر ان کو حیرت ہے کہ ایسی معقول تبلیغی صلاحیت کے باوجود مسلمانوں نے اپنے دین کو سپین میں مقبول عوام بنانے کی کوشش نہ کی چنانچہ HISTORIANS' HISTOY OF THE WORLD میں مرقوم ہے۔

"یہ ایک ایسے اچنبھے کی بات ہے کہ جس کی مثال نہیں ملتی کہ عیسائیت جو آپس کے تعلقات میں اعمال خیر بجا لانے کی تلقین کرتی ہے کتنی ہی بار انسانی اقتدار کی پامالی کے لیے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آلۂ کار بنائی گئی جبکہ اسلام غیر رواداری کے اُصولوں پر قائم ہونے کے باوجود دوسروں کو اپنے اندر شامل کرنے کے لیے دلائل کی قوت بھی رکھتا ہے، لیکن پھر بھی مسلمانوں نے اس آخری زمانہ (یعنی سپین میں اپنی حکومت کے دور۔ ناقل) میں اپنی غیر مسلم رعایا سے صرف خراج وصول کرنے پر ہی اکتفا کیا۔"

(جلد ۱۰ صفحہ ۱۶۵)

تبلیغ اسلام سے غفلت کا افسوسناک نتیجہ

اس کوتاہی کا نتیجہ مسلمانوں کو بُری طرح بھگتنا پڑا۔ اسلامی حکومت تو جنوبی و سطی سپین میں ہی قائم ہوئی تھی۔ شمال میں عیسائی حکومتیں بدستور موجود رہیں۔ اگرچہ ان کی آپس کی کشمکش مسلمانوں کو اپنا تفوق برقرار رکھنے میں ممد ثابت ہوئی، لیکن وہ بھی مسلمان حکمرانوں کی کمزوری یا مسلمانوں کے آپس کے مناقشات سے پورا پورا فائدہ اُٹھانے کی تاک میں رہتے تھے۔ ایسے موقعوں پر مذہبی منافرت پوری طرح بروئے کار لائی جاتی تھی۔ جب قسطلہ کی ریاست کو عیسائیوں نے مسلمانوں سے آزاد کرایا تو اس وقت یہی جذبات کارفرما تھے HISTORIANS' HISTORY میں مرقوم ہے:

"قسطلہ کی ریاست اب تفاخر سے پھولے نہیں سماتی تھی۔ آٹھ سو سال بعد آج پہلی بار اس کی سرزمین سے کفر و ضلالت (مراد نعوذ باللہ اسلام سے ہے۔ ناقل) کو جڑ سے اکھاڑ پھینک دیا گیا اور وہ مکمل طور پر پاک وصاف ہوگئی، لیکن یہ کامیابی حاصل کس طرح ہوئی۔ انتہائی قابلِ نفرین طریقوں سے جو ضرورتِ وقت اور مصلحت بینی ہی پیدا کرسکتی تھی اور اس پر مستزاد یہ کہ یہ طریقے اس (عیسائی) حکومت نے اختیار کئے جو روشن خیال ہونے کی دعویدار بھی تھی اور ساتھ ہی محتاط ہوکر انسانی ضمیر کے اصولوں کی محافظت کی ذمہ داری بھی قبول کر رہی تھی۔"

(کتاب ایضاً صفحہ ۱۶۳)

یہ تو قسطلہ کی کیفیت تھی جہاں کی ملکہ ازابیلا نے اپنے خاوند فرڈینینڈ شاہِ اراغون کے ساتھ مل کر مسلمانوں کے سپین سے انخلاء کا بیڑا اُٹھایا تھا۔ اس مقصد کے حصول کے لیے خود فرڈینینڈ کے کیا جذبات تھے مشہور مصنف واشنگٹن اروِنگ لکھتے ہیں:۔

"فرڈینینڈ کی مہم کا منصوبہ اس کی اپنی چالاک اور محتاط طبیعت کا آئینہ دار تھا۔ اس نے رفتہ رفتہ آگے بڑھنا شروع کیا۔ ایک شہر کے بعد دوسرا شہر اور ایک قلعہ کے بعد دوسرا قلعہ وہ فتح کرتا رہا۔ یہانتک کہ وہ مسلمانوں کے دارالحکومت پر حملہ آور ہوا۔ اس جنگجو بادشاہ نے غرناطہ نام کی مناسبت سے تلمیحاً کہا کہ اس انار کے ایک ایک دانہ کو باہر نکال کر ہی دم لونگا۔ کیونکہ غرناطہ کا لفظ ہسپانوی زبان میں اس مسلم سلطنت کے لیے بھی استعمال ہوتا تھا اور پھل انار کے لیے بھی۔"

(BIOGRAPHIES AND MISCELLANEOUS PAPERS

(صفحات ۴۴ و ۴۵)

ایک ایک مسلمان کو ختم کرنے کا مطلب اسلام کو ہی سپین سے ختم کرنے کا عزم تھا۔ کیونکہ مسلمان سپین کی کل آبادی میں اکثریت میں نہ تھے کہ ان کو ختم نہ کیا جاسکتا۔ ۱۴۹۲ء میں عیسائیوں کو خوشی صرف اس بات کی ہی نہیں تھی کہ ایک عظیم اسلامی سلطنت کا خاتمہ ہوا بلکہ انہوں نے ایک غیر ملکی طاقت کو باہر نکالا تھا اور اپنے زعم میں انہوں نے غیر ملکیوں کے دین کو بھی اپنی زمین میں ختم کردیا تھا۔ اسی لیے ازابیلا اور فرڈینینڈ کی فتح کا جشن صرف سپین میں ہی نہیں بلکہ تمام یورپ میں منایا گیا۔ واشنگٹن اروِنگ لکھتے ہیں:۔

"ہسپانوی حکمرانوں کے جشن کی گونج روم اور تمام عالم عیسائیت میں سنائی دی محترم وقائع نگار پیڈرو اباکار تیقن کے ساتھ ہمکو بتاتے ہیں کہ انگلستان کے ہنری ہفتم نے اس فتح کو ایک عظیم الشان جشن کے ذریعہ منایا جس میں اس نے سینٹ پال کے گرجا تک ایک جلوس کی قیادت کی جہاں لارڈ چانسلر نے شاہ فرڈینینڈ کی شان میں ایک بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا جس میں اسکو نہ صرف ایک جنگی رہنما قرار دیا بلکہ اس کو مسیح کے حواریوں کے ساتھ شمار کئے جانے کا مستحق گردانا۔"

(کتاب ایضاً ص ۴۶۵)

اسلام کے دوبارہ غالب آنے کی پیشگوئی

اس فتح کے بعد عیسائیوں کے دَورِ اقتدار میں مسلمانوں پر نکبت و ادبار کی رات چھاگئی اور جسکا سبب صرف اور صرف عیسائیوں کا تعصب اور بربریت کے سوا اور کچھ نہ تھا اور اپنی طاقت کے گھمنڈ میں وہ اس حقیقت کو بھول گئے جسکا مشاہدہ ہر انسان ہر روز کرتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کی حکمت بالغہ کے تحت سورج کچھ عرصہ چمکنے کے بعد ایک خطہ پر غروب ہوجاتا ہے تو وہ ہمارا قدرتوں والا ربِ رحیم خدا چند گھنٹوں بعد اسی خطہ پر پھر سُورج کو اسی آب و تاب کے ساتھ اُفقِ مشرق پر نمودار کردیتا ہے۔ اسلام پر ایسے ادوار کا آنا بھی اسلام اور قرآن مجید اور ہمارے آقا و مولا حضور پُرنور رسول مقبول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی دلیل ہے کہ اس کی پیشگوئی بھی قرآن مجید میں پہلے سے مذکور ہے۔

والضحیٰ واللیل اذا سجیٰ
ما ودّعک ربّک وما قلیٰ
وللاخرۃُ خیر لک من
الاولیٰ۔

(سورۃ الضحیٰ آیات ۲ تا ۵)

میں دن کو شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں جب وہ روشن ہوجائے۔ اور رات کو شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں جب اس کی تاریکی چاروں طرف پھیل جائے۔ کہ نہ تیرے رب نے تجھے ترک کیا اور نہ تجھ سے ناراض ہوا اور دیکھ تو سہی تیری ہر پیچھے آنے والی گھڑی پہلی سے بہتر ہوتی ہے۔

یقیناً یہ اللہ تعالیٰ کا انعام ہمارے سید و مولا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کے ساتھ ہی مختص ہے۔ اسی لیے حضور پُرنور کا افاضۂ روحانی آپ کے سچے متبعین سے وہ عظیم الشان کام سرانجام دلاتا ہے جو اغیار کی نظر میں محیر العقول ہوتے ہیں۔ اسی اسپین میں جہاں پانچ سو سال سے اغیار اسلام کو ختم کئے بیٹھے تھے اور ان کے گمان میں بھی یہ بات نہ ہوسکتی تھی کہ پھر اسلام اس ملک میں داخل ہوجائیگا۔ ان کے نزدیک تو اسلام اتنی دور چلا گیا تھا کہ گویا وہ اس کرۂ ارض سے ہی اُٹھ چکا تھا۔ لیکن عین اس زمانہ میں جب یہی عیسائی قومیں چاند پر پہنچیں زہرہ اور مریخ پر کمندیں ڈال رہی ہیں بمصداق آیت کریمہ واٰخرین منھم حضور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسی نے کام کیا کہ ستاروں پر کمند ڈالنا تو کونسی بڑی بات ہے اصل تو ثریا پر گئے ایمان کو پھر سے زمین پر قائم کرنا ہے۔ مگر یہ کام وہی کرسکتا ہے جو امیین کے نقشِ قدم پر چل کر گروہِ آخرین میں شامل ہونے کے قابل ہو۔

دلوں پر فتحیابی کی جمالی مہم

عیسائیوں کو اسلام کے دوبارہ سپین میں نہ آسکنے کا اتنا یقین تھا کہ انہوں نے ایسے قانون بنا دیئے تھے کہ مسلمانوں کی یادگاروں میں بھی اب خدائے واحد و یگانہ کا نام نہ لیا جاسکیگا۔ چنانچہ اگر کبھی بیرونی دباؤ میں ان کی حکومت مسلمان زائرین کے لیے ان مسجدوں کو آباد کرنا بھی چاہے تو چرچ اس میں مزاحمت کرکے ایسی رعایت کو ناممکن بنا دے۔ یہ قانون انہوں نے اس لیے بنایا کہ ان کے دماغ کے کسی گوشے میں یہ بات نہ تھی کہ اسلام کو تلوار کے بغیر بھی پھیلایا جاسکتا ہے اور تلوار وہ مسلمانوں سے چھین چکے تھے۔ پہلے بھی اسلام نے تلوار کے ذریعہ سپین کو فتح کیا تھا، لیکن افسوس مسلمانوں نے اہلِ سپین کے دل نہ جیتے تھے۔ دل جیتنے کے لیے نہ تلوار کی ضرورت ہے اور نہ جنگی جرنیلوں کی۔ اس کے لیے تو ایک ناصر الدین کافی ہے وہ خواہ دنیا کی نگاہوں میں اسمٰعیل کی طرح وادئ غیر ذی زرع میں چھوڑا ہوا بے سہارا ہی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ اس کے رب کریم میں تو طاقت ہے کہ وہ کمزوروں کو توانائی عطا کرسکتا ہے۔ پس ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم کی دعا کے ساتھ پھر سپین میں اللہ اکبر کی صدا بلند کرنے کے لیے اس نئے دَور میں حضرت امام جماعت احمدیہ سیدنا حافظ مرزا ناصر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۹ راکتوبر کو اسلامی عظمت کے امین شہر قرطبہ کے نواح میں پیڈرو آباد کے مقام پر مسجد کی بنیاد رکھ دی دَور اوّل کے فاتح اموی خلیفہ کے نمائندہ طارق بن زیاد نے ساحل اندلس پر اپنی کشتیوں کو جلا کر خاکستر کر دیا تھا تاکہ واپس جانے کا خیال ہی باقی نہ رہے کہ ؎

ہر مُلک مُلک ماست کہ مِلک خدائے ماست

اللہ تعالیٰ نے اس کے اس جذبہ کو یوں سرفراز کیا کہ آج بھی جبرالٹر (جبل الطارق) اس عظیم قربانی کی یاد ہمیشہ تازہ رکھنے کو موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ہزاروں ہزار رحمتیں ہوں اُس روح پُر فتوح پر جس نے ایسی قابلِ رشک قربانی اپنے مولا کے حضور پیش کی تاکہ اس کا پاک نام سرزمین کفر میں بلند ہو۔ آج کا ناصر الدین ثریا سے ایمان لانے والے کا خلیفہ خود بہ نفسِ نفیس اس سرزمین میں پہنچا تو سپین کے دلوں کو فتح کرنے کے عزم کے اقرار میں اپنے خدام کے ہمراہ مالکِ حقیقی

(باقی صفحہ ۲۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرطبہ میں خانۂ خدا کی تعمیرِ نو

دَورِ اوّل اور دَورِ آخر میں مماثلت کے بعض ایمان افروز پہلو

مکرم بشارت احمد صاحب بشیر نائب وکیل التبشیر۔ ربوہ

۹ راکتوبر ۱۹۸۰ء کا دن تاریخِ احمدیت میں ایک عظیم الشان انقلاب کا حامل ہے۔ اُس روز سپین کے شہر قرطبہ سے بیس میل دُور پیڈرو آباد میں خدائے واحد و یگانہ کے نام پر مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا گیا۔ یہ سنگِ بنیاد ہمارے پیارے امام و آقا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے دستِ مبارک سے رکھا۔ اس تقریب کا چرچا نہ صرف ملک سپین میں ہوا بلکہ دوسرے ممالک نے بھی اس خبر کو اپنے اخبارات و جرائد میں شائع کر کے اسے عالمِ اسلام میں "ایک خوشی کی جھلک" سے تعبیر کیا ہے اور وہ ایسا کیوں نہ کرتے جبکہ اندلس کا نام سُنتے ہی ایک غیرت مند مسلمان کے جذبات میں ایک ہیجان پیدا ہو جاتا ہے۔ وہی اندلس جو آٹھ صدیوں تک اسلامی تہذیب اور ثقافت کا گہوارہ رہا، جہاں سے اُس وقت اور اُس زمانہ میں علوم و فنون کے چشمے پھوٹے، جبکہ یورپ ابھی جہالت کی تاریکیوں میں بھٹک رہا تھا، لیکن چشمِ فلک نے وہ نظارہ بھی دیکھا جب مسلمان ایک ایک کر کے وہاں سے نکالے گئے اور وہاں اسلام کا نام و نشان تک باقی نہ رہا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ سرزمینِ سپین میں مسلمانوں کے جبری انخلاء کے سات سَو سال بعد اس پہلی مسجد کی تعمیر وہاں پھر صدائے توحید کے بلند کرنے کا موجب بنی ہے۔ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے جسے جھٹلایا نہیں جا سکتا۔

تاریخ کا بغور مطالعہ کرنے سے مندرجہ ذیل امور ہمارے سامنے اُبھر کر آتے ہیں:

اوّل

اسپین میں اسلام کا نفوذ پہلی بار حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں ہوا۔ چنانچہ ایڈورڈ گبن اسپین میں اسلامی فتوحات کا ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہے:۔

"(حضرت) عثمان کے ابتدائی دَور میں مسلمانوں کے حملہ آور دستوں نے ساحل اُندلس کو "تاراج" کیا"

{دی ہسٹری آف دی ڈیکلائن اینڈ فال آف دی رومن ایمپائر صفحہ ۴۶۶}

اسی طرح ایک مسلمان مصنف لکھتا ہے:۔

"اسلام کے تیسرے خلیفہ حضرت عثمانؓ نے ۲۷ ہجری میں عبداللہ بن نافع بن عبدالقیس اور عبداللہ بن نافع بن حصین کے نام احکامات صادر فرمائے کہ قسطنطنیہ کے لیے ایک آسان رستہ تلاش کرنے کی خاطر اسپین پر حملہ کریں۔ یہ حملہ بہرکیف جزوی طور پر کامیاب رہا۔"

{دی مورش اسپین مصنفہ ایس۔ ایس احمد پروفیسر گورنمنٹ کالج حیدر آباد}

جس طرح خلافتِ راشدہ کے تیسرے دَور میں اسپین میں اسلام کے نفوذ و اثر کی بنیاد ڈالی گئی اسی طرح نشاۃ ثانیہ کے اس دَور میں جماعت احمدیہ میں قدرتِ ثانیہ کے تیسرے ظہور کے عہد میں بھی اسپین پر روحانی یلغار کی ابتدا ہوئی ہے۔ یہ یلغار نہ تیر و تفنگ کی ہے اور نہ سہام و سنان کی بلکہ یہ روحانی یلغار ہے جو اسلام کی پاکیزہ تعلیم کے ذریعہ دلوں کو موہ لینے والی ہے۔

دوم

قرطبہ کا انتخاب

نشاۃ ثانیہ کے موجودہ دَور میں اسپین میں سب سے پہلی مسجد کی تعمیر کے لیے قرطبہ کے انتخاب میں بھی اللہ تعالیٰ کا غیبی ہاتھ کام کرتا دکھائی دیتا ہے۔ قرطبہ کے لفظ کے معنی فنیقی زبان میں جیسا کہ مؤرخ بطلیموس نے لکھا ہے۔ "المدینۃُ الصالحۃُ" کے ہیں۔ جس سے ہم نیک فال لیتے ہیں کہ وہاں اسلام کا مستقبل اس کے ماضی سے زیادہ تاباں اور درخشاں ہوگا، انشاء اللہ۔ اسی طرح BONARD اور HUMBOLT کا خیال ہے کہ قرطبہ ابری زبان کا کلمہ ہے جس کے معنی بلندی کے ہیں۔ یہ بھی نیک فال ہے کہ جماعتِ احمدیہ کو سرزمین اسپین میں دین خاتم الانبیاء کا نام بلند کرنے کی توفیق نصیب ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

۱۹۴۶ء میں اسپین میں جب جماعتِ احمدیہ کے پہلے مبلغ مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر کو بھجوایا گیا تو انہیں مختلف طریقوں سے تنگ کیا گیا کہ وہ مجبور ہو کر ملک چھوڑ کر چلے جائیں، لیکن جب یہ حربہ بھی کارگر نہ ہوا تو بالآخر حکومت نے باضابطہ طور پر انہیں نکل جانے کا حکم صادر کیا جس کا چرچا عالمی جرائد اور خود پاکستان میں بھی ہوا۔ آج اگر اس مسجد کی تعمیر کی اجازت جماعتِ احمدیہ کو ملی ہے تو یہ قدرتِ ثانیہ کے تیسرے عہد سعادت میں ملی ہے اور اُن مبلغین کی قربانی کا نتیجہ ہے جنہوں نے گزشتہ چونتیس ۳۴ سال وہاں دین حنیف کی سربلندی کے لیے سر دھڑ کی بازی لگا رکھی ہے۔

قرطبہ کی اہمیت

مصنّفین نے قرطبہ کو "عروس الاندلس" کا نام دیا ہے۔ یہ باغات اور محلات کا شہر کہلاتا تھا اور علوم و فنون کا گہوارہ۔ علمی ترقیات کا اندازہ صرف اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ مسلمانوں کے آٹھ سو سالہ دورِ اقتدار کے بعد کارڈینل XIMENES کے کہنے پر اسّی ہزار تصانیف جو مختلف علوم پر مشتمل تھیں قرطبہ میں نذرِ آتش کی گئیں۔ یہ اُس زمانہ کی بات ہے جبکہ پریس ابھی ایجاد نہیں ہوا تھا۔

قرطبہ عبدالرحمان اور الحکم کے وقت علم و دانش کا مرکز رہا ہے اس کے شاہی کتب خانہ کی فہرست چھ لاکھ کتب پر مشتمل تھی جبکہ ان کتب کا اندراج چوالیس ۴۴ ضخیم رجسٹروں میں کیا گیا تھا۔

قرطبہ یونیورسٹی کا تقدّم و تفوّق

مسجد قرطبہ عبادت گاہ کے علاوہ یونیورسٹی کا کام بھی دیتی تھی۔ اس یونیورسٹی کے نصاب میں علوم دینیات، فقہ، فلکیات، ریاضی اور طب وغیرہ پڑھائے جاتے تھے۔ اس یونیورسٹی کی بنیاد مصر کی یونیورسٹی الازہر اور بغداد کی یونیورسٹی نظامیہ سے قبل ڈالی جا چکی تھی۔ طلباء یورپ، ایشیا اور افریقہ سے آتے اور ڈگریاں حاصل کر کے حکومت کے مناصب میں داخل ہو کر مختلف شعبہ ہائے زندگی میں اہم کارنامے سرانجام دیتے۔ یہاں اندلس کے علاوہ بغداد کی عباسی حکومت کے دارالخلافہ سے بھی طلبا حصولِ علم کے لیے آتے۔ ابن رشد۔ ابن حزم۔ ابن قوطیہ اور مُلّا علی القاری جیسی نامور شخصیتوں نے اس یونیورسٹی کو اپنے درس و تدریس سے چار چاند لگائے۔ مُلّا علی القاری بغداد کے رہنے والے تھے لیکن ان کا تقرر بطور پروفیسر کے اس یونیورسٹی میں ہوا۔ ابوبکر یحییٰ بن سعدون جو قرأت، علوم القرآن، حدیث، نحو اور لغت کے امام مانے جاتے تھے وہ قرطبہ کے ہی رہنے والے تھے۔ عورتیں بھی کسی طرح مردوں سے تعلیم میں کم نہ تھیں۔ چنانچہ قرطبہ سے شرقی سمت میں جو گھر آباد تھے ان میں ایک سَو ستر ۱۷۰ عورتیں کوفی خط میں قرآن مجید کی کتابت کیا کرتی تھیں یہ صرف ایک جہت کا حال ہے دیگر جہات کا اسی پر قیاس کر لیں۔

جرمن مستشرق کی رائے

مسٹر پامر گسٹال جو جرمنی کے نامور عالم گزرے ہیں انہوں نے مسلمانوں کی سپین میں ترقی اور علم و فنون پر ایک ضخیم کتاب جو سات جلدوں پر مشتمل ہے لکھی ہے۔ یہ کتاب سات ہزار صفحات پر مشتمل ہے اس کتاب کی تیاری میں مصنف نے عرب کی اُن کتب تواریخ و رجال کی فہرست بطور ماخذ شامل کی ہے جو سات سے زائد کتابوں کے عناوین پر مشتمل ہے۔

مسجد قرطبہ

قرطبہ کی مسجد کی بنیاد عبدالرحمان اوّل نے ۷۸۴ء میں رکھی تھی اسے امیر ہشام نے ۷۹۳ء میں مکمل کیا۔ پھر بعد میں آنے والے امراء نے کچھ نہ کچھ اس میں اضافہ کیا۔ اس عمارت میں شرقاً غرباً انیس ۱۹ اور شمالاً جنوباً اکیس ۲۱ مسقف محرابیں اور داخلہ کے لیے (۲۱) اکیس دروازے ہیں۔ چھت ۱۲۹۳ ستونوں پر قائم ہے۔ اس کی چھتیں اور ستون طلائی اور نقرئی نقش و نگار سے مزین ہیں۔ اس کا منبر چھتیس ۳۶ ہزار ہاتھی دانت اور قیمتی لکڑی کے دوسرے ٹکڑوں سے بنایا گیا تھا۔ جس میں سے اکثر ٹکڑے سونے کی کیلوں سے جڑے ہوئے ہیں۔ وضو کے لیے تازہ جاری پانی کا انتظام تھا۔ رات کے وقت سینکڑوں شمع دانوں کے ذریعہ یہ مسجد جگمگا اُٹھتی۔ رمضان المبارک کے ایام میں دس پاؤنڈ وزنی مومی شمع دان شام سے صبح تک روشن رہتا اور ایک ہزار کے قریب قندیلیں خوشبودار تیل سے جلائی جاتی تھیں۔ یہ مسجد فنِ تعمیر کا ایک نایاب نمونہ ہے جسے دیکھنے کے لیے ہزاروں سیّاح دُور دراز سے آتے ہیں۔ ہر چند کہ اندلس کی تاریخی عمارات جو فنِ تعمیر کا شاہکار تھیں کھنڈرات میں تبدیل ہو چکی ہیں تاہم یہ عالیشان مسجد آج بھی مسلمانوں کی شان و شوکت کی عکاسی کر رہی ہے۔

عبدالرحمٰن الثالث

جتنے بھی مسلمان حکمرانوں نے اسپین میں حکومت کی ان میں عبدالرحمان الثالث کو بہت بلند مقام حاصل ہے۔ اُس کے زمانہ میں مسلمانوں کا اقتدار اور پورے یورپ پر ان کا دبدبہ اپنے نقطۂ عروج کو پہنچا ہوا تھا۔ اسی لیے اس کا عہد، عہدِ زریں کہلاتا ہے۔ قرطبہ اس کا دارالخلافہ تھا جسے عروس البلاد بنانے میں اس نے کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی۔ الثالث تو اس کے نام کا حصہ تھا ہی اس نے الناصر لدین اللہ کا لقب اختیار کیا۔ اسپین میں دین حنیف کی نشاۃ ثانیہ کے موجودہ دور میں وہاں اسلام کو دوبارہ غالب کرنے کی غرض سے جس مقدس وجود نے قرطبہ کے قریب سب سے پہلی مسجد کا سنگِ بنیاد اپنے دستِ مبارک سے رکھا ہے وہ حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے تیسرے جانشین یعنی قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر ہونے کی حیثیت میں الثالث ہی ہیں اور آپ کا ایک الہامی نام ناصرالدین بھی ہے۔ آپ کے ذریعہ وہاں اسلام کے روحانی غلبہ کی مستحکم بنیاد پڑ چکی ہے۔ یہ غلبہ ضرور اپنے نقطہ عروج کو پہنچے گا اور خدائی وعدوں کے بموجب دائمی غلبہ ثابت ہوگا اور کوئی اسے مٹا نہیں سکے گا اس لیے کہ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ۔

پیڈرو آباد میں مسجد کی تعمیر

پیڈرو آباد میں اس مسجد کی تعمیر بھی ایک بڑی شان کی حامل ہے۔ ہسپانوی زبان کا پیڈرو، انگریزی کا پیٹر اور اردو کا پطرس سب ہم معنیٰ الفاظ ہیں۔ جس کے معنی چٹان کے ہیں۔ لفظ چٹان کو سپین سے خاص تعلق ہے۔ انجیل میں مذکور ہے کہ حضرت یسوع مسیح نے اپنے حواری شمعون کو مخاطب کرکے کہا کہ

"میں تجھ سے کہتا ہوں کہ تو پطرس ہے۔ اس چٹان پر اپنی کلیسا بناؤں گا ...... میں آسمان کی بادشاہی کی کنجیاں تجھے دوں گا۔"

(متی ۱۶/۱۸-۱۹)

حضرت مسیح کے اس قول کے بارہ میں شارحین بائیبل میں اختلاف ہے۔ بعض شارحین کہتے ہیں کہ اس سے مراد شمعون حواری نہیں کیونکہ شمعون کو حضرت عیسیٰ کی ہجرت کشمیر کے بعد وہ درجہ حاصل نہیں تھا جو یسوع کے بھائی یعقوب کو ہوا کیونکہ وہی آپ کے بعد فلسطین میں مسندِ خلافت پر بیٹھے۔ بلکہ اس سے مراد یسوع مسیح کی اپنی ذات ہے۔ جب وہ دوبارہ آئیں گے تو خدا تعالیٰ کی توحید کو قائم کرینگے۔ گویا اپنی آمدِ ثانی کی طرف ان کا اشارہ تھا۔

جب عربوں نے پہلی بار اندلس کا علاقہ فتح کیا تو باغیوں کے تیس افراد پر مشتمل گروہ نے بھاگ کر ایک غار میں پناہ لی جسے آج بھی "ROCK" یا چٹان کہتے ہیں۔ مسلمان حکمرانوں نے ان چند افراد کو چنداں اہمیت نہ دی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ ایک بھاری جمعیت بنکر مسلمانوں کے زوال کا موجب بنے اور الفانسو کی زیر قیادت اس گروہ نے مسلمانوں کی بستیوں اور قلعوں کو پامال کر ڈالا۔ اب پیڈرو میں مسجد کی بنیاد بھی ایک چٹان پر رکھی گئی ہے اس سے ہم نیک شگون لیتے ہیں کہ جو چٹان مسلمانانِ اندلس کے لیے زوال کا باعث بنی وہی چٹان اب اسلام کی شان و شوکت کا باعث ہوگی۔ انشاء اللہ۔

مسلمانانِ اندلس کا آخری حصار غرناطہ تھا جہاں وہ سقوطِ قرطبہ، اشبیلیہ، مرسیہ، طلیطلہ وغیرہ کے بعد آکر اکٹھے ہوگئے تھے اور اڑھائی سو سال تک دشمنوں کا مقابلہ کرتے رہے، لیکن یہاں بھی مسلمانوں کی غفلت، ناعاقبت اندیشی اور باہمی مخالفت نے ان کو اقتدار سے محروم کر دیا اور کتنا ہی المناک اور کربناک وہ منظر تھا جب ۲ ربیع الاوّل ۸۹۷ھ بمطابق ۲ جنوری ۱۴۹۲ء کو بنوالاحمر خاندان کے خلیفہ ابوعبداللہ نے اندلس کے اس آخری حصار کی چابیاں "فرڈیناند اور ازبیلا" کے حوالہ کیں اور اس طرح سرزمینِ اندلس سے اسلام کا خاتمہ ہوگیا۔

اب یہ چابیاں چودھویں صدی میں ظاہر ہونے والے امام کو دی گئیں ہیں جیسا کہ آپ نے رؤیا میں

"اپنے سامنے بہت سی کنجیاں دیکھیں جو شاید دو ہزار کے قریب تھیں۔"

(تذکرہ صفحہ ۵۲۱)

گویا وہ چابیاں جو ابوعبداللہ آخری تاجدار غرناطہ نے دی تھیں وہ نہ صرف واپس ملیں گی بلکہ اس سے بڑھکر فتح و ظفر کی کلیدیں ملیں گی۔ انشاء اللہ۔

اب میں اس مضمون کو حضرت مصلح موعود کے خطبہ کے ایک اقتباس پر ختم کرتا ہوں جس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے خلفاء کو سپین کے لیے کتنا درد تھا۔ آج تک تو ہم سپین کے شاندار ماضی کے گیت گاتے رہے ہیں، لیکن اگر کسی نے تحدّی سے سپین کی بازیابی کیلئے درد بھرے دل سے دعویٰ بھی کیا ہے تو وہ جماعت احمدیہ کے امام نے ہی کیا ہے۔ بلکہ عملی رنگ میں مبلّغ بھیج کر مستقبل میں ملنے والی فتوحات کی بنیاد رکھ دی گئی ہے اگر ماضی میں کسی غیر نے دعویٰ بھی کیا ہے تو وہ صرف زبانی دعویٰ کی حد تک ہی محدود رہا۔ یہ اقتباس پڑھیئے اور سر دھنیئے:

آپ فرماتے ہیں:۔

"تاریخ اسلام کی ان باتوں میں سے جو مجھے بہت پیاری لگتی ہیں ایک بات ایک ہسپانوی جرنیل کی ہے جن کا نام غالباً عبدالعزیز تھا ...... (دشمن کا) تقریباً ایک لاکھ لشکر تھا جو قلعہ کے باہر جمع تھا وہ اکیلا ہی تلوار لیکر نکلا اور دشمن پر حملہ کر دیا اور لڑتے لڑتے شہید ہوگیا۔ بے شک اس کی شہادت کے باوجود سپین میں مسلمانوں کی حکومت تو قائم نہ رہ سکی۔ مگر اس کا نام ہمیشہ کے لیے زندہ رہ گیا اور موت اسے نہ مٹا سکی ...... لیکن جب بھی سپین کے حالات کا میں مطالعہ کرتا ہوں کبھی ایسا نہیں ہوا کہ یہ باتیں میرے ذہن میں نہ آتی ہوں اور اس جرنیل کے لیے دعائیں نہ نکلتی ہوں۔ اس کے خون کے قطرے آج بھی سپین کی وادیوں میں ہم کو آوازیں دیتے ہیں کہ آؤ اور میرے خون کا انتقام لو۔ بیشک وہ بہادر جرنیل مرگیا مگر مرنا ہے کیا؟ کیا یوں لوگ نہیں مرتے؟ آج بھی اس کی کشش ہمیں سپین کی طرف بلا رہی ہے اور اگر مسلمانوں کی غیرت قائم رہی اور جیسا کہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی بعثت سے ظاہر ہوتا ہے نہ صرف قائم رہے گی بلکہ ترقی کرے گی اور پہلے سے بڑھکر ظاہر ہوگی، تو وہ دن دور نہیں جب اس جرنیل کے خون کے قطروں کی پکار اس کی جنگلوں میں چلانے والی روح اپنی کشش دکھائے گی اور سچے مسلمان پھر سپین پہنچیں گے اور وہاں اسلام کا جھنڈا گاڑ دیں گے۔ اس کی روح آج بھی ہمیں بلا رہی ہے اور ہماری روحیں بھی یہ پکار رہی ہیں کہ اے شہیدِ وفا! تم اکیلے نہیں ہو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے سچے خادم منتظر ہیں جب خدا تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے گی وہ پروانوں کی طرح اس ملک میں داخل ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے نور کو وہاں پھیلائیں گے۔"

(الفضل ۶ ہجرت رمئی ۱۳۲۳ہش / ۱۹۴۴ء صفحہ ۴)

بقیہ صفحہ ۲۴

اسپین میں دین حق کی جمالی شان

مکرم پروفیسر مسعود احمد خان صاحب

الرحمٰن الرحیم اللہ جل شانہٗ کے حضور سربسجدہ تھا کیونکہ زمین کے مقابلہ میں دلوں کو فتح کرنے کا نسخہ کشتیوں کا جلانا نہیں بلکہ ؎

جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا
اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

جمالی مُہم کی کامیابی پر عیسائیوں کی حیرت

خود اہل اسپین کے لیے یہ بات حیرت و استعجاب کا موجب ہوئی۔ وہاں کے ایک روزنامہ "قرطبہ" نے اپنی اشاعت مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۸۰ء میں اس باجماعت نماز ظہر و عصر کی تصویر کو اپنے سرورق کی زینت بنایا اور ایک مفصل رپورٹ بھی اس تقریب کی شائع کی جس کی سرخی یوں جمائی۔

"کل پیڈرو آباد میں جماعت احمدیہ نے پہلی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا"

اور اس رپورٹ میں تقریب کی تفصیلات کے ساتھ یہ بھی تحریر کیا:

"مسجد کا سنگِ بنیاد کل رکھا گیا جبکہ مسجد ایک سال میں مکمل ہوجائیگی اور یہ امر کہ واقعی ایک سال میں مکمل ہوجائیگی اس بات سے ظاہر ہے کہ تم جانتے ہو کہ یہ مسجد سپین کا احمدیہ مشن تعمیر کر رہا ہے (گویا یہ سلسلہ عالیہ احمدیہ اور اس کے امام کے اولوالعزم ہونے کا برملا اعتراف ہے۔ ناقل) اسلام کو دن بدن نومسلموں کی شمولیت سے تقویت حاصل ہو رہی ہے خاص طور سے افریقہ کی سیاہ فام اقوام کے لاکھوں انسان اسلام میں داخل ہوچکے ہیں (گویا سپین میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے کامیاب ہو جانے کا اقرار ان کے تحت الشعور میں موجود ہے کیونکہ پہلے بھی اسلام افریقہ سے ہی سپین میں داخل ہوا تھا۔ ناقل)"

پھر لکھتا ہے:

"خود قرطبہ میں بھی ان کو کافی کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔"

اس خبر کے علاوہ اسی روزنامہ نے ایک ایڈیٹوریل بھی سپرد قلم کیا جس میں اس نے اسلام کی تبلیغی اشاعتی صلاحیت کا ذکر کرتے ہوئے خود عیسائی کلیسیا کو خبردار کیا ہے کہ اس میدان میں بھی احمدیہ تبلیغی سرگرمیوں کی وجہ سے اسلام عیسائیت پر بازی لے گیا ہے۔ چنانچہ وہ رقمطراز ہے:۔

"پیڈرو آباد میں احمدیہ مسلم مشن سپین نے اپنی مسجد کا سنگِ بنیاد رکھدیا ہے۔ یہ خبر اس امر کا ایک ثبوت ہے اور ایک چیلنج بھی کہ ہم کیتھولکس (مراد عیسائی کیونکہ سپین میں رومن کیتھولک چرچ ہی ملکی مذہب ہے۔ ناقل) اپنے اس دعویٰ کے علی الرغم کہ ہم سچے مذہب کے پیرو ہیں۔ اس پر عمل اور اس کی اشاعت کے لیے وہ کچھ نہیں کر رہے جو ہمیں کرنا چاہیئے۔ کم از کم اس جذبہ کے ساتھ تو نہیں کر رہے جو اسلام میں موجود ہے۔"

کیا یہ اس حقیقت کا منہ بولتا ثبوت نہیں کہ اسلام کو جنگی مذہب کا طعنہ دینے والوں اور اپنے مشنوں کو محبت کا علمبردار بتانے والوں کی آنکھیں اللہ تعالیٰ کے دین اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امن و سلامتی کے آئینہ دار جمال سے آج خیرہ ہوگئی ہیں۔ اللھم صلّ علی محمد و علی آل محمد و بارك وسلم انك حمید مجید۔

مغربی افریقہ میں رُونما ہونیوالا خاموش انقلاب

وہاں کے عوام اور سربرآوردہ اصحاب کا پُرجوش اظہارِ تشکر

(مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر سیکرٹری مجلس نصرت جہاں)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوا میں تیرے فضلوں کا منادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

یہ حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ کا شعر ہے جو آپ کے نافلۂ موعود ایدہ اللہ الودود نے ۱۹۷۰ء کے دَورہ مغربی افریقہ سے واپسی پر مسجد مبارک ربوہ میں پہلے خطبہ جمعہ میں پڑھا۔ اور پھر افریقی ممالک میں جماعت احمدیہ پر نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا تذکرہ فرمایا۔ مغربی افریقہ میں گلشن احمدیت کی بناء قدرتِ ثانیہ کے دوسرے مظہر حضرت المصلح الموعود کے زمانۂ مبارکہ میں ڈالی گئی تھی۔ پھر تحریک جدید نے اس کی آبیاری کی اور اب نافلۂ موعود ایدہ اللہ الودود نے اسے ایسے سرسبز و شاداب درختوں سے بھرا ہوا پایا جو پھولوں اور پھلوں سے لدے ہوئے ہیں۔

خدا تعالیٰ کی ایک صفت قرآن حکیم نے یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ وہ ایک دانے سے ۷۰۰ دانے اُگا دیتا ہے۔ نیز یہ کہ اس عام قانون سے قطع نظر وہ اگر چاہے تو اس سے بھی زیادہ دے سکتا ہے اور بغیر حساب بھی۔ چنانچہ اس کا مظاہرہ یوں ہوا کہ ابھی دس سال پہلے ہمارے پیارے امام ہمام حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے "نصرت جہاں آگے بڑھو" پروگرام کا اعلان فرمایا۔ دس سال کے مختصر عرصہ کے معاً بعد آپ کو نصرت جہاں کے پودے جو آپ کے حکم سے لگائے گئے تھے تناور منصوبوں کی شکل میں بنفسِ نفیس دیکھنے کا موقعہ اللہ تعالیٰ نے بہم پہنچایا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کے الفاظ کو سچ کر دکھایا کہ:

"آج مسکراہٹوں کا دن ہے ہم
اس لیے مسکراتے ہیں کہ اسلام کی
فتح کا دن قریب آچکا ہے۔"
(تحریک جدید اپریل ۱۹۷۱ء)

منصوبہ کا اعلان

اسلام کی فتح کا دن کس طرح قریب آرہا ہے اس کی کچھ تفصیل سنیئے حضرت امام ہمام نے ۱۹۷۰ء کے دَورہ سے واپسی پر اعلان فرمایا:

"افریقہ میں لڑی جانے والی جنگ کو جیتنے کے لیے ہم پر بہت بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے اس سلسلہ میں بہت ساری باتیں میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔ نصرت جہاں ریزروفنڈ قائم کیا گیا۔ ہمیں ڈاکٹروں کی ضرورت ہے ہمیں ٹیچرز کی ضرورت ہے ہمیں بڑی دعائیں کرنی چاہئیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر تو کچھ ہو نہیں سکتا جب اللہ تعالیٰ فضل کرے اور اپنے پیار کا جلوہ دکھائے تو دنیا کی کوئی طاقت اسے روک نہیں سکتی۔"
(الفضل ۳ جولائی ۱۹۷۰ء)

ایک انقلاب عظیم بپا ہونیوالا ہے

نیز فرمایا: ایک عظیم انقلاب بپا ہونیوالا ہے۔

"ایسا انقلاب کہ جو اس سے پہلے سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے اور کبھی نہیں ہوا نہ دنیا کی آنکھ نے کبھی ایسا انقلاب دیکھا نہ آگے دیکھے گی اور دنیا کی کایا پلٹ جائے گی۔"
(الفضل ۲۵ فروری ۱۹۷۲ء)

عملی اقدام

منصوبے کے اعلان کے ساتھ ہی احباب جماعت نے ایک لاکھ پاؤنڈ کے مطالبے پر تین لاکھ پاؤنڈ اپنے آقا کے قدموں میں لا ڈالے اور درجنوں ڈاکٹروں اور سینکڑوں اساتذہ نے اپنی خدمات وقف کر دیں۔ جن میں سے سب سے پہلے مکرم ڈاکٹر غلام احمد صاحب (ریٹائرڈ بریگیڈیر) نے اپنے آقا کا اشارہ پاتے ہی غانا کے گاؤں کوکوفو میں جا ڈیرے ڈالے اور عارضی عمارتوں میں نصرت جہاں کا پہلا احمدیہ ہسپتال قائم کر دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے سال ڈیڑھ سال میں ۱۶ ہسپتال مختلف ملکوں میں کھل گئے اور اس وقت تک ۲۵ ہسپتالوں کی منظوریاں دی جا چکی ہیں۔ جن میں سے ۵ نئے ہسپتال کام شروع کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ حالانکہ ۱۹۷۰ء سے قبل ان میں سے صرف تین کام کر رہے تھے۔ گویا موجودہ دس سال میں ان میں آٹھ سو فیصد اضافہ ہوا اور افریقہ کو ان کی اشد ضرورت تھی جیسا کہ نائیجیریا کے ہیلتھ کمشنر آنریبل سمتھ الحجی شماہ نے بکرو کلینک کے افتتاح کے وقت فرمایا:

"آج سٹیٹ کی طبی تاریخ میں ایک نیا قدم اُٹھایا گیا ہے۔ ہم کو جو اس سٹیٹ کے رہنے والے ہیں جماعتِ احمدیہ کا انتہائی شکرگزار ہونا چاہیئے کیونکہ اس تنظیم کی بدولت ہمیں یہ کلینک میسر آیا ہے۔ جس کی ضرورت بشدت محسوس کی جا رہی تھی۔"
(الفضل ۵ مئی ۱۹۷۲ء)

اسی طرح نصرت جہاں کا سب سے پہلا سکول "نصرت جہاں گرلز اکیڈمی دا" (غانا) میں کھلا۔ پھر مکرم کمال الدین صاحب پہلے واقف ٹیچر غانا پہنچے جنہوں نے فومینہ میں احمدیہ سیکنڈری سکول جاری کیا۔ اور اس وقت ۳۵ احمدیہ سیکنڈری سکولز ہو گئے ہیں۔ جن میں پانچ سکول جنوری ۱۹۸۱ء میں کام شروع کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ ۱۹۷۰ء تک ان میں سے صرف ۶ احمدیہ سیکنڈری سکول کام کر رہے تھے۔ گویا موجودہ دس سال میں ترقی کی رفتار چھ سو فیصد ہو گئی ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ اور ہم یقین کامل رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ عنقریب وہ وقت لا رہا ہے جب ہماری محبت ساری دنیا کی نفرت پر غالب آ کر رہے گی اور ہر جگہ جماعت احمدیہ ہی خدمتِ خلق میں مصروف ہو گی۔ یاد رہے کہ خدمتِ خلق کے اس میدان میں عیسائیوں کے مقابل پر جماعت احمدیہ ہی سب سے پہلے آئی جس کا اقرار نائیجیریا کے کمشنر برائے تعلیم الحاج ابراہیم صاحب نے یوں فرمایا:

"جماعتِ احمدیہ وہ پہلی مسلمان تنظیم ہے جس نے اعلیٰ تعلیم کی طرف قدم اُٹھایا ہے۔"
(الفضل ۲۱ جولائی ۱۹۷۱ء)

غیر متوقع کامیابی

منصوبہ شروع کرتے ہی امام ہمام نے احباب جماعت کو بار بار توجہ دلائی۔

"آپ الحمد للہ بہت پڑھیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک حسین رنگ اور عظیم رنگ میں ایک چھوٹے سے منصوبے کے لیے قربانی دینے کی توفیق عطا کی ہے اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان قربانیوں کو قبول فرمائے آمین۔"

قربانیوں کی قبولیت کا ثبوت وہ ۲۳ لاکھ سے زائد مریض ہیں جو احمدیہ ہسپتالوں سے گذشتہ دس سال میں استفادہ کر چکے ہیں۔ پھر ان میں سے دو لاکھ کے قریب ایسے مریض بھی تھے جن کا ہر قسم کا علاج مفت کیا گیا اور گذشتہ دس سال میں تیس ہزار سے زائد ضرورتمندوں کے آپریشن بھی کئے گئے۔ اور مالی برکت کے متعلق حضور کے الفاظ سنیئے۔

"جماعت نے اللہ تعالیٰ کے حضور بڑے پیار کے ساتھ ۵۳ لاکھ روپے سے زائد کی قربانی پیش کی تھی اللہ تعالیٰ نے اس میں اتنی برکت ڈالی کہ اس سال مغربی افریقہ کے ان ممالک میں جہاں یہ سکیم جاری کی گئی تھی نصرت جہاں سکیم کا سالانہ بجٹ چار کروڑ روپے تک پہنچ گیا ہے۔"

حضور نے فرمایا کہ:

"ویسے تو ۵۳ لاکھ روپے اتنے بڑے مقصد کے لیے کوئی چیز ہی نہیں اور اس رقم سے تو ہم جوں کی چال سے بھی نہیں چل سکتے مگر اللہ تعالیٰ کو تو پیسے کی ضرورت نہیں وہ تو دل میں جو پیار موجزن ہے اُس کو دیکھتا ہے اور اس کے مطابق سلوک کرتا ہے۔" (الفضل ۱۶ جون ۱۹۸۰ء)

جماعت کی ان روایتی قربانیوں سے متاثر ہو کر گیمبیا کے وزیر تعلیم و صحت الحاج گاربا جاہمپا نے فرمایا:

"میں اس امر کا اظہار کرنے میں فخر محسوس کرتا ہوں کہ حضرت امام جماعت احمدیہ کی گیمبیا میں تشریف آوری ہمارے لیے سودمند ثابت ہوئی یہ آپکی وہاں تشریف آوری کا ایک ثمرہ ہے کہ ہم خدمتِ خلق میں جماعت احمدیہ کی عظیم رفاہی سرگرمیوں سے متمتع ہو رہے ہیں۔ نہ صرف کور میں بلکہ سالکین، گنجور اور سوما میں احمدی ڈاکٹرز طبی خدمات بجا لا رہے ہیں۔ باتھرسٹ میں اُنکا ہسپتال میری اپنی رہائش گاہ سے کچھ زیادہ دُور نہیں جماعت احمدیہ کی ان طبی خدمات پر جن سے غرباء متوسط طبقہ کے لوگ اور امراء سب مستفید ہو رہے ہیں ہم ہمیشہ شکرگذار رہیں گے"

۱۵، ۲۰ ہزار طلبہ ہر وقت ان احمدیہ سیکنڈری سکولوں میں زیر تعلیم رہتے ہیں اور احمدیہ پرائمری سکولوں میں تو تعداد طلباء ان سے کئی گنا زیادہ ہوگی۔ سکولوں میں داخلے کے لیے دوڑ کی وجہ نائیجیریا کے صدرِ مملکت الحاج شیہو شغاری کی زبان سے سنیئے!

"جماعتِ احمدیہ اس امر پر بجا طور پر فخر کر سکتی ہے کہ اس کے تعلیمی اداروں سے ایسے بہترین مرد و زن پڑھ کر نکلے ہیں جو اس وقت ملک کی ترقی کے لیے غیر معمولی خدمات بجا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لا رہے ہیں"

(الفضل ۳ مارچ ۱۹۸۰ء)

نُصِرت بالرعب مسیرۃ شہر

یہ ایک حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے نصرت الٰہی دی ہے جس کے نتیجہ میں دُور دُور تک جہاں پہنچنے میں ایک ماہ سفر میں ہی لگ جائے رُعب۔ دبدبہ اور شہرت دی ہے۔ اس کی صداقت آج بھی عیاں ہے اور آپ کے روحانی فرزند جلیل حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی قائم کردہ جماعت کے سکولوں اور ہسپتالوں کا شہرہ نہ صرف ان کے ملکوں میں دُور دُور تک پھیلا ہوا ہے بلکہ ہمسایہ ملکوں سے بھی لوگ ان کی نیک نامی کا سنکر کھنچے چلے آتے ہیں۔

ابھی جب حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ غانا تشریف لے گئے تو ۲۵ر اگست کو اسکورے ہسپتال میں ماریطانیہ سے ہزاروں میل کا سفر کر کے آنے والے مریضوں نے بھی حضور کا استقبال کیا اور خصوصی شرف ملاقات حاصل کر کے برکت حاصل کی۔ اسی طرح مجھے اب تک وہ نظارے نہیں بھولتے جب یہ عاجز سیرالیون میں تھا۔ تو نہ صرف لائبیریا اور گنی سے بلکہ گیمبیا سے بھی طالب علم ہمارے پاس درخواستیں لے کر آیا کرتے تھے کہ اپنے کسی احمدیہ سیکنڈری سکول میں داخل کروا دیں۔ اس مسابقت کی وجہ کیا تھی۔ احمدیوں کا اخلاص، محبت اور ہمدردی سے اہل افریقہ کی خدمت کرنا جس کا اعتراف سیرالیون کے نائب صدر الحاج مصطفےٰ سنوسی صاحب نے بھی گذشتہ احمدیہ سالانہ کانفرنس سیرالیون میں فرمایا آپ نے کہا:

"مَیں ہمیشہ سے ہی احمدیت کا مداح اور خیر خواہ رہا ہوں بعض لوگ اس میری محبت اور عقیدت کو پسند نہیں کرتے میں اُنہیں بتاتا ہوں کہ احمدیت ایک سچائی ہے اور سچائی کے لیے دن رات بے لوث خدمت کر رہی ہے۔ بارہ سیکنڈری سکولز اور پچاس پرائمری سکولز چلانا کوئی معمولی بات نہیں۔ یہ کام صرف اخلاص، جذبہ اور نیک نیتی جیسی خوبیوں سے آراستہ ہو کر ہی سرانجام دیئے جا سکتے ہیں۔ میڈیکل کے میدان میں جماعتِ احمدیہ کی خدمات آبِ زر سے لکھی جانی چاہیئیں۔ ہم جو آج مسلمان ہونے کا دعویٰ لیے پھرتے ہیں اِس میں اوّلیت کا سہرا احمدی مبلغین کے سر ہے۔ احمدی مبلغین نے دن رات اس ملک کی خدمت کر کے اسلام کی لاج رکھ لی ہے۔"

(الفضل ۱۹ر اپریل ۱۹۸۰ء)

معجزانہ شفا

اللہ تعالیٰ کا فضل اس رنگ میں بھی ظاہر ہوا ہے کہ احمدی ڈاکٹر جس مریض پر ہاتھ رکھتا ہے خواہ لوگ اس مرض سے مایوس ہی کیوں نہ ہو گئے ہوں مگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اسے معجزانہ شفا بخشتا ہے، بلکہ ہمارے ڈاکٹر تو خود بھی حیران ہیں کہ ان کے ہاتھوں میں سو فیصد شفا کیسے رکھ دی گئی۔ اس کی وجہ حضور ایدہ اللہ کی دن رات کی دعائیں اور پھر آپ کی طرف سے ہر ڈاکٹر کو یہ نصیحت کہ اپنے مریضوں کے لیے دوا کے ساتھ خوب دعا بھی کرو۔ تا اللہ تعالیٰ ان قربانیوں کو قبول فرمائے۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا:

"آپ الحمدللہ بہت پڑھیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک حسین اور عظیم رنگ میں ایک چھوٹے سے منصوبے کے لیے قربانی کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان قربانیوں کو قبول فرمائے۔"

سیرالیون کے جنوبی صوبہ کے ریذیڈنٹ منسٹر نے احمدیہ کانفرنس ۱۹۸۰ء میں فرمایا:

"قرآن مجید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات بتاتی ہیں کہ یقیناً وہ مومن فلاح پا گئے جو اپنی دعاؤں میں سنجیدہ ہیں احمدی اپنے یقین و ایمان کے طفیل اس قابل ہوئے کہ انہوں نے بہت سے میدانوں میں اس ملک کے باشندوں کی بے لوث خدمت کی ہے۔ مذہبی طبی اور علمی خدمات نمایاں ہیں نیز اپنے نظم و نسق کی بدولت وہ ہر جگہ نمایاں ہیں۔ ہماری حکومت مذہبی آزادی کی علمبردار ہے۔ اور یہ ہمارے لیے خدا کی بہت بڑی نعمت ہے۔ مذہبی رواداری اور آزادی ہی کسی ملک کے باشندوں کے لیے سب سے بڑی نعمت ہوا کرتی ہے۔ مجھے اتفاق ہے کہ احمدیت اپنے نیک مقاصد میں ضرور کامیاب و کامران ہو گی۔ کیونکہ مَیں نے دیکھا ہے کہ دوران کانفرنس دعائیں پروگرام کا حصہ بنی رہی ہیں احمدی دعاؤں کی اہمیت کو خوب سمجھتے ہیں۔ کیونکہ دُعائیں ہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک پہنچنے کا ذریعہ ہیں۔ مَیں مبلغین کرام اور حاضرین سے درخواست کرُونگا کہ وہ سیرالیون میں جولائی میں ہونیوالی کانفرنس کی کامیابی کے لیے دعائیں کریں۔"

(الفضل ۱۹ر اپریل ۱۹۸۰ء)

ایمبولنس — ادویات

دن رات خدمت

شمیم میڈیسنز

بالمقابل فضل عمر ہسپتال

ربوہ

سٹور فون نمبر ۵۲۷

رہائش فون نمبر ۵۲۶

ربوہ سے ملحقہ محلہ

دار الفتوح

میں رہائش رکھنے والے خوش ذوق خواہشمند یقیناً ان خوبیوں کے خواہاں ہوں گے:

- محلہ دارالرحمت وسطی کے نزدیک
- چمن عباس اور ساہیوال روڈ کے درمیان
- پانچ مرلہ، دس مرلہ، ایک کنال کے پلاٹ
- کشادہ سڑکیں۔ میٹھا پانی۔
- باذوق لوگوں کی پسند

نیز ربوہ اور بیرون ربوہ رہائشی پلاٹس۔ مکانات، زرعی زمین خریدنے کے لئے:

اچھی کارکردگی کا حامل

آپ کا پانچ سالہ پرانا ادارہ

بلال اسٹیٹس رجسٹرڈ پراپرٹی ڈیلرز

فون دفتر ۵۰۸ کمیٹی بازار ربوہ فون گھر ۴۰۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شاندار تعلیمی نتائج

احمدیہ سیکنڈری سکولوں کی شہرت کو چار چاند لگانے میں ان کے شاندار تعلیمی نتائج نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ متواتر کئی سال سے ہمارے متعدد سکولوں کے نتائج سکول سرٹیفکیٹ کے امتحان میں سو فیصد نکلتے چلے آرہے ہیں۔ اگر بعض دفعہ اس سے کم درجہ کے بھی ہوں تو پھر بھی ملک کے دوسرے سکولوں کی نسبت سے بدرجہا بہتر ہوتے ہیں۔ غانا میں کماسی سکول کے بعد گذشتہ سال سیرالیون کے احمدیہ سیکنڈری سکول فری ٹاون کو LEVEL (A) تک ترقی دی گئی جس کو مستقل کرنے کے لیے اچھے نتائج کی شرط لگا دی گئی تھی۔ الحمدللہ کہ برادرم اے۔ بی کمارا پرنسپل صاحب کی محنت کام آئی اور اس کلاس کے پہلے شاندار نتائج نے اس سکول کو ہمیشہ کے لیے اس اعزاز کا مستحق بنا لیا۔ الحمدللہ۔ اور یہ ثمرہ ہے جماعت احمدیہ کی شاندار تنظیم اور محنت اور اخلاص کا جس کا اقرار کرتے ہوئے نائیجریا کے ایک چیف انسپکٹر نے احمدیہ سکول کے معائنہ کے بعد لاگ بک میں یوں لکھا:

"اس سکول کو چلانے والی تنظیم ہماری دلچسپی کا باعث ہے اور جس رنگ میں وہ کام کرتے ہیں وہ اس سے بھی زیادہ دلچسپ ہے"

(الفضل جلسہ سالانہ نمبر ۱۹۷۲ء)

سائنسی میدان میں فوقیت

مجھے خوب یاد ہے کہ میں سیرالیون کی وزارتِ تعلیم کے افسران سے جب بھی ملا انہیں میں نے احمدیہ سیکنڈری سکولوں کی سائنس لیبارٹریز اور ان میں کام کرنے والے سائنس گریجوائیٹس کے کام کا مداح پایا اور یہی فوقیت ہمارے سکولوں کو نائیجریا۔ غانا۔ لائبیریا اور گیمبیا میں بھی حاصل ہے گذشتہ چند سالوں میں احمدیت کے مایۂ ناز سپوت محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب (جنکی فزکس میں معرفت و کمال کا اعتراف عالمی نوبل انعام کے ذریعہ بھی کیا گیا ہے) کے گرانقدر تحائف نے ہمارے سکولوں کی سائنس لیبارٹریز کی شہرت کو چار چاند لگا دیئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور ان کی نیک تمناؤں کو جلد بر لائے۔

اس طرح ہمارے سکول مغربی افریقہ میں سائنس کے میدان میں شاندار رنگ میں خدمات سرانجام دینے کے قابل ہو گئے ہیں جن پر وہاں کے ذمہ دار لوگوں کو فخر ہے ان میں سے ایک کا پُرجوش اظہار پڑھیئے۔ لیگوس سٹیٹ (نائیجریا) کے گورنر فرماتے ہیں:

"جماعتِ احمدیہ نائیجریا کی مساعی کا ریکارڈ ہمیشہ ایسا شاندار رہا ہے کہ جو دوسروں کے لیے باعثِ رشک ہے جماعت نے اہالیانِ نائیجریا کے لیے نہ صرف طبی اور تعلیمی سہولتیں مہیا کرنے میں دیگر مذہبی تنظیموں کے ساتھ بہت کامیابی کے ساتھ مقابلہ کیا ہے بلکہ ہماری سوسائٹی کو جو بڑی سرعت کیساتھ انحطاط کی طرف مائل ہے اسلام کی اعلیٰ اخلاقی اور روحانی اقدار کی تبلیغ کے ذریعہ بہتر بنانے کے سلسلہ میں ہر ممکن کوششیں بروئے کار لا رہی ہے میں خدا تعالیٰ سے یہ دعا کرتا ہوں کہ وہ انسانیت کے کاموں کے لیے جماعت کے جوش اور جذبہ کو ہمیشہ قائم و دائم رکھے آمین۔"

(الفضل ۳ مارچ ۱۹۸۰ء)

مساجد کا قیام

جماعت احمدیہ کا واحد مقصد اسلام کو دنیا میں غالب کرنا ہے تا ساری دنیا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھتے ہوئے محمد رسول اللہ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے۔ الحمدللہ کہ ہمارے ڈاکٹروں اور اساتذہ نے اس مقصد کو کبھی بھی اپنی نظروں سے اوجھل نہیں ہونے دیا جس کا ایک ادنیٰ ثبوت یہ بھی ہے کہ وہ جہاں بھی گئے خواہ ہسپتال میں خواہ سکول میں انہوں نے خدا تعالےٰ کی عبادت کی خاطر اسلامی مساجد کی تعمیر کی طرف خاص توجہ دی۔ سیرالیون کی مسجد مہدی (مسنبگی) میری آنکھوں کے سامنے اب بھی فلم کی طرح گھوم رہی ہے۔ جسے ڈاکٹر طاہر محمود صاحب نے بڑی محنت سے بنوایا اور وہاں کے سکول کے پرنسپل عبدالماجد صاحب نے ان سے خوب تعاون فرمایا پھر برادرم مبارک احمد صاحب نذیر پرنسپل احمدیہ سکول جورو حال بواجے بو (جنہیں میں ہمیشہ MOSQUE BUILDER کے نام سے یاد کرتا ہوں) کی بنوائی ہوئی متعدد مساجد میری نظروں کے سامنے یکے بعد دیگرے آرہی ہیں، جورو سکول کی مسجد نیر۔ پھر جورو قصبہ کی احمدیہ مسجد، بواجے بو سکول کی نئی مسجد، بواجے بو ٹاؤن کی مسجد جو سیرالیون میں سب سے بڑی احمدیہ مسجد ہے پھر BO اور KANAMA وغیرہ کی مساجد۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے حبیبؐ کے قول کو انکے حق میں پورا فرمائے اِمَن بنی لِلّٰہِ مَسْجِدًا بنی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ۔

غانا میں وا اور فوبینہ سکولوں کی مساجد کے لیے مکرم رفیق جدران اور مکرم کمال الدین صاحب کی کوششیں قابل قدر ہیں اور اسکورے ہسپتال کے سابق انچارج ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ صاحب نے اسکورے میں مسجد بنوانے کے علاوہ

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ کی شائع کردہ کُتب

سیدنا حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے کلماتِ طیبات
— یعنی —
ملفوظات
جلد ہشتم - نہم - دہم
ہدیہ فی جلد مجلد ۲۵ روپے۔ تینوں جلدیں خریدنے کی صورت میں رعایتی قیمت ۷۰ روپے علاوہ محصول ڈاک

سیدنا حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے پُرشوکت و پُرجلال اشتہارات کا مجموعہ
مجموعۂ اشتہارات
(مکمل سیٹ)
ہدیہ مکمل سیٹ، رعایتی قیمت ۷۰ روپے علاوہ محصول ڈاک

سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کی معرکۃ الآراء تصنیف
دیباچہ تفسیر القرآن
یہ کتاب ایک عرصہ سے نایاب تھی۔ اس میں حضور نے قرآن مجید کے پُرمعارف حقائق انوار و برکات اور اسلام کی بے مثال اعلیٰ اور مکمل تعلیم اور حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کو نہایت عمدہ پیرایہ میں دلائل کے ساتھ پیش کیا ہے۔ یہ کتاب آفسٹ طباعت کے ساتھ اعلیٰ کاغذ پر شائع کی گئی ہے۔ ہدیہ فی جلد مجلد ۲۵ روپے صرف۔ علاوہ محصول ڈاک۔

سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کی
کی معرکۃ الآراء تصنیف
دعوۃ الامیر
جو تبلیغی اور علمی لحاظ سے بے حد مفید ہے۔ اعلیٰ طباعت۔ عمدہ کاغذ۔ دیدہ زیب جلد۔ ہدیہ فی جلد مجلد ۲۵ روپے۔ علاوہ محصول ڈاک

مِنہاجُ الطّالبین
سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کی معرکۃ الآراء تقریر
اخلاق اور تربیت اولاد کے بارہ میں نہایت مفید اور منفرد کتاب
طباعت و کاغذ عمدہ
ہدیہ فی جلد سات روپے علاوہ محصول ڈاک

سَیرِ رُوحانی جلد اول و دوم
سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کی پُر از تاثیر اور روحانیت سے معمور علمی تقاریر کا مجموعہ ہدیہ فی جلد مجلد ۲۵ روپے علاوہ محصول ڈاک

اس کے علاوہ سیدنا حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ اور حضرت المصلح الموعودؓ کی کتب و سلسلہ عالیہ احمدیہ کا دیگر لٹریچر ہمارے ہاں سے طلب فرمائیں۔

فہرست کتب مفت حاصل کریں

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ فون ۴۸۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دارالحکومت اکرا کی وسیع وعریض احمدیہ مسجد کے لیے بھی گرانقدر محنت فرمائی۔ یہ مساجد اسلامی تبلیغ کا مرکز مہیا کرتی ہیں۔ اور ان کے ذریعہ جو انقلاب آرہا ہے اس کا اعتراف غانا کے الحاج شانی محاما نے سویڈرو میں احمدیہ ہسپتال کی افتتاحی تقریب کے صدارتی خطاب میں یوں فرمایا:

"اب غانا میں اسلام کا از سرِنو احیاء جماعت احمدیہ کی تبلیغ کے نتیجہ میں ظہور میں آیا ہے سویڈرو کا شہر جو پہلے عیسائی شمار ہوتا تھا اب اسے یہ فخر حاصل ہے کہ اس کی آبادی کا اکثر حصہ مسلمانوں پر مشتمل ہے۔"

(الفضل ۶ ۱۳۵۱ھ)

ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات

مغربی افریقہ میں جس اسلامی انقلاب کی داغ بیل ۱۹۲۱ء میں حضرت الحاج مولانا عبدالرحیم صاحب نیر نے رکھی تھی، جسے تحریک جدید کئی سالوں سے سیراب کرتی چلی آرہی ہے اور پھر اس علاقہ کو شاہراہ غلبہ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھانے کے لیے نصرت جہاں پروگرام میں خدا تعالیٰ نے جو غیر معمولی برکت ڈالی ہے۔ میں نے اس کی چند جھلکیاں ہی تو پیش کی ہیں مگر یہ ہر عقلمند کو یقین دلاتی ہیں کہ مغربی افریقہ میں اسلامی انقلاب آیا ہی چاہتا ہے۔ یہی حقیقت ایک عیسائی عالم نے ۱۹۶۱ء میں بھانپ لی تھی جب ہمارے پہلے میڈیکل مشنری ڈاکٹر شاہنواز صاحب مرحوم نے سیرالیون میں قدم رکھا تھا وہ عیسائی عالم کہتا ہے:۔

"جس دن میں نے سیرالیون چھوڑا اسی دن اسلام کا پہلا میڈیکل مشنری پہنچا یہاں کے مقامی پریس نے نہایت مختصر سی خبر اس کے متعلق شائع کیں جہاں تک مجھے علم ہے کسی عیسائی لیڈر نے اس کا نوٹس نہ لیا مگر میرے نزدیک یہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا ایک اور نشان ہے اب مسلمان بھی عیسائی مشنریوں کے طور طریقوں کو اپنا رہے ہیں اور یہ اسلامی طبّی مشن اس پروگرام کا ایک حصہ ہے جو جماعت احمدیہ چلا رہی ہے اور جسے مغربی افریقہ میں اسلامی انقلاب لانے کے لیے پیش رو کی حیثیت حاصل ہے۔"

(ورلڈ کرسچین ڈائجسٹ جون ۱۹۶۱ء)

احمدیہ مساعی کی تقلید

چودھویں صدی ہجری کے شروع میں عالم اسلام مایوسی میں ڈوبا ہوا تھا۔ حالی جیسے نادر شاعروں نے اسلام کے مرثیے تک پڑھ چھوڑے تھے مگر خدا تعالیٰ نے غلبہ صلیب کے اس زمانہ میں حضرت بانی سلسلۂ احمدیہ کو کسرِ صلیب کے لیے بھیجا آپ نے قرآن عظیم کے دلائل سے عیسائیت کے خلاف ایک محاذ کھڑا کر دیا اور آپ کی جماعت نے اسلام کی ترقی کے لیے وہ کام کر دکھائے جن کی تقلید کے لیے دوسرے بھی کوشاں ہیں چنانچہ نائیجیریا کے موجودہ صدر شیخو شغاری نے بھی دسمبر ۱۹۷۹ء میں اپنے ایک پیغام میں فرمایا:

"میں نے بنظرِ غائر دیکھا ہے اور یہ امر میرے لیے باعث سکون ہے کہ جماعت احمدیہ تبلیغِ اسلام سکولوں اور شفاخانوں کے قیام کے میدان میں بدستور بڑے ثبات کے ساتھ ترقی پذیر ہے۔ اس جہت میں جماعت کی مساعی انتہائی قابل تعریف ہیں اور دوسری تمام رضاکارانہ طور پر کام کرنے والی تنظیموں کے لیے باعث تقلید ہیں میری انتظامیہ ایسے تمام نائیجرین لوگوں کی جو اچھا مطمحِ نظر رکھتے ہوں اور باہمی کوششوں سے سکول ہسپتال اور دیگر رفاہی خدمات سرانجام دینا چاہتے ہوں انکی پورے طور پر حمایت کرتی ہے۔"

(الفضل ۳ مارچ ۱۹۸۰ء)

پُرجوش مظاہرہ

سطور بالا میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مہمات نیز احمدیہ سکولوں اور احمدیہ ہسپتالوں کے ذریعہ رونما ہونے والے خاموش انقلاب کی چند جھلکیاں آپ نے ملاحظہ فرمائی ہیں نیز ساتھ ہی ساتھ آپ نے افریقن لیڈروں کی طرف سے خوشی اور تشکر کے اظہار بھی پڑھے ہیں مگر جو پُرجوش مظاہرہ ان اقوام نے اپنے محسن حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حالیہ دورہ ۱۹۸۰ء کے دوران کیا اس کی مثال ان کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ تو لیجئے اس کا آنکھوں دیکھا حال الفضل کے خصوصی نمائندہ کی قلم سے پیش کرتا ہوں جس کو پڑھکر روح وجد میں آجاتی ہے اور زبان بے اختیار اللہ اکبر پکار اُٹھتی ہے۔

"حضور ایدہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۲۴ راگست کو نائیجیریا کے دارالحکومت لیگوس سے بذریعہ ہوائی جہاز گھانا کے دارالحکومت اکرا پہنچے تو طیارہ ابھی فضا میں نیچی پرواز کرتے ہوئے فضائی مستقر پر اُترنے کی تیاری میں مصروف تھا کہ جہاز میں سوار تمام مسافر ایک نہایت درجہ عجیب وغریب اور دلکش منظر دیکھکر متعجب ہوئے اور

کیوریٹو سسٹم CURATIVE SYSTEM کی خاص ادویات کا نرخنامہ

نرخنامہ 140 کیورز CURES

بواسیر کی کیور	PILES CURE
دمہ کی کیور	ASTHMA CURE
موتیا بند کی کیور	CATARACT CURE
نزلہ کی کیور	CATARRH CURE
کھانسی کی کیور	COUGH CURE
ٹانسلز کی کیور	TONSILS CURE
موہکوں کی کیور	WARTS CURE
زکام کی کیور	COLD CURE

(CURES) 140
پندرہ روپے -/15 فی کیور دستیاب ہیں ایک سو چالیس کیورز کی مکمل فہرست مفت حاصل کریں۔

مرغیوں اور پرندوں وغیرہ کی ادویات

اکسیر رانی کھیت (گولیاں)	AK. RANI KHET.
رانی کھیت انجکشن	RANI KHET INJECTION
پولٹری کیور	POULTRY CURE
ہین ٹانک	HEN TONIC
ایگ انکریز	EGG INCREASE

فی شیشی -/2۔ درجن -/18 فی گرس 201/60 بونس علاوہ
پولٹری ادویات کا مفصل لٹریچر مفت

دانت مت نکلوایئے

دانتوں اور مسوڑھوں کی ادویات کا نرخنامہ
اینٹی پائیوریا (ANTI PYORRHEA) مسوڑھوں کی دوا۔ -/15
اینٹی کیریز (ANTI CARIES) دانتوں کے گھن کی دوا -/15
پائیوریا منجن (PYORRHEA POWDER) -/5
ٹوتھ کیور، (TOOTH CURE) دانت درد کی دوا -/3

اکسیر گلٹی پستان، اکسیر کنار، اکسیر اپھارہ، تریاق زہرباد
سمیت 33 اکسیرات حیوانات
فی پیکٹ -/2 ، درجن -/18 ، گرس 201/60 بونس علاوہ
حیوانات کی ادویات کا مفصل لٹریچر مفت

ٹنکچرز، پوٹنسیاں، شوگر آف ملک۔ گولیاں ٹکیاں خالی شیشیاں۔ جرمنی کی سیلڈ ادویات اور ہومیوپیتھک بائیوکیمک کتب وغیرہ پاکستان کے تھوک فروشوں کے متوازی نرخوں پر دستیاب ہیں۔

ہومیوپیتھک و بائیوکیمک ادویات وکتب کا مرکز:۔

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان
لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس: گولبازار ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے تعجب کا اظہار کئے بغیر نہ رہے اس لیے کہ فضائی مستقر کی وسیع و عریض عمارت کی تمام چھتیں اور لاتعداد و بے حساب انسانوں سے پٹی پڑی تھیں اور وہ اپنے ہاتھوں میں سفید رومال لیے انہیں ہلا ہلا کر خوشی سے اچھل رہے تھے اور فلک شگاف نعرے لگا رہے تھے اور سمندر کی سیماب صفت لہروں کی طرح ان کے شوق فراواں کا تلاطم اور جوش و خروش لحظہ بلحظہ بڑھتا ہی جا رہا تھا مختلف ملکوں اور قوموں سے تعلق رکھنے والے مسافر حیران تھے کہ جوں جوں طیارہ زمین کی طرف اتر رہا ہے چھتوں پر ٹڈی دل کی طرح چھائے ہوئے لاتعداد انسانوں کے سفید رومال ہلانے اور خوشی سے نعرے لگانے کی کیفیت فزوں سے فزوں ہوتی جا رہی ہے سرتاپا شوق کے یہ لاتعداد پُتلے اپنی ناقابل بیان حالت سے یہ تاثر پیدا کر رہے تھے کہ گویا فضائی مستقر کی چھتوں پر آسمان سے غول در غول طائرانِ قدس کا نزول ہوا ہے اور وہ خوشی کے عالم میں اپنے سفید براق پر ہوا میں پھڑ پھڑا رہے ہیں اور ساتھ کے ساتھ بہت اونچے سُروں میں خوشی کے میٹھے بول الاپ رہے ہیں:۔ (الفضل ۲۰ نومبر ۱۹۸۰ء)

یہ تو تھا عوام کا پُرجوش مظاہرہ اب خواص کا حال پڑھیے:۔

"حکومتِ غانا کو حضور ایدہ تعالیٰ کی تشریف آوری کی اطلاع تھی تو اس نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو معہ قافلہ سٹیٹ گیسٹ ہاؤس میں ٹھہرانے پر اصرار کیا یہی نہیں بلکہ حکومت نے حضور کے استعمال کیلئے ایک موٹر کار مع ڈرائیور پیش کی۔ اور غانا کے مختلف علاقوں میں جانے کے لیے ایک ہوائی جہاز مخصوص کرنے کے احکام بھی صادر کیئے۔ چنانچہ فضائی مستقر سے حضور مع اہل قافلہ سٹیٹ گیسٹ ہاؤس کی جانب (جو ایڈولاج کے نام سے موسوم ہے) اس حال میں روانہ ہوئے کہ پولیس کا حفاظتی دستہ جیپ میں سوار حضور کی موٹر کار (جس پر ایک چھوٹے سائز کا لوائے احمدیت لہرا رہا تھا) کے عقب میں تھا اور پولیس کے سپاہی متعدد موٹر سائیکلوں پر سوار آگے آگے جا رہے تھے کیونکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ غانا کی خبر ریڈیو اور ٹیلیویژن کے ذریعہ بار بار نشر اور ٹیلی کاسٹ ہو چکی تھی اور لوگ حضور کی تشریف آوری کے پہلے سے ہی منتظر تھے اس لیے حضور کی موٹر جس راستے سے بھی گذری لوگوں نے قطاروں میں دو رویہ کھڑا ہو کر اور ہاتھ ہلا ہلا کر حضور کو خوش آمدید کہا۔" (الفضل ۲۱ نومبر ۱۹۸۰ء)

اندرونِ ملک کا بھی کچھ حال سنیئے:۔

"جماعت کی گرانقدر مساعی اور بے لوث خدمات ہی کا نتیجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جب حضور غانا کے چھ روزہ دورہ پر یہاں تشریف لائے تو حکومت اور عوام نے حضور کو خوش آمدید کہنے اور حضور کی راہ میں آنکھیں بچھانے میں کوئی کسر نہ اُٹھا رکھی۔ حضور جہاں بھی تشریف لے گئے لوگ اس کثرت سے حضور کی زیارت کیلئے کھنچے چلے آئے اور انہوں نے اس دلی اخلاص کے ساتھ حضور کا خیر مقدم کیا اور ایسے والہانہ انداز میں خوشی کے شادیانے بجائے کہ مسلسل چھ روز تک ملک کے مختلف حصوں میں جشن کا سا سماں بندھا رہا۔ حضور نئی مساجد کا افتتاح کرنے نیز سکولوں اور ہسپتالوں کا معائنہ فرمانے جس ملک میں بھی تشریف لے گئے ہر طبقہ اور ہر مذہب و ملت کے لوگ اس کثرت سے حضور کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے کھنچے چلے آئے اور پھر انہوں نے سڑکوں راستوں اور گزرگاہوں پر دو رویہ کھڑے ہو کر ہاتھ ہلا ہلا کر اور خیر مقدمی نعرے لگا لگا کر اس قدر خوشی کا اظہار کیا اور اپنی خوشی کے اظہار کیلئے ایسے ایسے والہانہ انداز اختیار کئے کہ حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ کی دعا

"پھیر دے میری طرف اے ساربان جگ کی مہار"

کی مقبولیت کا ایک نہایت مبتم بالشان نظارہ آنکھوں کے سامنے آگیا۔ الحمد للہ علی ذلک"

الفضل ۱۵ / اکتوبر ۱۹۸۰ء

راولپنڈی اور اسلام آباد میں جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے آپکا اپنا با اعتماد ادارہ

ہلشی فری پراپرٹی سنٹر

چوہدری ظفر الحق روڈ راولپنڈی

اعلیٰ کارکردگی میں ایک قابلِ اعتماد نام

ADVANCED AND EVER ADVANCING
MITSUBISHI
ELECTRIC TOKYO JAPAN

مِٹسُوبِشی الیکٹرک

پیکجڈ ایئر / واٹر کولڈ ایئر کنڈیشنرز

PACKAGED AIR AND WATERCOOLED AIR-CONIDITIONORS, CHILLERS.

مِٹسُوبِشی AIRCOOLED / WATER COOLED ایئر کنڈیشننگ مشینری کا شمار دنیا کی اعلیٰ ترین ایئر کنڈیشننگ مشینری میں ہوتا ہے۔

کم خرچ، مستحکم ڈیزائن، قوّت، استعمال اور تنصیب میں آسانی، ہر پہلو سے یہ ایئر کنڈیشنرز انفرادیت کے حامل ہیں یعنی وہ تمام خوبیاں ہیں جن کی وجہ سے مِٹسُوبِشی ایئر کنڈیشنرز کو دنیا بھر میں شہرت اور اعتماد حاصل ہے۔ ایئر کنڈیشننگ کی ہر ضرورت کے لئے مِٹسُوبِشی ایئر کنڈیشننگ مشینری پسند فرمایئے۔ حاضر سٹاک اور INDENT کی بنیاد پر دستیاب ہیں۔

تقسیم کنندگان:۔ احمد اینڈ احمد لمیٹڈ

صدر دفتر:۔ ۴۳/۱۰-۱-اے بلاک نمبر ۶ - پی ای سی ایچ ایس کراچی - ۲۹

فون نمبر:۔ ۴۳۴۲۶۷

شاخ: جے ۱۹۵ - آدم جی روڈ راولپنڈی کینٹ

فون نمبر:۔ ۶۵۶۸۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلبہ دینِ خاتم الانبیاءؐ کے لئے عدیم المثال تحریک

۱۔ صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ ۲۔ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

جماعت احمدیہ کا قیام

جماعت احمدیہ کا قیام مارچ ۱۸۸۹ء میں ہوا۔ اس طرح مارچ ۱۹۸۹ء میں ایک صدی پوری ہو جاتی ہے۔ اس عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے بانیٔ سلسلہ احمدیہ کو جو کامیابیاں عطا فرمائیں اور اللہ تعالیٰ کے جو فضل اور برکتیں اس جماعت پر نازل ہوئیں۔ ان کی تفصیلات میں جائے بغیر صرف ایک ہی دلیل اس بات کے لئے کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت جماعت کے ساتھ ہے۔

بانیٔ سلسلہ احمدیہ اپنے دعویٰ سے پہلے ایک گمنام بستی میں گمنامی کی زندگی گزار رہے تھے اور دعوے کے ساتھ ہی آپ کی شدید مخالفت شروع ہو گئی۔ ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہاماً بتایا۔

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم کے نتیجہ میں آپ کے پیروکاروں کی تعداد ایک کروڑ سے تجاوز کر چکی ہے۔ اور دنیا کے کناروں تک آپ کا نام اور آپ کی تبلیغ پہنچ چکی ہے۔ آپ نے فرمایا ؎

یہ فتوحات نمایاں یہ تواتر سے نشاں
کیا یہ ممکن ہے بشر سے کیا یہ مکّار کا کار
ایسی سرعت سے یہ شہرت ناگہاں سالوں کے بعد
کیا نہیں ثابت یہ کرتی صدقِ قولِ کردگار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم)

ان حقائق کی موجودگی میں جماعت حق بجانب ہو گی کہ صدی پورا ہونے پر وہ شاندار جشن منائے اور خوشی کا اظہار اور اللہ تعالیٰ کا شکرانہ ادا کرے۔

ایک عظیم منصوبہ کی تحریک

آخر دسمبر ۱۹۷۳ء میں جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ربوہ میں منعقد ہوا۔ اس جلسہ کو یہ بھی خصوصیت حاصل تھی کہ اس میں جہاں دنیا کے متعدد ممالک سے احمدی جلسہ میں شمولیت کے لئے انفرادی طور پر آئے وہاں بیس ممالک سے جماعت کے نامزد وفود نے بھی شرکت کی۔ نائیجیریا، انڈونیشیا، سیرالیون، سویڈن، کینیا، یوگوسلاویہ، غانا، ڈنمارک، ماریشس، مغربی جرمنی، امریکہ، سوئٹزرلینڈ اور ملیشیا کے اصل باشندے ان وفود میں شامل تھے۔

اس عالمگیر نمائندہ جلسہ سالانہ میں حضرت ناصر الدین امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے غلبۂ دینِ خاتم الانبیاءؐ کا ایک عظیم منصوبہ جماعت کے سامنے رکھا۔ جسے صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کا نام دیا گیا۔ اور حضور ایدہ اللہ نے اس منصوبہ کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے جو فنڈ قائم فرمایا اس کا نام صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ رکھا۔ سولہ سال کے بعد جماعت پر پہلی صدی کا اختتام اور دوسری صدی کا آغاز ہوتا تھا۔ اس لئے آپ نے فرمایا کہ یہ عظیم منصوبہ سولہ سال پر ممتد ہوگا۔ فرمایا۔

"اس سولہ سال کے عرصہ میں یہ بات بھی ہمارے مدنظر رہے گی کہ ہم اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے پہلی صدی کی بنیاد دل

سونے چاندی کے زیورات اعلیٰ اور جدید ڈیزائنوں میں بنوانے کے لئے
اور
خرید و فروخت کے لئے
نیز
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کی انگوٹھیاں دیدہ زیب ڈیزائنوں میں اور سندھی و نورتن کو کے
خریدنے کا اعلیٰ مرکز
پاک گولڈ سمتھ
میاں عبد المنان ناصر ولد میاں عبد السلام صاحب نزد جمال بیکری گولبازار ربوہ
فون نمبر ۵۵۰

کو مضبوط اور دوسری صدی کے استقبال کے لئے حالات کو سازگار بنانے کی کوشش کریں گے۔"

(روزنامہ الفضل ۱۰-۲/۴)

منصوبہ کا ماٹو "حمد و عزم"

حضرت امام جماعت احمدیہ نے اس عظیم منصوبہ کا ماٹو حمد اور عزم تجویز کیا ہے۔ فرماتے ہیں:۔

"میں نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جماعت کو یہ بتایا تھا کہ یہ عظیم منصوبہ جس کا میں اعلان کر رہا ہوں اس کا ماٹو (MOTTO) دو بنیادی حقیقتیں ہیں جن کو حمد اور عزم کے دو لفظوں سے پکار سکتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے ہم عاجز بندوں پر مہدی موعود علیہ السلام کی بعثت کے ساتھ بڑی ہی رحمتیں نازل کرنی شروع کی ہیں اور ہم حمد کے ترانے گاتے ہوئے پختہ عزم کے ساتھ اس راہ پر گامزن ہیں جس کی تعیین غلبۂ اسلام کے لئے آسمانوں پر ہوئی"

(روزنامہ الفضل ۱۰-۲/۴)

منصوبہ کا پروگرام

آپ نے اشاعت اسلام کے اس منصوبہ کا پروگرام جماعت کے سامنے رکھتے ہوئے فرمایا۔

"غلبۂ اسلام کا یہ منصوبہ اتنا بڑا منصوبہ ہے کہ نوع انسانی میں اتنا بڑا اور کوئی منصوبہ نہیں ہے۔ اس لحاظ سے کہ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ نوع انسانی کے لئے جن برکات کا سامان پیدا کیا گیا تھا ان برکات کو ہر فرد بشر تک پہنچانا ہے اور کامیابی کے ساتھ ان کے دل جیتنا ہے۔ یعنی یہ وہ منصوبہ ہے جس کی ابتدا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مبارک وجود سے ہوئی اور جس کی انتہاء بھی آپؐ ہی کی قوت قدسیہ اور روحانی برکات کے ساتھ مہدی موعود کے ذریعہ مقدر ہے۔ پس یہ ایک بہت بڑا منصوبہ ہے جو دنیا میں تبلیغ اسلام اور اشاعت قرآن کے لئے جاری کیا گیا ہے۔"

(الفضل ۱۰-۲/۴)

افراد جماعت کی صحیح تربیت

الہٰی جماعتیں اسی صورت میں ترقی کر کے کامیاب ہو سکتی ہیں کہ اس کے افراد کی ایسی عمدہ تربیت کی جائے کہ وہ اپنے عمل سے ثابت کر دیں کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہیں۔ اور اپنے دین کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے ہر دم تیار رہیں گے اور جب بھی انکو میدان عمل میں آنے کے لئے کہا جائے گا وہ لبیک اللّٰھم لبیک کہتے ہوئے نکل آئیں گے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نے تمام افراد جماعت کو نصیحت فرمائی:۔

"اگلے چودہ سال کا زمانہ میرے نزدیک تربیت پر بہت زور دینے کا زمانہ ہے۔ جس میں ہزاروں ہزار احمدیوں کو تربیت یافتہ ہونا چاہیئے۔ اور پھر اس کے بعد جیسا کہ میں نے پہلے بھی کئی دفعہ بتایا ہے غلبۂ اسلام کی صدی کا ہم نے استقبال کرنا ہے۔ بہرحال تربیت ساتھ کی ہوئی ہے۔ لیکن بعض اوقات تربیت پر زیادہ زور دینا پڑتا ہے۔ اور بعض دفعہ اعمال کی طرف زیادہ توجہ دینی پڑتی ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ تربیت بھی ہوتی رہتی ہے۔ کیونکہ اپنے اندر اسلام کو قائم رکھنے اور شریعت محمدیہ کے انوار کو دوسروں تک پہنچانے کے لئے زیادہ توجہ دینی پڑتی ہے۔ اور مستانہ وار جہاد کرنا پڑتا ہے۔"

(الفضل ۲-۱/۵)

آپ نے جماعت کی ذیلی تنظیم مجلس انصار اللہ کے اراکین کو ہدایت فرمائی کہ وہ اپنی عمر کے لحاظ سے اس قابل ہیں کہ آئندہ نسلوں اور موجودہ نسل کی صحیح رنگ میں تربیت کر سکیں۔ اس لئے وہ تربیت کا جامع پروگرام بنا کر اس پر عمل شروع کر دیں۔ اور اسلام کی ابدی صداقتوں کو نئی نسل کے سامنے دوہراتے چلے جائیں اور ایسا تربیتی

کارکردگی کے لحاظ سے قابلِ اعتماد اور بے مثال ادارہ

کانٹی نینٹل کارگو سروسز کراچی

CONTINENTAL CARGO SERVICES KARACHI.
CUSTOMS CLEARING FORWARDING AND SHIPPING AGENTS
12-D, 3RD FLOOR MOTANDAS BLDG. M.A JINNAH ROAD KARACHI-2

بیرونی ممالک سے سامان درآمد و برآمد کرنے والوں کے لئے ہماری خدمات حاضر ہیں۔ احمدی احباب اپنے اس ادارہ کی اعلیٰ خدمات سے فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔

خصوصیات:۔
(۱) مال کی بروقت کلیرنس (CLEARANCE) اور ترسیل (FORWARDING) کا خاص انتظام
(۲) پرسنل بیگیج (UN-ACCOMPANIED BAGGAGE) کلیر کروانے کی خاص سہولت
(۳) کار اور ٹریکٹرز کلیر (CLEAR) کروانے اور اس کے خرید اور فروخت کرنے کا خاص بندوبست
(۴) کراچی سے لاہور ڈرائی پورٹ (DRY-PORT) پر مال منتقل کروانے کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے۔

اور

امپورٹس و ایکسپورٹس کے متعلق ہر قسم کی مزید معلومات کے لئے
(۱) شیخ مبشر احمد (۲) شیخ طارق احمد انور سے رابطہ قائم کریں اور درج ذیل پتہ پر رجوع فرمائیں۔

میسرز:۔ کانٹی نینٹل کارگو سروسز
پتہ:۔ ۱۲ ڈی (تیسری منزل) موٹن داس بلڈنگ ایم۔ اے جناح روڈ
کراچی نمبر ۲
فون نمبر ۲۲-۴۶۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماحول پیدا کریں اور اپنے گھروں میں اپنی مساجد میں اپنے ڈیروں میں اور بیٹھکوں میں ان باتوں کو دہرائیں۔

خدا تعالیٰ کا فیصلہ

جماعت احمدیہ کا قیام ہی اللہ تعالیٰ نے غلبۂ اسلام کے لئے فرمایا ہے۔ اس منصوبہ کو کامیاب بنانے کے لئے آپ نے جماعت میں کئی خطبات ارشاد فرمائے۔ تاکہ جتنا عظیم کام ان کے سپرد ہے اسی کے مطابق وہ اپنے اندر جوش اور ولولہ پیدا کریں۔ آپ نے فرمایا:-

"خدا تعالیٰ نے آسمانوں پر یہ فیصلہ کر رکھا ہے کہ آج ساری دنیا میں اسلام کا غلبہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ مقدر ہے۔ ہم خدا تعالیٰ کے خادم ہیں۔ جو اس خدمت میں مزہ ہے وہ دنیا کی کسی اور چیز میں نہیں ہے۔ ہم نے بحیثیت جماعت اجتماعی طور پر خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کیا۔ اور اس کے وعدوں کو اپنی زندگی میں پورا ہوتے دیکھا۔ اس فضل کو آسمان سے بارش کے قطروں کی طرح نازل ہوتے دیکھا اور اس کی رحمت کے جلووں کو اپنی جماعت میں کچھ اس طرح محسوس اور مشاہدہ کیا کہ اس کے بعد دنیا کے جو کھلونے صبح و شام بکتے رہتے ہیں۔ ان کی طرف ہماری توجہ ہی نہیں ہوتی۔ کیونکہ ہم تو خدا تعالیٰ کے عشق میں مست ہیں۔ اور ان چیزوں کی پرواہ کئے بغیر شاہراہ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھنے والی قوم ہیں۔" (الفضل ۱۱/۴/۷ : ۳)

منصوبہ کا دیگر پروگرام

تربیت افراد جماعت کے علاوہ اس منصوبہ کے پروگرام میں یہ باتیں شامل ہیں:-

ا۔ دنیا کے مختلف ممالک میں مشن ہاؤسز کا قیام۔

ب۔ دنیا کے مختلف ممالک میں مساجد کی تعمیر۔

ج۔ دنیا کی ایک سو زبانوں میں اسلام کی بنیادی تعلیم کے تراجم کی بکثرت اشاعت

د۔ دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن مجید (مع مختلف زبانوں میں ترجمہ) کی بہت وسیع پیمانہ پر اشاعت۔

ہ۔ اسلامی لٹریچر کی بڑی کثرت سے اشاعت

و۔ اس کے ذریعہ دنیا کے تمام ممالک کے باشندوں کی تربیت و اصلاح کر کے ان کو اسلام میں شامل کر کے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مبارک جھنڈے تلے لانا

ز۔ ادائیگی حقوق طلباء کا عظیم منصوبہ (جس کے نتیجہ میں کوئی احمدی طالب علم اپنی خداداد صلاحیتوں کو اجاگر کرنے سے محروم نہیں رہے گا)

ح۔ غلبۂ اسلام کے حصول کے لئے ہر ضروری پروگرام جو حضرت امام جماعت احمدیہ بعد میں اس کا حصہ بنائیں۔

منصوبہ کے شیریں ثمرات

اس منصوبہ کے اس وقت تک جو شیریں ثمرات حاصل ہو چکے ہیں وہ یہ ہیں۔

۱۔ ملک سویڈن کے مشہور شہر گوٹن برگ میں ایک شاندار مسجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر اور اس کے نتیجہ میں بیسیوں سعید روحوں کا قبول حق (ملک کی سب سے پہلی مسجد)

۲۔ لندن میں عالمی کسر صلیب کانفرنس کا کامیاب انعقاد جس کے نتیجہ میں پریس، ریڈیو اور ٹیلیویژن کے ذریعہ کروڑوں انسانوں تک اسلام کا پیغام پہنچا (صرف اخبارات جن میں اسلام کے حق میں مضامین شائع ہوئے ان کی مجموعی تعداد اشاعت اٹھارہ کروڑ بنتی ہے۔ ریڈیو اور ٹی وی اس کے علاوہ ہیں۔

۳۔ ملک ناروے کے دارالخلافہ اوسلو میں شاندار مسجد اور مشن ہاؤس کا قیام (ملک کی سب سے پہلی مسجد ہے)

۴۔ ملک سپین میں مسلمانوں کے خاتمہ کے پانچ سو سال بعد حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کے ہاتھوں سب سے پہلی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا جانا (انشاء اللہ یہ مسجد ایک سال تک پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے گی۔)

۵۔ سرینگر کشمیر (جہاں حضرت مسیح مدفون ہیں) میں شاندار مسجد اور دار التبلیغ کی تعمیر۔

۶۔ قرآن کریم کی بہت وسیع اشاعت

۷۔ اسلامی لٹریچر کی وسیع پیمانہ پر اشاعت

۸۔ ادائیگی حقوق طلباء کی عظیم الشان تحریک کا عملی اجراء۔

حضرت بانی سلسلۂ احمدیہ نے فرمایا تھا:-

(بقیہ صفحہ ۳۶ پر دیکھیں)

راولپنڈی اور اسلام آباد میں جائیداد کی خرید و فروخت
کیلئے
آپ کا اپنا با اعتماد ادارہ
پراپرٹی ایکسچینج سنٹر
داؤد بلڈنگ۔ آب پارہ۔ اسلام آباد
ٹیلیفون نمبر ۲۲۲۴۴ اور ۲۹۴۳۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ
کے فضل کو جذب کرتی ہے۔

فون:- ۵۳۴
ہمدردانہ مشورہ اور قابلِ اعتماد اصولی علاج کیلئے مطب ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ

سونے اور چاندی کے اعلیٰ، معیاری، عروسی زیورات نیز
مغلیہ دور کے کندن کے اعلیٰ ڈیزائن بنانے کیلئے

نیو راحت علی جیولرز

غلام احمد اینڈ برادرز، اکبر بازار شیخوپورہ، فون نمبر ۳۱۸۱
رہائش فون نمبر ۳۹۹۱
کو یاد رکھیں!

جملہ احباب جماعت احمدیہ کو پندرھویں صدی کا پہلا جلسہ مبارک ہو۔

کوسموس ڈرائی کلینرز

چوک حسین آگاہی ملتان شہر نزد مسجد احمدیہ
پارچہ جات جدید ترین پلانٹ کے ذریعہ ڈرائی کلین ہوتے ہیں
احباب جماعت کیلئے ۲۵ فیصد کی خصوصی رعایت ہے
فون نمبر: ۳۰۸۷۲

ماہنامہ مصباح ربوہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا قدیمی آرگن دینی اخلاقی اور علمی مضامین کا بہترین مرقع۔ اس ماہنامہ کی توسیع اشاعت اور قلمی معاونت آپ کا ملّی فریضہ ہے۔ اشتہارات کے حصول کے ذریعہ اس کی مالی مدد کیجئے اور دوسری بہنوں کو بھی تلقین کیجئے۔

مدیرہ ماہنامہ مصباح ربوہ

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔
(مینجر الفضل ربوہ)

مایوس و پریشان

ایسے مریض جو ہر قسم کا علاج کروا کر مایوس ہو چکے ہوں اور کسی بھی مرض میں مبتلا ہوں تو آج ہی مفصل علامات مرض لکھ کر بذریعہ ڈاک جرمن وامریکن ہومیو پیتھک ادویات سے علاج کروائیں یا خود تشریف لائیں۔

ہومیو پیتھک ڈاکٹر ایس۔اے۔رحمن
شاہ ہومیو پیتھک اسٹورز اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ

نرینہ اولاد سے محروم، بے اولاد اور مرض اٹھرا کی شکار دکھی عورتوں کیلئے
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام — ہوالشافی — دواخانہ حکیم نظام جان
حکیم انوار احمد جان ابنِ حکیم نظام جان، چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ فون نمبر ۷۳۹۹۷

ماہنامہ خالد ربوہ

ماہنامہ "خالد" نوجوانوں کی عالمگیر تنظیم خدام الاحمدیہ کا مرکزی ترجمان ہے۔ اس بلند پایہ مجلہ میں مجلس کی سرگرمیوں کے ساتھ نوجوانوں کے مناسب حال نہایت عمدہ علمی و تربیتی مضامین پیش کئے جاتے ہیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے اراکین کے علاوہ دیگر احباب کے لئے بھی خالد کا مطالعہ یقیناً بہت مفید ہوگا۔

سالانہ چندہ ۱۵ روپے ہے۔
(مینیجر ماہنامہ "خالد" ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صا ۲۲

اسلام کی نشاۃِ اولیٰ کے دوران سپین میں اسلامی مملکت کیسے قائم ہوئی

کر کے آگے بڑھے تو تدمیر نے انہیں ہر طرف سے گھیر کر ختم کر دینا چاہا وہ سمجھتا رہا کہ انہیں ختم کرنا اس کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے، لیکن بعد میں مقابلہ کرنے پر اسے معلوم ہو گیا کہ یہاں تو معاملہ ہی کچھ اور ہے یہ نئی حملہ آور قوم تو پہاڑ کی مانند مضبوط اور ڈٹ جانے والے اور تیزی میں برق کی طرح ہیں اور لڑنے میں بھی اِن کا کوئی ثانی نہیں۔ چنانچہ انہوں نے تدمیر کی فوج پر یوں یلغار کی جیسے کوئی آندھی یا بہت بڑا سیلاب ہر چیز کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے۔ یہ مجاہدین اسلام ہر مقابلے کے وقت بگولا بن کر اُٹھتے اور بادل بن کر ہر طرف سے اپنے مدمقابل پر یوں چھا جاتے کہ وہ لوگ نہتے اور بیکار ہو کر رہ جاتے یا تلوار اُنہیں ختم کر دیتی۔ ان نو واردین کا یہ عزم و جرأت اور بہادری اور فتح کے بعد نیک دلی نرمی اور رحم و کرم بھی اندلس کے باشندوں نے اپنی تاریخ میں کسی دشمن میں نہ دیکھا تھا۔ بالآخر جب تدمیر کو پے در پے کئی شکستوں اور پسپائی کا منہ دیکھنا پڑا تو اس کا حوصلہ پست ہو گیا اور ہمت نے جواب دے دیا۔ چنانچہ اس نے مجبور ہو کر اپنے شہنشاہ کو لکھا کہ:

"ایک ایسی قوم نے ہم پر حملہ کیا ہے جس کے متعلق ہم یہ بھی معلوم نہیں کر سکے کہ یہ لوگ زمین سے نکلے ہیں یا آسمان سے اُترے ہیں۔ میں نے ان کا مقابلہ کیا ہے روکنے کی ہر چند کوشش کی ہے، لیکن یہ تو ایک خطرناک طوفان اور تیز و تند آندھی اور بگولوں کی مانند ہیں۔ ہم انہیں نہ روک سکے ہیں نہ کسی جگہ ٹھہرا سکے ہیں۔ آپ جلد یہاں پہنچیں اور پوری قوت اور تمام لاؤ لشکر کے ساتھ آئیں، نہایت کٹھن اور سخت مقابلہ ہے جواب میرے بس کی بات نہیں رہی۔"

شہنشاہِ سپین کی ٹڈی دل فوج کو شکستِ فاش اور اسلامی مملکت کا قیام

شہنشاہ لذریق اُس وقت بلبلونہ میں تھا اُسے یہ وحشتناک خبر ملی تو اس نے اپنے وزیروں امیروں اور مشیروں کو مشورہ کے لیے بلایا اور تمام حالات بتائے اور بات چیت کے بعد طے پایا کہ ہر طرف سے فوجیں بلالی جائیں اور مل کر حملہ آور کی قوت کا مقابلہ کیا جائے۔

سپہ سالار طارق بن زیاد تدمیر کو شکست پر شکست دیتے ہوئے شذونہ تک پہنچ چکے تھے کہ انہیں بتایا گیا شہنشاہ لذریق (راڈرک) خود ایک ٹڈی دل لشکر کے ساتھ ان کے مقابلے کے لیے آ رہا ہے۔ چنانچہ وہاں پر ان سات ہزار سرفروش مجاہدین اسلام کے ساتھ اس لشکرِ کفار کا مقابلہ ہوا اور گھمسان کی لڑائی کے بعد وہ ٹڈی دَل لشکر شکست کھا کر تتر بتر ہو گیا اور اسلام کی فتح ہوئی اور پھر اندلس مسلمانوں کا ہو گیا جس کے بعد سات صدیوں تک وہاں اسلام کا مہرِ منوّر تمام یورپ اور افریقہ وغیرہ کو سچائی اور تہذیب و تمدن کی کرنوں سے جگمگاتا رہا۔

بقیہ صا ۳۴

"صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ"

کبھی نصرت نہیں ملتی در مولا سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

اس کی صداقت اس امر سے بھی ظاہر ہے کہ جماعت احمدیہ کا ہر قدم ترقی کی طرف اٹھ رہا ہے ہر دن جو طلوع ہوتا ہے اس میں جماعت کے افراد میں زیادتی ہوتی ہے۔ صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کامیابی سے آگے بڑھ رہا ہے۔

مخلصین جماعت احمدیہ سے اپیل

مخلصین جماعت احمدیہ کی شاندار روایات میں یہ بات ہر شخص کو نمایاں نظر آتی ہے کہ جب بھی انکو ان کے پیارے امام نے کسی قربانی کے لیے بلایا انہوں نے فوری لبیک کہی اور ان سے جو مطالبہ کیا گیا اس سے بہت بڑھ کر قربانی پیش کر دی۔ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے لیے جسقدر رقم کا مطالبہ جماعت سے کیا گیا تھا اس سے چار گنا رقم کے وعدے ہو گئے۔ اور اب وہ اس کی ادائیگی مرحلہ وار کر رہے ہیں۔ جماعت کے افراد سے یہ درخواست ہے کہ چندہ کی ادائیگی پر پورا زور دیں اور جو ابھی تک اس مبارک تحریک میں شامل نہیں ہو سکے تھے وہ اب اس میں شامل ہو سکتے ہیں اور وعدوں کی رقوم بھی بڑھا سکتے ہیں۔ کام جاری ہیں اور اموال کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس مالی جہاد میں استطاعت کے مطابق حصہ لینے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ
حضرت حکیم نظام جانؒ
کے دواخانہ کا نام اب
مشہور دواخانہ
ہو چکا ہے
خط و کتابت کے لیے اب اتنا پتہ کافی ہے
حکیم عبد الحمید مشہور دواخانہ
چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ
ربوہ فون نمبر ۶۳۸
گوجرانوالہ فون نمبر ۴۴۴۴

یونیورسل آٹومیٹک وولٹیج سٹیبلائزرز
UNIVERSAL
TRADE MARK RES NO : 69664

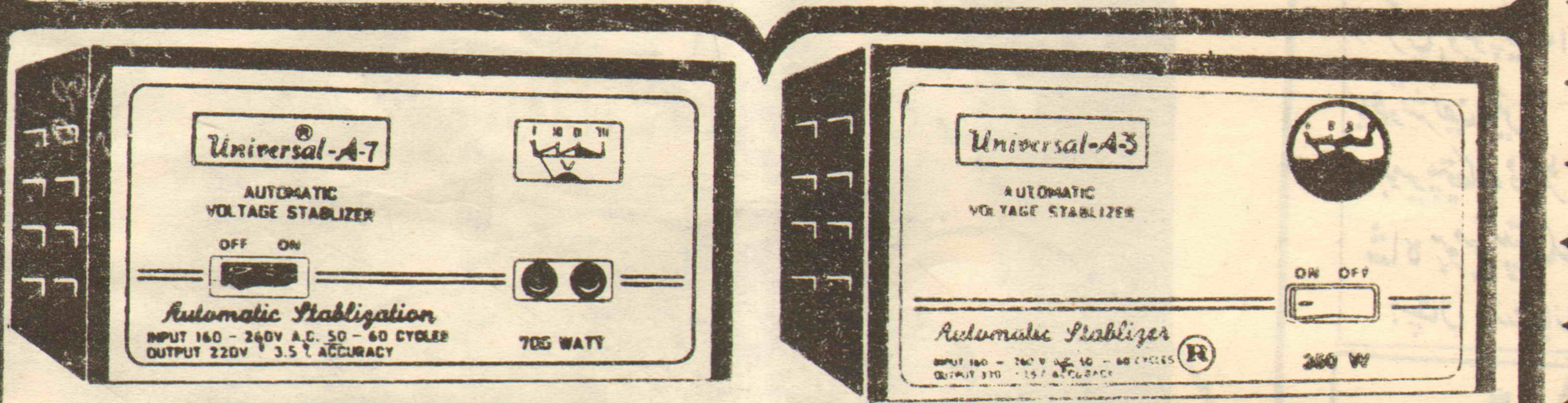

UNIVERSAL A-3 = 300 W | UNIVERSAL A-5 = 500 W
UNIVERSAL A-7 = 700 W | UNIVERSAL A-10 = 1000 W
گارنٹی ایک سال
ٹیلیویژن ریفریجریٹرز ڈیپ فریزر اینڈ کون آئس کریم مشین وغیرہ کی حفاظت
کیلئے مختلف واٹس میں دستیاب ہیں۔ (نقالوں سے ہوشیار رہیں۔)
ہمارے مقرر کردہ ڈیلر
۱-۶ الشفیق ریفریجریشن اینڈ الیکٹرک سروس ربوہ
(ذوالفقار ایڈورٹائزرز ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے۔

ہمدرد انہ مشورہ اور قابل اعتماد اصولی علاج کیلئے: مطب ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ

فون: ۵۳۴

تعلیم کے میدان میں روشنی کا مینار

فون۔ پی۔ پی ۳۸۲۲

والدین کی تمناؤں اور امنگوں کا ترجمان

"کریسنٹ ماڈل اسکول"

۶۹۷۔ اے سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

ادویات پلاسٹک پیکنگ میں

ہاضمون —— قیمت فی شیشی اڑھائی روپے۔ ۵ روپے۔ ۱۰ روپے۔ خوبصورت پلاسٹک شیشی میں پیکنگ

سرمہ مسیحائی —— فی شیشی دو روپیہ

ریح توڑ گولیاں۔ ہر قسم کی دردوں کیلئے۔ ۵۰ گولی ۵ روپے۔

حبوب اٹھرا —— مکمل کورس ۲۸ روپے ⁂ زد جام عشق: ۶۰ گولی ۶۰ روپے

خارش توڑ مسیحائی مرہم —— چھوٹی دو روپے بڑی ۴ روپے: تریاق مارگزیدہ: سانپ کے کاٹے کا فوری علاج ۱۰ روپے میں

ملنے کا پتہ: نصرت دواخانہ ہاضمون ربوہ۔

دیانت، پُرخلوص خدمت اور منفرد کارکردگی کیلئے مشہور ادارہ

مومن اسٹیٹس ربوہ

خدا کے فضل وکرم سے نہایت قلیل مدت میں احباب کا اعتماد حاصل کرنے میں کامیاب رہا ہے۔

زرعی زمین اور ربوہ میں موزوں رہائشی پلاٹ اور مکانات خریدنے کے لیے ہمارے پاس تشریف لائیے۔

مومن اسٹیٹس گولبازار ربوہ (فون ۵۱۷ P.P)

مفت

اپنے کرم فرماؤں کی خدمت میں ہماری طرف سے نئی صدی اور جلسہ سالانہ مبارک ہو

نظر و دھوپ کے چشمے بنانیوالے

نظر کا معائینہ۔ سیالکوٹ میں پہلی بار ڈارک روم میں کرنے کا انتظام کر لیا گیا ہے۔

معائینہ مفت کروائیں

ماہر بینائی ⁂ لئیق احمد طاہر

سٹینڈرڈ آپٹیکل سروس۔ بانو بازار سیالکوٹ فون نمبر: ۵۷۱۴ / ۲۷۰۷

قادیان کا قدیمی

محبوب کاجل

جو حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے نسخہ کے مطابق تیار کیا جاتا ہے۔

عبدالقادر ابن ماسٹر مامون خانصاحب گولبازار ربوہ

سٹاکسٹ: "شاہد شاپنگ سنٹر"۔ بالمقابل سب تحصیل اقصیٰ روڈ۔ گولبازار ربوہ

• سامان بجلی • پنکھے • الیکٹرک کیبلز

• میٹرز • سامان وائرنگ و وائینڈنگ کے علاوہ

• فینسی لائیٹس • گارڈن لائیٹس

• سٹریٹ لائیٹس • کوٹھیوں اور بڑی عمارتوں

کی زیبائش کے دیدہ زیب سامان بجلی

—— کی خدمت کیلئے بھی حاضر ہے:

پاؤنیر الیکٹرک کمپنی رجسٹرڈ

بیرون حرم گیٹ ملتان

تشریف لاکر ملاحظہ فرمائیں!

پروپرائٹر: چوہدری عبداللطیف قادیانی

فون نمبر ۳۲۷۳۸

خدا کے فضل اور رحم کیساتھ

ھُوَالنَّاصِرُ

کراچی میں

معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کے لیے تشریف لائیں!

الرؤف جیولرز

۱۶ خورشید کلاتھ مارکیٹ، حیدری، شمالی ناظم آباد کراچی

فون: ۶۱۷۰۶۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کو جلسہ سالانہ
میں
شمولیت مبارک ہو
ایوانِ محمود کے بالکل سامنے
حضرت حکیم نظام جان صاحبؓ
کا چشمۂ فیض
مشہور دواخانہ
حسب سابق جاری رہے گا
حکیم عبدالحمید، مشہور دواخانہ
ربوہ فون نمبر ۶۳۸

ہر قسم کا
کاغذ، بکس بورڈ اور گتہ
بارعایت خریدنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں اور دعا فرمائیں
مقبول پیپر مارٹ
گنپت روڈ لاہور۔ فون نمبر ۶۳۸۴۹
گھر:۔ ملک عبداللطیف سنگوہی فون نمبر ۶۲۵۱۶

جائیداد
کی خرید و فروخت
کے لئے آپ کا
قابل اعتماد ادارہ
فضلِ عمر
پراپرٹی ڈیلرز
نزد ریلوے پھاٹک
ربوہ
فون دفتر
۶۴۰
فون رہائش
۵۴۰

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات اور
چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کیلئے
فرحت علی جیولرز
کمرشل بلڈنگ
شاہراہ قائدِ اعظم لاہور
فون نمبر ۵۲۶۲۳

جرمن — امریکن اور پاکستانی
ہومیوپیتھک و بایوکیمک ادویات
پوٹنسیاں ۱x - ۶ - ۳۰ تا ایک لاکھ
مدر ٹنکچرز - گولیاں - ٹکیاں نیز ہومیوپیتھک
بایوکیمک اردو انگلش کتب کے لیے
تشریف لائیں۔
شاہ ہومیوپیتھک اسٹورز
اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ

جی آیاں نوں
ہم اپنے کرم فرماؤں کی جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر مرکز میں تشریف آوری کیلئے چشم براہ ہیں اور بمسرت اعلان کرتے ہیں کہ ہر قسم کی اندرون و بیرون ملک ٹکٹنگ۔ ری بکنگ۔ ری کنفرمیشن ری روٹنگ و دیگر ہوائی سفر سے متعلقہ خدمات کے لیے ہم سے رجوع فرمادیں اور جہاں تک ممکن ہو واپسی ٹکٹ بھی ہم سے خرید فرما کر اپنے ادارہ کی حوصلہ افزائی فرماویں۔ آپ کی خدمت میں ہر وقت پیش پیش آپ کا اپنا ادارہ:
احمد برادرز۔ جی ایس اے P.I.A
گولبازار ربوہ فون نمبر ۵۵۵

روپیہ کو ہمیشہ گردش میں رکھیئے!
ہمارے کسی بھی نفع بخش پراجیکٹ میں محفوظ
سرمایہ کاری کیجئے
"الحمرا اسٹیٹس"
فون نمبر ۳۸۲۲
۶۹۹ - اے سٹیلائٹ ٹاؤن سرگودھا
۶۷ - سی مسلم ٹاؤن لاہور فون ۸۵۴۶۱۶

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے اپنے معروف ادارہ
گلوب ٹمبر کارپوریشن
(گورنمنٹ کنٹریکٹر)
۲۶ - نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور پر تشریف لائیں
فون نمبر ۶۰۲۲۰ ۵۳۴۳۰
رہائش ۶۲۹۳۰
فیکٹری رچنا ٹاؤن
۷۱۰۳۶۲
احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کیلئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

ٹویوٹا

گاڑی کے ہر قسم کے اصلی پُرزہ جات ہول سیل پر

الفرقان موٹر اسٹور سے حاصل کریں

۳۸ تبت سنٹر بندر روڈ۔ کراچی

فون۔ ۷۴۶۰۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر قسم کی عمارتی لکڑی

کیلئے

پاک ٹمبر

۲۵۔ نیو ٹمبر مارکیٹ

راوی روڈ

لاہور

فون نمبر ۶۲۲۶۱۸ ؛ گھر فون ۵۳۵۰۰

کو ہمیشہ یاد رکھیں

احمدی بھائیوں کے مشہور جیولرز

نیو پاک جیولرز

111 فیروز پور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور۔ فون 410974

ایئرکنڈیشنڈ

اور

12 ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور ایئرکنڈیشنڈ

پروپرائٹر:۔ میاں عظیم قادر اینڈ سنز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خوبصورت اور مضبوط دانت جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔ ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں۔ دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنا یا درد ہونے کا فوری علاج کیا جاتا ہے۔

شریف ڈینٹل کلینک نزد مسجد اقصٰی۔ ربوہ
نظر اور دھوپ کی عینکوں کیلئے نصیر آپٹیکل سروس فون نمبر ۵۴۳

اچھی صحت راز ہے زندگی کا

تریاق سلیمانی	-/۳ -/۵ -/۶ -/۱۵	زدجام عشق ۶۰ گولیاں	-/۶۰
سرمہ حمید خورد	-/۳ کلاں -/۵	معجون فلاسفہ ۲۵۰ گرام	-/۲۲
حب اکسیر اٹھرا مکمل کورس	-/۳۰	” موصلی خاص ۲۵۰ گرام	-/۲۰
حب نور چشم و فضل کیپسول مکمل کورس	-/۴۰	” بیضہ مرغ ۲۵۰ گرام	-/۲۲
شانتی کیپسول ۶۰ کیپسول	-/۳۰	” مقوی دماغ جواہر والی ۲۵۰ گرام	-/۲۰
مِنوپن کیپسول ۲۴ کیپسول	-/۱۲	سفوف مقوی دماغ	-/۲۰
مینسو بے بی ٹانک (ٹکیاں)	-/۵	حب فولاد جواہر والی ۶۰ گولیاں	-/۱۵
گولڈن بے بی ٹانک (شربت)	-/۵	حب مقوی اعصاب ۶۰ گولیاں	-/۱۵
ماءالحیات ۴۵۰ ملی لیٹر	-/۱۵	حب اکسیر البلاق جواہر والی ۳۰ گولیاں	-/۱۵
حب مومیائی عنبری ۳۰ گولیاں	-/۱۵	دگرومین ٹانک ۶۰ گولیاں	-/۶۰
حب ہمزاد ۲۰ گولیاں	-/۵	شوگرون ۶۰ گولیاں	-/۳۰
اکسیر مفاصل ۴۰ گولیاں	-/۱۰	موٹاپون ۳۰ گولیاں	-/۱۵

المنار دواخانہ گولبازار ربوہ

نفیس منجن
فوائد:
دانتوں کی پیلاہٹ کو دُور کر کے سفید اور چمکدار بناتا ہے
مُنہ کی بدبُو اور تیزابیت کو ختم کرتا ہے۔ دانتوں کو مضبوط بناتا ہے
تیار کردہ:
الیاس دواخانہ
اقصٰی روڈ ربوہ

جائیداد
کی
خرید و فروخت
کیلئے
با اعتماد ادارہ
ندیم کنسٹرکٹرز
اینڈ
پراپرٹی ڈیلرز
فون ۵۲۱
فون گھر ۴۳۱
ریلوے روڈ
بالمقابل
ریلوے سٹیشن
رحمت بازار ربوہ
کو
یاد رکھیں

نماز مترجم
خریدتے وقت مکتبہ فیضِ عام ربوہ کا نام ضرور پڑھ لیا کریں کیونکہ یہ نماز مترجم نظارت اصلاح و ارشاد کی منظور کردہ بشیر علماء کرام کے مشوروں سے ترتیب شدہ ہے اس میں نماز سے متعلق جملہ مسائل، ترتیب و تدوین عمدہ، تحت اللفظ سلیس ترجمہ اور قرآن مجید کی بعض آیات پر حاشیہ جوا درج ہیں نیز بطرز یسّرنا القرآن لکھے ہوئے پہلے پانچ پارے بھی مل سکتے ہیں جن کو بچہ آسانی سے پڑھ لیتا ہے۔
۲۵ تک خریدنے والے کو ۲۵ ٪ کمیشن بھی ہے
ملنے کا پتہ:۔ مکتبہ فیض عام ربوہ

کوئٹہ ایجنسی
سلسلہ احمدیہ کی ۱۹۴۹ء سے خدمت کر رہی ہے۔ اس ایجنسی سے آپکو اخبارات اور رسالہ جات کے علاوہ جماعت احمدیہ کی ہر قسم کی کتب اور ربوہ کی ہر چیز مل سکتی ہے نیز جنرل سٹور، سامان سٹیشنری بھی مل سکتا ہے۔
ایجنٹ عبدالرحمٰن خاں احمدی باسط برادرز فاطمہ جناح روڈ کوئٹہ

لطیف موٹرز
نئی و پرانی کاروں کی خرید و فروخت کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں
لطیف موٹرز ۴۲ میکلوڈ روڈ لاہور
فون دفتر: ۵۵۹۴۴
” گھر: ۳۳۰۶۹۳
(میاں عبداللطیف)

فون ملز ۲۷۹۴۶ ۔۔ فون آفس ۲۲۴۸۳
سفینہ انڈسٹریز لمیٹڈ
مقبول روڈ فیصل آباد
امپورٹر ــــــ ایکسپورٹر
لون، وائل، پردہ کلاتھ، پاپلین
جاذبِ نظر، دیدہ زیب، ہر گھر کی پسند
آفس:۔ منڈی گلی ریل بازار فیصل آباد

خدمت کی راہوں پر رواں دواں
دیرینہ خادم
مشہور دواخانہ (حکیم نظام جان مرحوم والا)
چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ
فون نمبر ۷۴۸۴۴

آپ کو معلوم ہو کہ
ہمارے دواخانہ
میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز
کا نام اب
مشہور دواخانہ
(رجسٹرڈ)
ہو چکا ہے
زیر نگرانی
حکیم عبدالحمید جانشین و فرزند
حضرت حکیم نظام جان رح
ربوہ فون نمبر ۶۳۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشیر انجنیئرنگ انڈسٹریز لمیٹڈ

ایسوسی ایٹس آف

میسرز بشیر اینڈ کمپنی

ایکسپورٹرز اینڈ امپورٹرز

(گورنمنٹ کے منظور شدہ ٹھیکیدار برائے ملٹری، ریلوے، ٹیلیگراف، ٹیلی فون، واپڈا اور دوسرے شعبہ جات)

لوہے کے جستی تار، نیز کاسٹ آئرن کے گھر استعمال کے سیوریج پائپ اور لوہے کی ہر قسم کی چادروں کے لئے

ہمیں خدمت کا موقع دیں

ہیڈ آفس:- **حمید منزل ۸۹ انارکلی لاہور** فون نمبر ۴۱۳۳۲۲، ۵۲۷۸۳

شاخیں — (i) لوہا مارکیٹ، لاہور — فون نمبر ۵۶۰۲۳

(ii) کے ایم سی، ۷۷ گارڈن مارکیٹ، لارنس روڈ کراچی — فون نمبر ۷۸۵۶۴

فیکٹری — ۲۲ کلومیٹر (لاہور شیخوپورہ روڈ) لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موٹر وائنڈنگ سپیشلسٹ
نیز سٹارٹر ریپرنگ تسلّی بخش کی جاتی ہے۔ احباب جماعت کے لیے خاص رعایت
میاں الیکٹرک سروس نزد سفینہ پرنٹنگ ملز مقبول روڈ فیصل آباد

جائیداد
کی
خرید و فروخت
کیلئے

بہترین ، با اعتماد
اور
محنتی ادارہ
جس کا نصب العین دیانت
خدمت اور شرافت
ہے۔ وہ احباب جو ان
خوبیوں کو پسند کرتے ہوں
ہمیں اپنی خدمت کا موقع
دیں ؛

راجپوت پراپرٹی
ڈیلر
افضل مارکیٹ گولبازار ربوہ

ہر قسم کا سامان سائنس و اچھی نرخوں پر خریدنے کے لیے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور
فون ٦٤٥٠٠
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

ہمارا نصب العین
• اعلیٰ معیار • وقت کی پابندی
بلیک اینڈ وائٹ فلموں کی ڈیویلپنگ پرنٹنگ
اور انلارجمنٹ نیز شادی بیاہ و دیگر تقریبات
کیلئے
میموریل فوٹو سروس گولبازار ربوہ
کو ہمیشہ یاد رکھیں!

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات ہر قسم
کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت
• بہتر تشخیص • مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار۔ فیصل آباد

آپ کی اپنی دکان
نفیس زری ہاؤس
ہمارے ہاں سے لیڈیز سپیشلسٹ
ٹیلرز۔ سلمہ ستارہ۔ زری اور عام
کڑھائی کا اعلیٰ معیار کا کام مناسب
دام پر کرائیے۔ آزمائش شرط ہے
نفیس زری ہاؤس اینڈ ٹیلرز
کالج روڈ ربوہ

حضرات متوجہ ہوں
مقدس شہر ربوہ میں آپ کا اپنا فضل عمر فرنیچر
کارپوریشن سنٹر کھل چکا ہے جس میں ہر قسم کا فرنیچر
بنڈی کرانٹ کا کام آپ کی ضرورت کے مطابق
آپ کو حسب وعدہ مناسب دام اور بہترین ڈیزائنوں
میں آرڈر پر دستیاب ہے۔
مینیجر
فضل عمر فرنیچر کارپوریشن فیکٹری ایریا ربوہ نزد رائس ملز

ہر قسم کی کاروں، اور جیپوں کی ٹنکیوں
اور
پٹوں نیز کاروں جیپوں کے سلنسر بکس
اور سلنسر پائپ کیلئے ہماری خدمات سے
فائدہ اٹھائیں
میاں بھائی آٹو سٹور
۱۰۔ منٹگمری روڈ لاہور
انٹرنیشنل آٹو کارپوریشن چوک چوبرجی لاہور
فون نمبر سیل ڈپو ۳۱۱۴۶۳ ،

مسلسل محنت پوری کوشش اور آپ کے
شاندار تعاون کیساتھ ترقی کی طرف گامزن
فریش میڈیسن کمپنی
تھوک انگریزی ادویات فروش
نزد سٹی بس اسٹاپ سرگودھا
دفتر و دکان! I.S.I بلاک نمبر ۹ شاہین روڈ سرگودھا
سٹاکسٹ! فائیزر ریبار ٹریز۔ وائیتھ اینڈ ہرنو بیلیکم کمپنی
ہمارا حلیم مزاج عملہ آپ کی خدمت مناسب
بلکہ کم از کم RATES پر کرنے کے لیے
ہر وقت موجود رہتا ہے!
پروپرائیٹر: ایم اشرف چوہدری سرگودھا فون نمبر ۲۰۵۸

ہر قسم کی انگریزی ادویات کی خریداری
نسخہ جات کی تیاری کے لئے لائق صد
اعتماد ادارہ
الکیمسٹس
فون ۲۱۶۶۴
EL-HEMISTS
سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی
منظور شدہ کیمسٹ برائے واپڈا، ریڈیو
پاکستان، پاکستان اٹامک انرجی کمیشن، پاکستان
ٹیلی ویژن کارپوریشن۔ پی۔ آئی۔ ڈی۔ ای
اور آئل اینڈ گیس ڈویلپمنٹ کارپوریشن
کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں

دیانت و امانت میں منفرد ادارہ
فون ٦٦٤
علی اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلرز
سکنی و زرعی زمین۔ مکانات اور کوٹھیوں کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں!
آپ کا خادم
شیخ عبد الخالق کالج روڈ چوک اقصیٰ ربوہ

فون :- ٥٣٤
ہمدرد کا مشہور اور قابلِ اعتماد اصولی علاج کیلئے: **مطب ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ**
دوا تدبیر ہے۔ اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالےٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے۔

فون:۔ ۵۲۴

ہمدردانہ مشورہ اور قابلِ اعتماد اصولی علاج کیلئے مطب ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ

بچوں کی تربیت کا

آسان اور موثر ذریعہ

اگر آپ حقیقتاً اپنے بچوں میں دینی روح پیدا کرنا چاہتے ہیں تو انہیں تشحیذ الاذہان پڑھنے کے لیے دیجئے!

یہ دلچسپ اور نہایت مفید پیارا رسالہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیرِ انتظام باقاعدگی سے ہر ماہ کی یکم تاریخ کو مرکز ربوہ سے شائع ہوتا ہے اور یقیناً اس قابل ہے کہ بچوں والا ہر احمدی گھرانہ اسے ضرور منگوائے۔

سالانہ قیمت بارہ روپے ہے

(مینجر ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ)

ھُوالشافی

اِٹھرا کی ہر قسم کا علاج

اور دیگر تکالیف کے لیے صدر دواخانہ آپ کا خادم ہے۔

صدر دواخانہ نزد ریلوے پھاٹک گولبازار ربوہ

ہر قسم کی عمارتی لکڑی

دیوار ہا کیل، چیل، پڑتل کے لئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں

سٹار ٹمبر سٹور

۵۳ فیروز پور روڈ۔ بالمقابل تھانہ اچھرہ۔ لاہور، فون ۴۱۰۶۱۷

ہمیشہ آپکی خدمت میں کوشاں

زرعی و سکنی جائیداد مناسب قیمت پر خرید و فروخت کرنیوالوں کے لیے ہمارا تعاون حاضر ہے

آپ کا اپنا با اعتماد ادارہ

انیس اسٹیٹس اینڈ پراپرٹی ڈیلر

اقصیٰ روڈ ربوہ

فون رہائش ۵۰۷

لاالٰہ الا اللہ

خوش آمدید پندرھویں صدی

پندرھویں صدی ہجری! الوداع

تو اپنے دامن میں عظیم فتوحات کی بشارتیں لیکر آرہی ہے: اھلاً و سھلاً

تُو نے ہمیں عظیم سے عظیم نعمت دی ہماری نسلیں بھی تجھے ہمیشہ یاد رکھیں گی

ناصر الدّین، فاتح الدّین: زندہ باد! زندہ باد

مجھے چاند سا اک نظر آرہا ہے
خضر آرہا ہے خضر آرہا ہے
وہ رحمت کا بادل اودھر آرہا ہے
مسیحا کے ہاتھوں نظر آرہا ہے

دواخانہ حکیم نظام جان

وہ بادل کے نیچے پہاڑوں کے پیچھے
وہ دریا سے گزرا پہاڑوں سے نکلا
مشارق پہ برسا مغارب پہ چھایا
عزیز اب جہاں میں محمدؐ کا غلبہ

میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں

اسلام و احمدیت کا ادنیٰ خادم

حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان

گوجرانوالہ

فون: ۳۹۹۷

منظور شدہ پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ

الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن لاہور سے منظور شدہ ہے اور ٹیکنیکل بورڈ کے کنٹرول میں کام کر رہا ہے۔ ادارہ میں بورڈ کے سلیبس (کریش پروگرام) کے مطابق ٹریننگ دی جاتی ہے۔ اور بورڈ ہی زیر تربیت طلباء کا امتحان لیتا ہے۔ اور وہی سرٹیفکیٹ جاری کرتا ہے ہر کورس چھ ماہ/۳۰۰ گھنٹے کا ہے۔

تعلیمی معیار:- داخلہ کے لئے کم از کم انڈر میٹرک/میٹرک تک کی تعلیم لازمی ہے۔

برائے داخلہ:- ہر سال مارچ۔ جون۔ ستمبر اور دسمبر میں داخلہ شروع کیا جاتا ہے اور کلاسز اپریل۔ جولائی۔ اکتوبر اور جنوری کی دس تاریخ سے شروع کی جاتی ہیں۔

پریکٹیکل کے لئے لیبارٹری جدید آلات اور مشینری سے آراستہ ہے جس میں

لیبارٹری POWER FACTOR METER اور ELECTRONIC LEAK DETECTOR

تک کے آلات موجود ہیں۔

اگلی کلاسز درج ذیل ٹریڈز میں ۱۰ جنوری سے شروع ہونگی۔

• الیکٹریشن • ریفریجریشن وائر کنڈیشننگ

داخلہ محدود نشستوں کے لئے جاری ہے

المشتہر:- **پرنسپل الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر دارالرحمت شرقی بی ربوہ**

منظور شدہ پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن

فون نمبر ۵۹۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر آپ

یونانی طریق علاج کو پسند کرتے ہیں تو آپ مندرجہ ذیل ادویات سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں

حبّ اٹھرا
مکمل کورس (چار سو گولی)
پچیس روپے

نیران
نرینہ اولاد گولیاں
مکمل کورس۔ تیس روپے

شہزین
مرض اٹھرا کی پڑیاں
ایک ماہ ~~~ دس روپے

زئل
مرض اٹھرا کے کیپسول
ایک ماہ ~~~ بیس روپے

دوائی خاص
دس رات کے لئے
دس روپے

چندن اور شبانی
دوائی سیلان
دس روپے

سہیلی
تسہیلِ ولادت کے لئے
دس روپے

زد جامِ عشق
ایک ماہ ~~~ تیس روپے

حبوبِ عنبری
ایک ماہ ~~~ چالیس روپے

شگفتہ
بچوں کی نشوونما کے لئے
دس روپے

بہترین منجن
تین روپے

حبّ بواسیر
دس روپے

رشکِ شباب
ایک ماہ ~~~ پچاس روپے

مقوی دماغ
ایک ماہ ~~~ دس روپے

حکیم عبدالحمید اعوان ● مشہور دواخانہ ● چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ ۱۱۶۱

فون گوجرانوالہ: ۳۸۴۴ — فون ربوہ: ۶۳۸

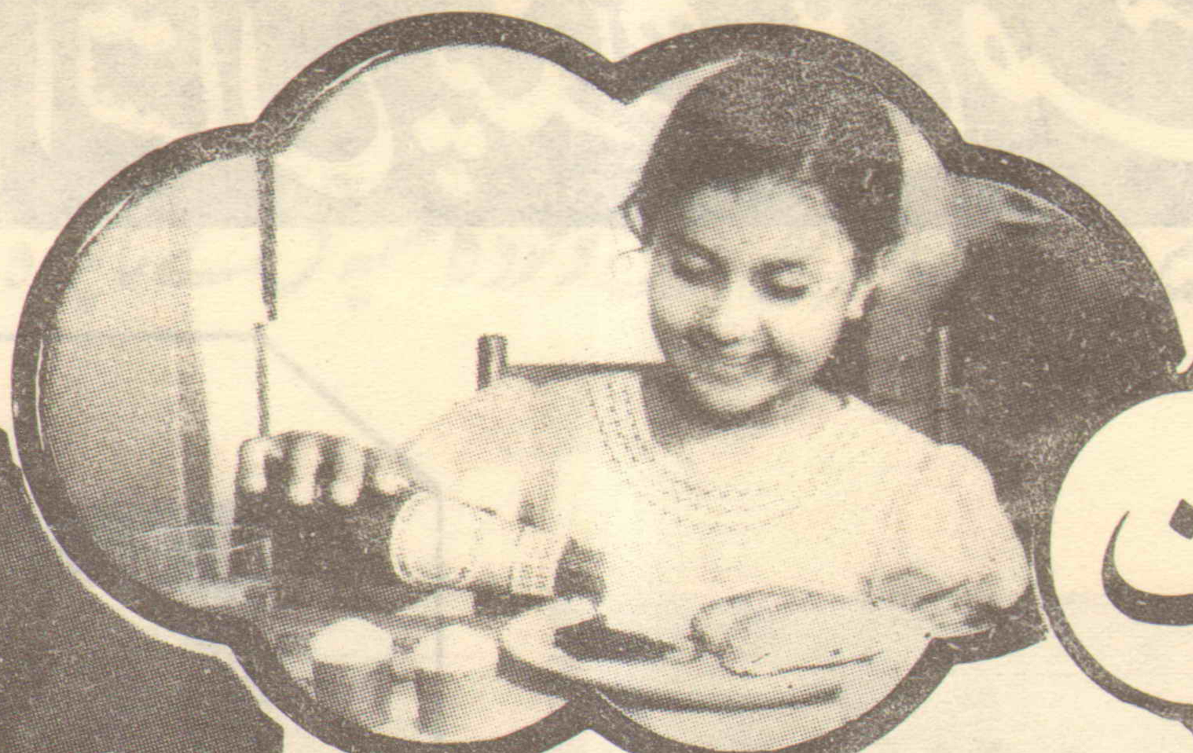

شیزان

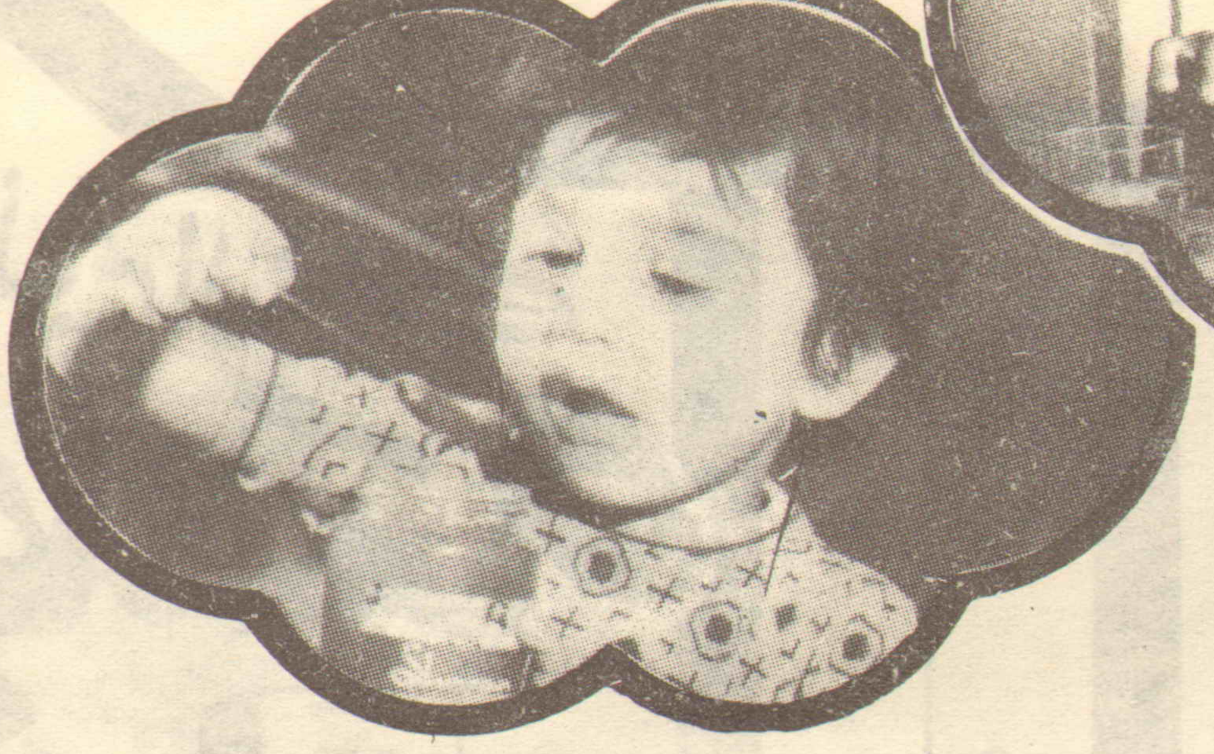

ایک بار نہیں سو بار نہیں
میں تو کہوں گی لاکھوں بار

شیزان کی ہر چیز ہے سب سے مزے دار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیزان انٹرنیشنل لمیٹڈ - بند روڈ - لاہور

قادیان کا قدیمی، مشہور نسخہ

سرمہ نور رجسٹرڈ

قیمت چھوٹی شیشی -/۲ روپے
" بڑی " -/۴ "

سرمہ نور والوں کا

نورانی کاجل

قیمت چھوٹی شیشی -/۲ روپے
" بڑی " -/۴ "

مطلب: شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ گول بازار ربوہ
شفا خانہ رفیق حیات ٹرنک بازار سیالکوٹ

ملّی ٹریڈنگ کمپنی

ڈائمنڈ فوم کے گدے - کمفرڈ کے واٹر ہیٹر - روم ہیٹر - وال ہیٹر وغیرہ کمپنی ریٹ کے مطابق نیز ٹی - وی - ریڈیو - کیسٹ - واشنگ مشین - کوکنگ رینج - جوسر - گرائنڈر پلاسٹک سیٹ - ہنڈی کرافٹ نہایت مناسب قیمت پر دستیاب ہیں :-

مینیجر ملّی ٹریڈنگ کمپنی - کالج روڈ ربوہ

سائیکل ٹرائیسکل اور بچہ گاڑیاں مضبوط خوبصورت اور ارزاں ملنے کا بہتر پتہ :- **محبوب عالم اینڈ سنز راجپوت سائیکل ورکس نیلہ گنبد لاہور**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلبۂ اسلام کی عظیم الشان پندرھویں صدی کا پہلا

عظیم الشان

جلسہ مبارک ہو!

منجانب: ریمیکس میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ۔ لاہور

جانوروں کی مہلک امراض

اپھارہ۔ پیشاب و پاخانہ
کی بندش۔ نتھنوں کی سوزش،
جلدی امراض۔ زہرباد۔ جیرنہ گرانا۔
بانجھ پن۔ خناق۔ جوڑوں کی سوزش اور درد۔ انقلاب الرحم (بوجھ)
دودھ کی کمی۔ پیٹ کے کیڑے۔ زکام اور بخار۔ مٹی کھانا۔
جسمانی کمزوری۔ دمہ اور کھانسی۔ گل گھوٹو۔ منہ کھر۔ پیشاب میں خون آنا۔
سیاہ اور خون آمیز گوبر آنا۔ واہ وغیرہ نیز مرغیوں کی تمام بیماریوں
کیلئے تیر بہدف ادویات

معلوماتی لٹریچر مفت طلب فرمائیں

ریمیکس میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ سانده سمال لاہور

تائیدونصرتِ الٰہی کا درخشندہ نشان

پانچ صدیوں کے بعد اسپین میں سب سے پہلی مسجد کا سنگِ بنیاد

قرطبہ — ۹ راکتوبر ۱۹۸۰ء — سنگِ بنیاد نصب کرنے کا منظر

حضور سنگِ بنیاد نصب کرنے سے قبل اس پر ہاتھ رکھ کر دُعا کر رہے ہیں

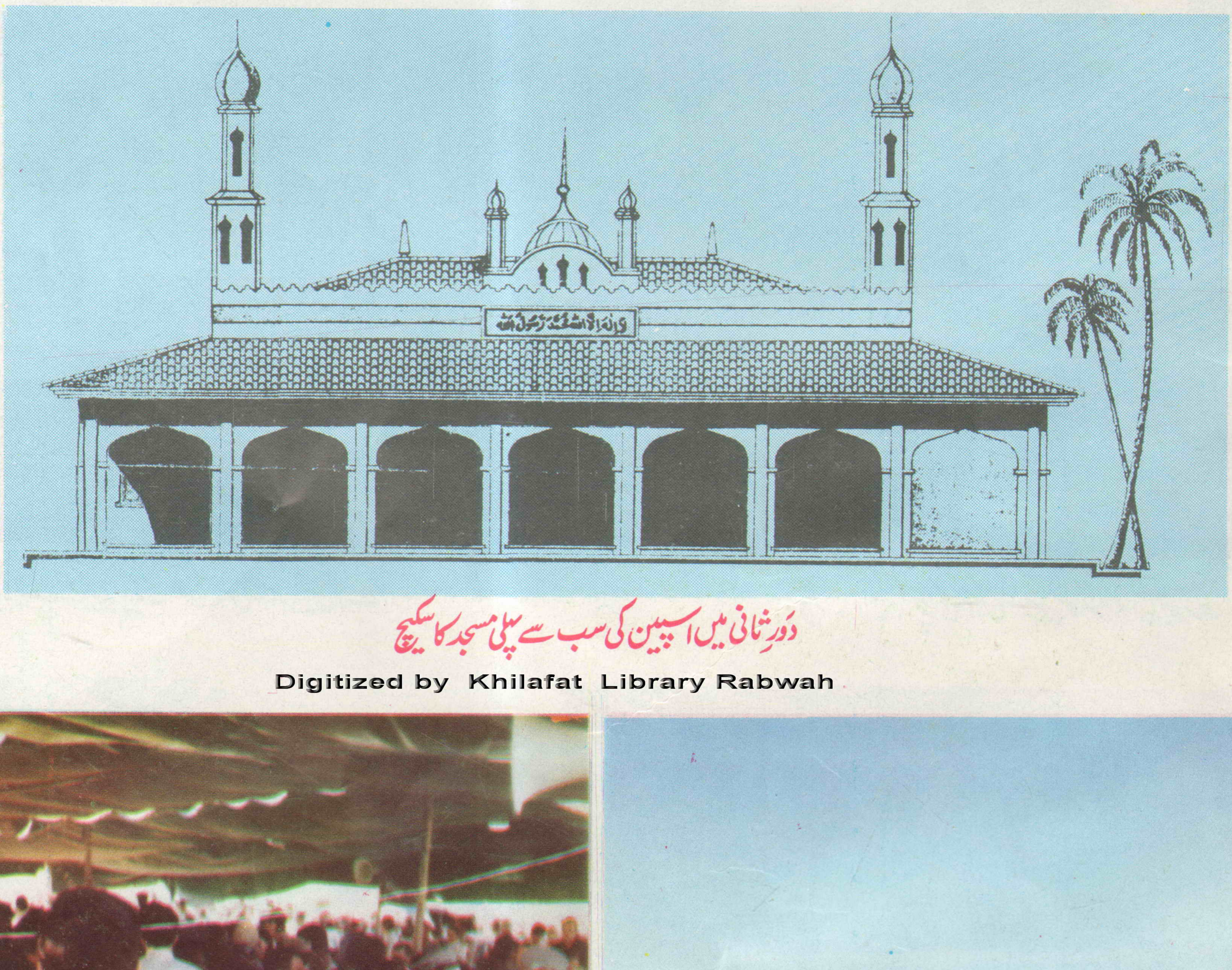

دورِ ثانی میں اسپین کی سب سے پہلی مسجد کا سکیچ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

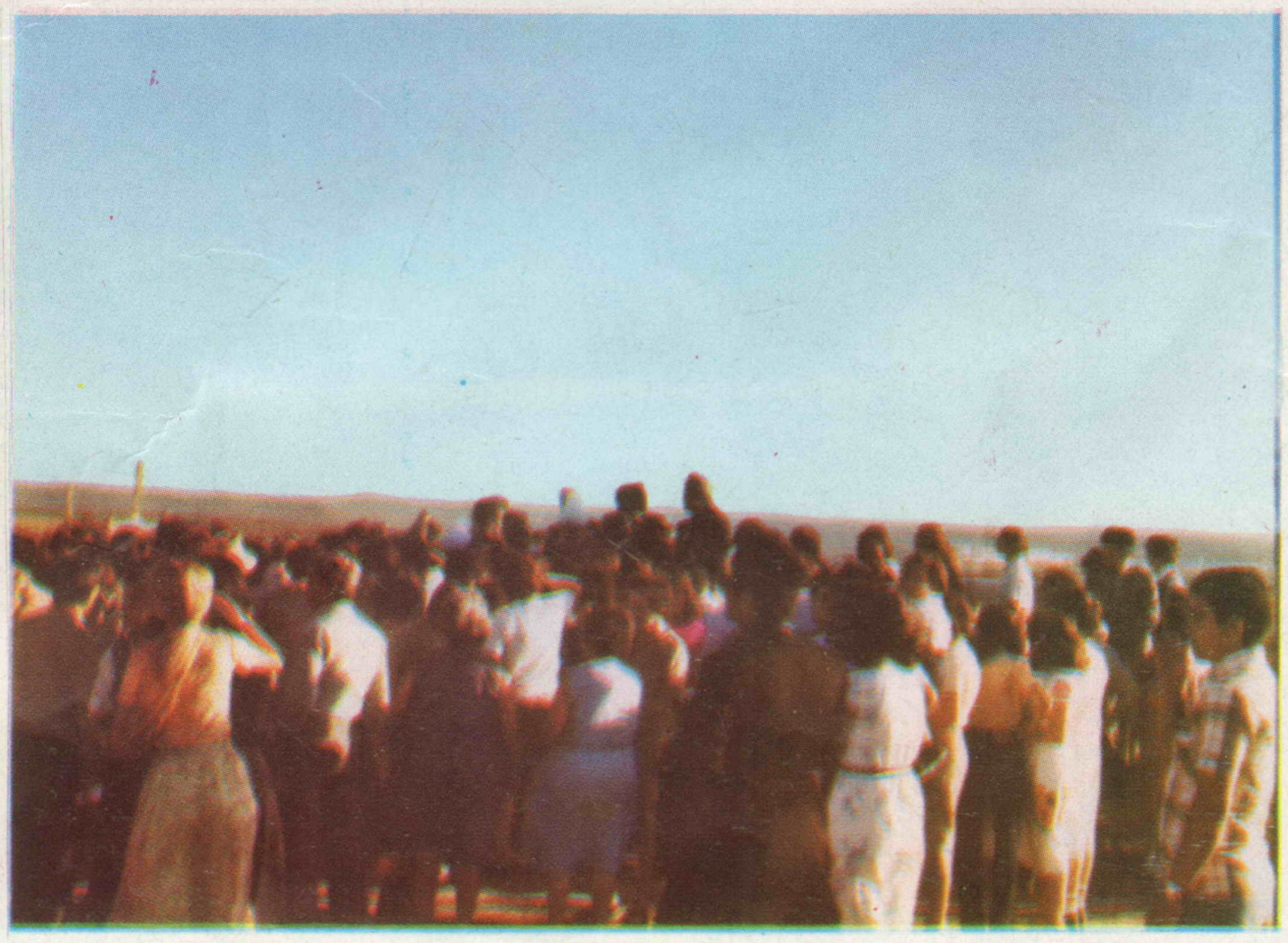

پیڈروآباد کے مقامی باشندے سنگِ بنیاد رکھے جانے کا منظر دیکھ رہے ہیں

سنگِ بنیاد کی تقریب میں شرکت کرنیوالے مہمانوں کا ایک منظر

افریقن احمدی اطفال پر کمال شفقت کا پیار بھرا انداز

حضور ایدہ اللہ نائیجیرین اور غانین بچّوں کو

شفقت اور پیار سے نواز رہے ہیں

حضور نے ایک نائیجیرین بچّہ کو گود میں لیا ہُوا ہے

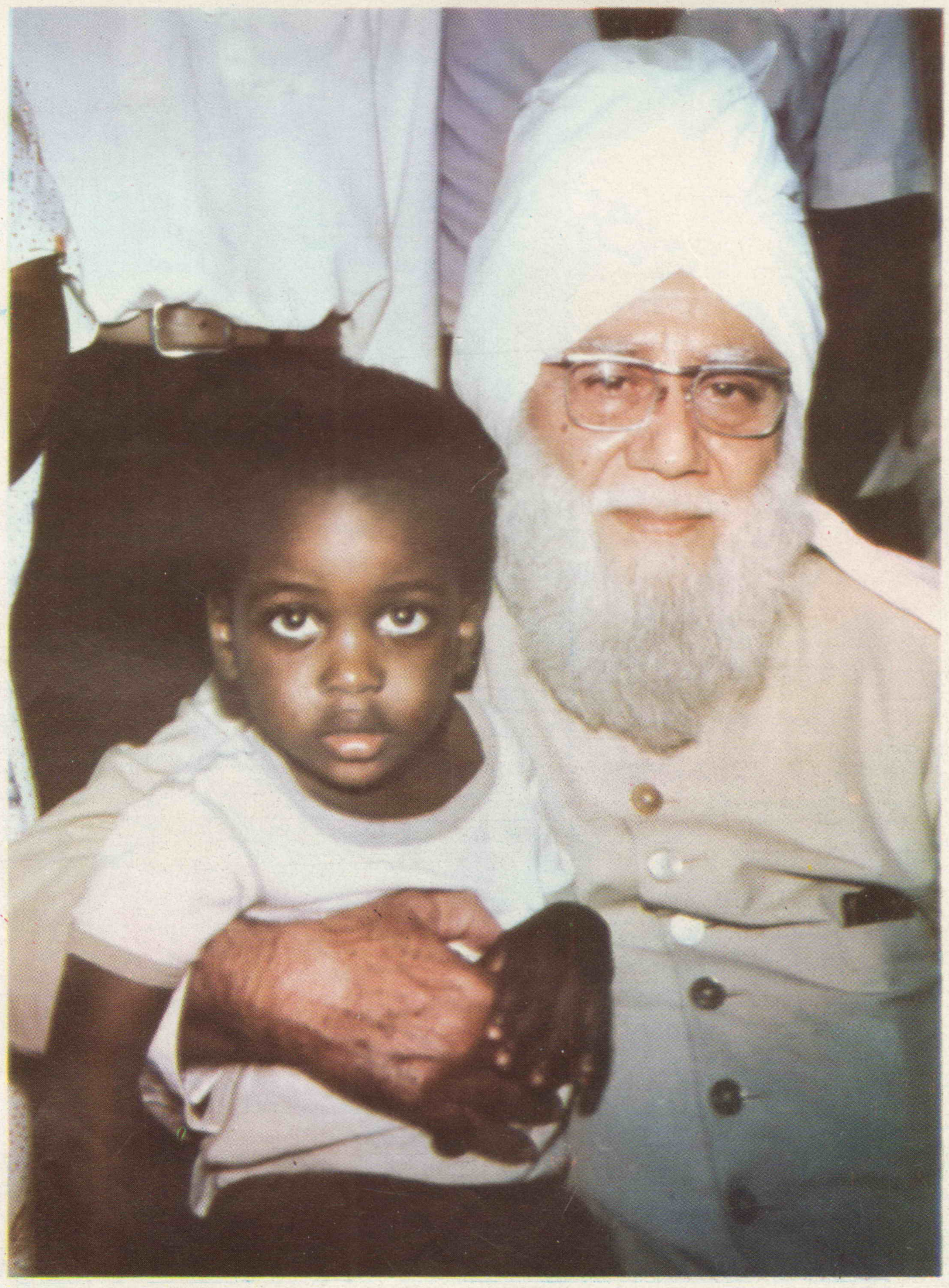

Digitized by Khilafat Library Rabwah

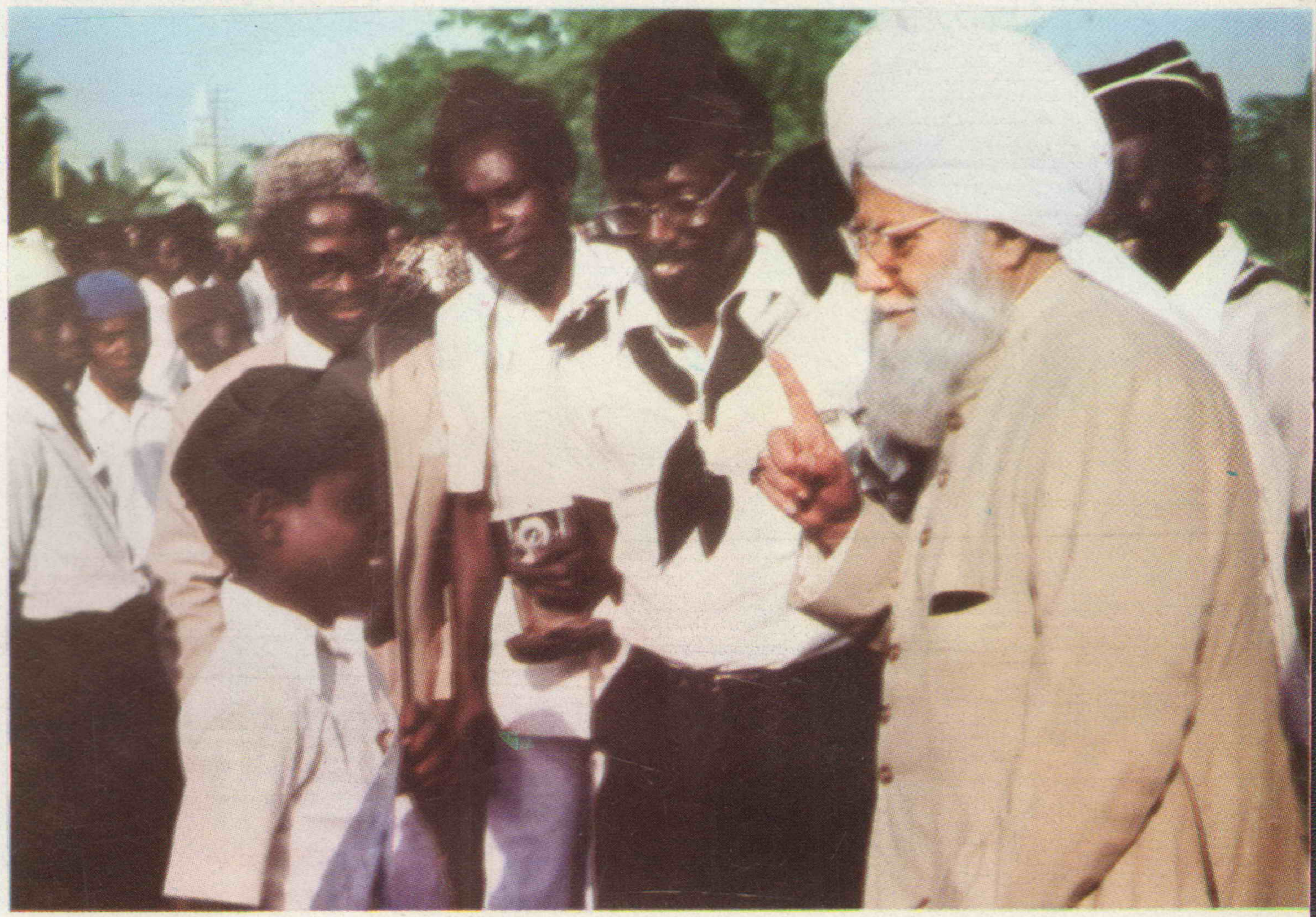

حضور سالٹ پانڈ (غانا) میں نماز جمعہ کے بعد ایک احمدی طفل سے باتیں کر رہے ہیں

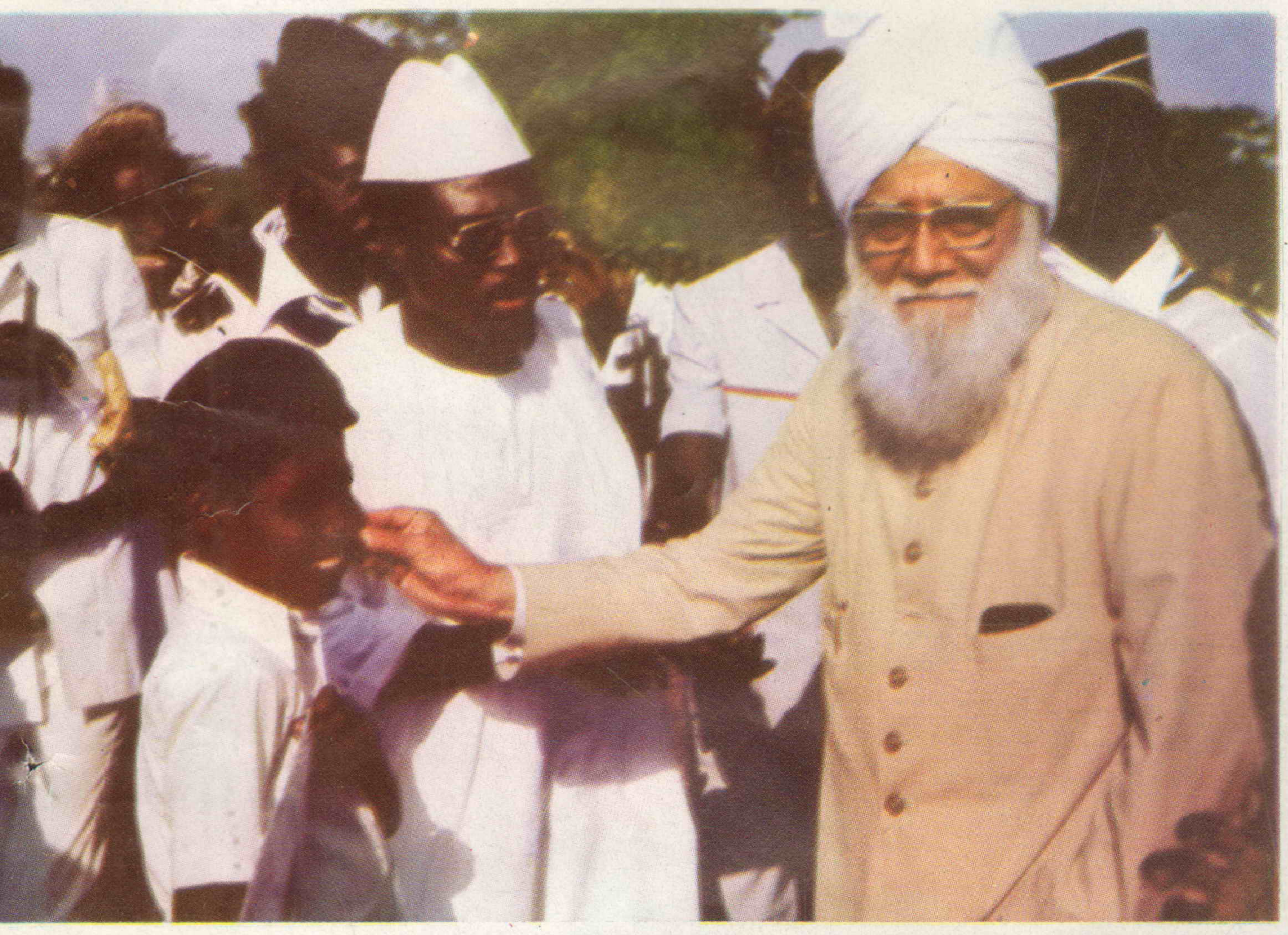

ایک غانین بچّہ کی خوش نصیبی کا منہ بولتا ثبوت

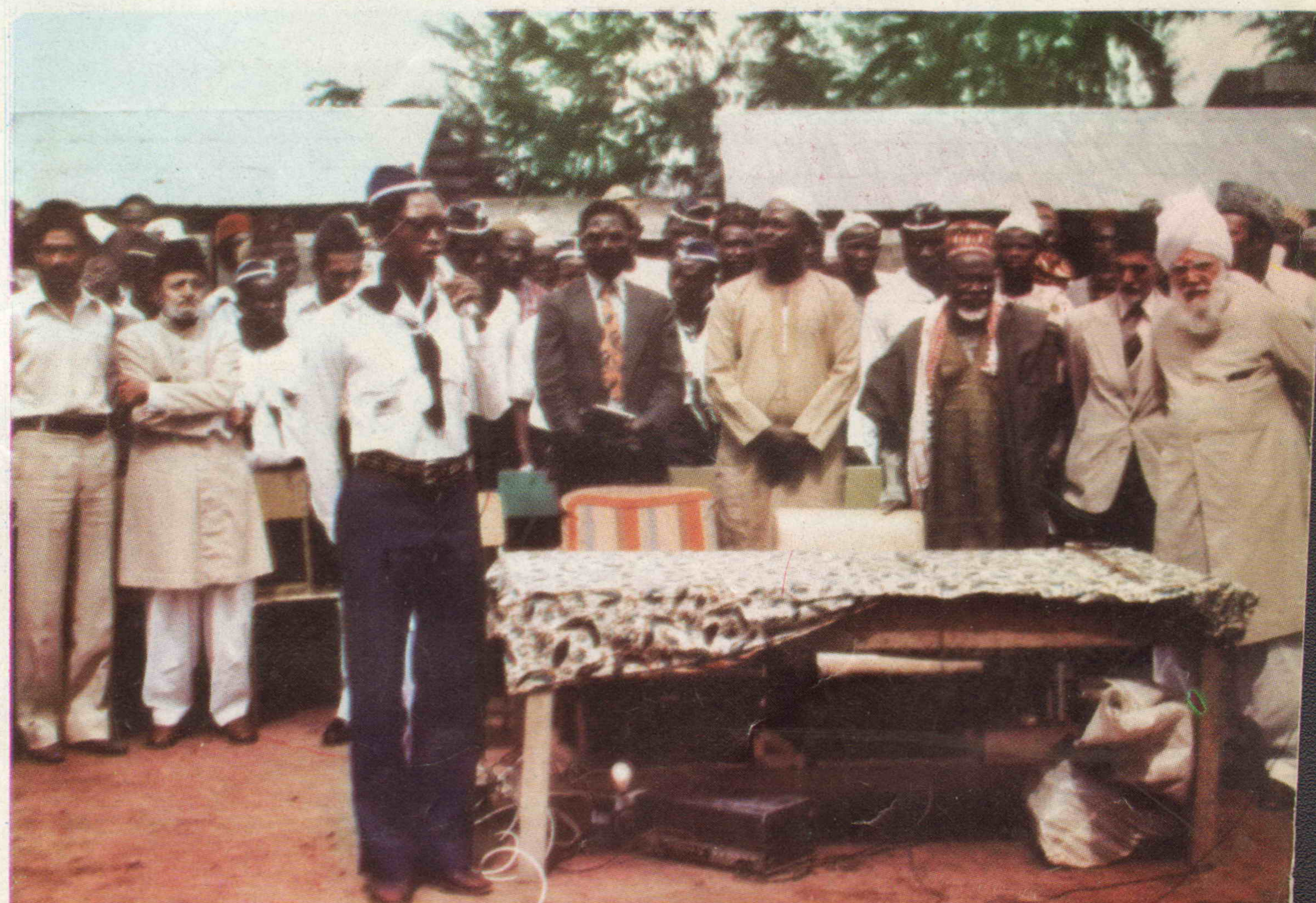

نائیجیریا۔ حضور نے ڈیڑھ ہزار احمدی اطفال کی تربیتی کلاس کا معائنہ فرمایا۔ اسٹیج کا ایک منظر

حضور ایک نائیجیرین احمدی خاندان کے درمیان تشریف فرما ہیں۔

۶ر ستمبر ۱۹۸۰ئہ حضور رائل یارک ہوٹل ٹورونٹو کینیڈا میں پریس کانفرنس سے

خطاب فرما رہے ہیں

پریس کانفرنس کے بعض شرکاء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تین برّاعظموں کا انتہائی وسیع تبلیغی دورہ

کینیڈا اور یورپ میں حضور ایدہ اللہ کی مصروفیات کے بعض مناظر

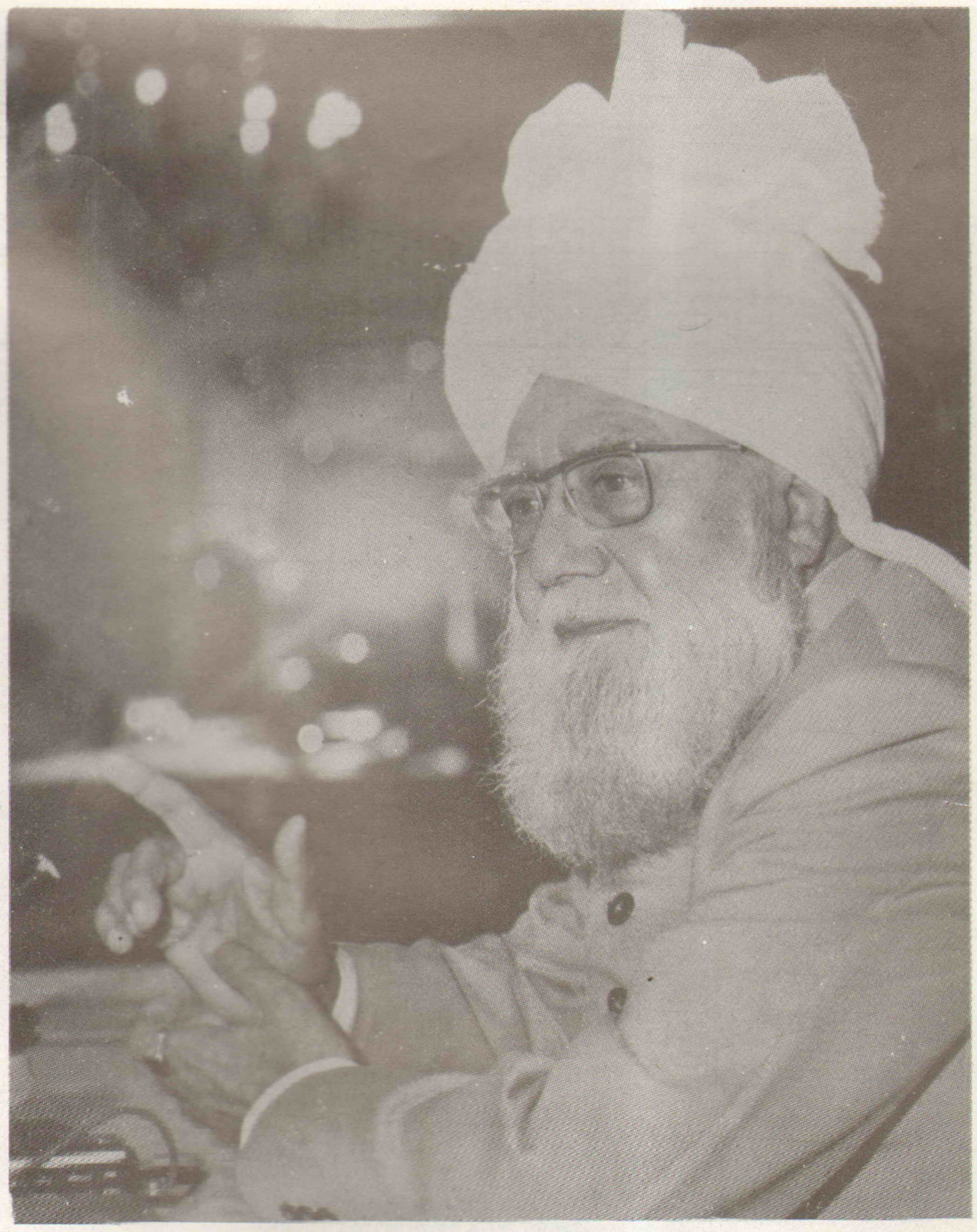

حضور ایدہ اللہ ٹورونٹو کی پریس کانفرنس میں ایک نکتہ کی وضاحت فرما رھے ھیں

ٹورونٹو — حضور پریس کانفرنس میں ایک نکتہ کی وضاحت فرما رہے ہیں

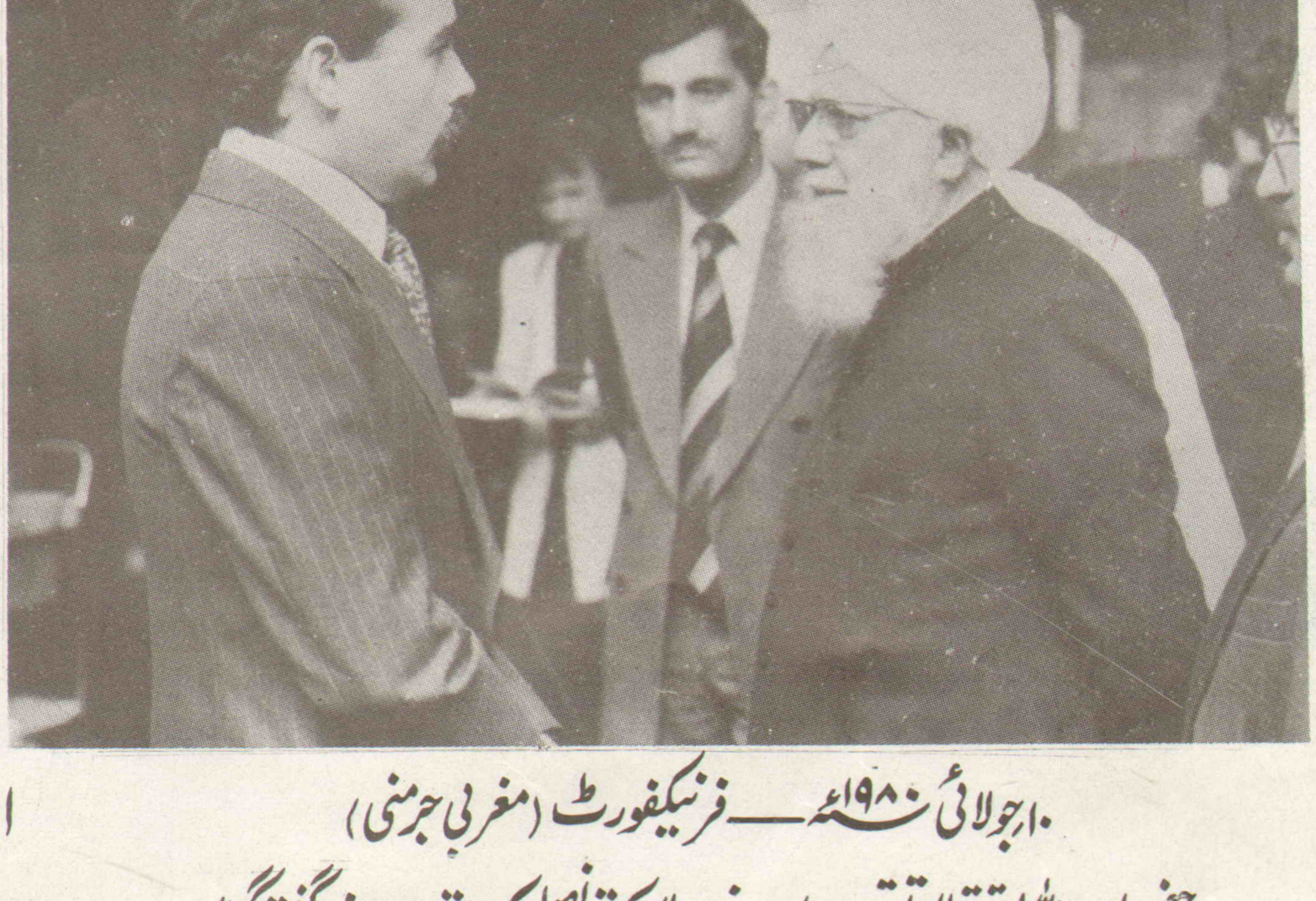

۱۰ر جولائی ۱۹۸۰ئہ — فرینکفورٹ (مغربی جرمنی)

حضور ایدہ اللہ استقبالیہ تقریب میں وینیزویلا کے قونصل کیساتھ مصروف گفتگو ہیں

ایمسٹرڈم - ۱۸ر اگست ۱۹۸۰ء کو ہالینڈ کے وزیراعظم مسٹر فان اگخت نے ائرپورٹ کے وی-آئی-پی

لاؤنج میں تشریف لاکر حضور ایدہ اللہ سے ملاقات کی

نائیجیریا (مغربی افریقہ) میں موعودہ غلبۂ حق کے تابندہ و درخشندہ نشان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ جامع مسجد لیگوس، حضور نے ۲۱ اگست ۱۹۸۰ء کو جس کا افتتاح فرمایا

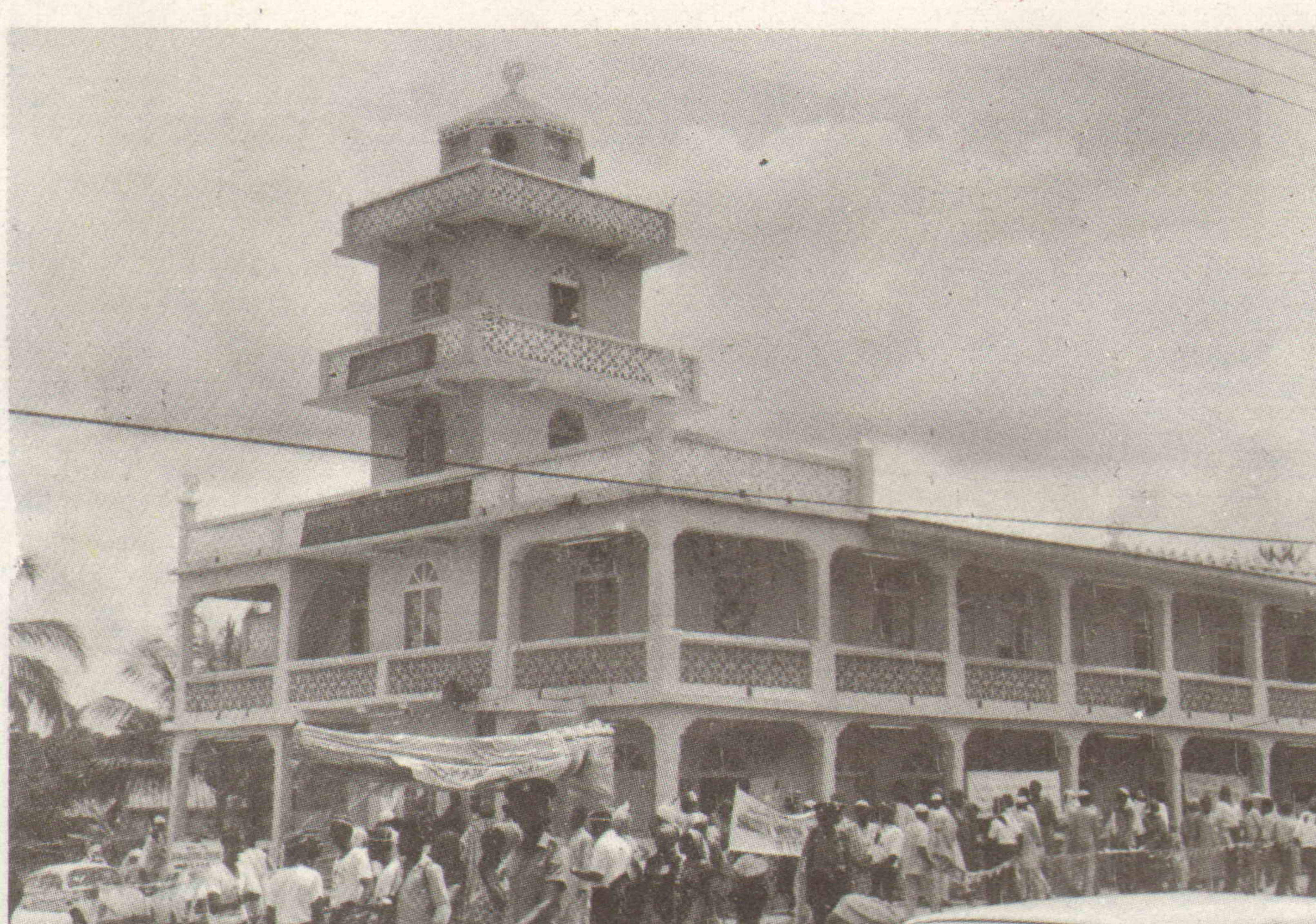

احمدیہ جامع مسجد الارو، حضور نے ۲۲ اگست ۱۹۸۰ء کو جس کا افتتاح فرمایا

احمدیہ جامع مسجد اباداں، حضور ۲۰ اگست ۱۹۸۰ء کو افتتاح کے بعد خطاب فرما رہے ہیں

استقبالیہ تقریب لیگوس ۱۹ اگست ۱۹۸۰ء حضور تقریب میں شرکت کیلئے تشریف لا رہے ہیں

پریس کانفرنس لیگوس ۱۹ اگست ۱۹۸۰ء حضور خطاب فرما رہے ہیں

پریس کانفرنس میں شرکت کرنے والے بعض صحافی

شالوں کی مشہور دکان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفردوس

۸۵۔بی انارکلی لاہور

الفردوس شال ہاؤس

ہمارے ہاں ہر قسم کی گرم کشمیری کامدار شالیں، زنانہ و مردانہ دُھسّے اور گرم مرینہ تھوک و پرچون واجبی داموں پر
دستیاب ہیں۔ نیز ریڈی میڈ کُرتے، شلواریں، سُوٹ وغیرہ بھی ہر قسم مل سکتے ہیں۔

فون نمبر ۳۲۴۴۴۸

الفردوس شال ہاؤس ۸۵۔انارکلی لاہور

کئی سال سے آپ کی بے لوث خدمت کرنیوالا واحد ادارہ

احمد اسٹیٹس

رجسٹرڈ

سکنی و زرعی اراضی، مکانات، پلاٹس وغیرہ کی خرید و فروخت کیلئے آپ کی خدمت کا متمنّی

احمد اسٹیٹس (رجسٹرڈ) انس مارکیٹ ربوہ

فون نمبر ۵۳۵